تا معتکفانِ حرمِ کعبۂ وحدت
خود را نشناسند خدا را نشناسند

(2095)
ذ ۱۵۰۵
ذخیرہ

دیوانِ قادری

مصنفہ
شیخ الوقت عارفِ کامل
حضرت خواجہ غلام محی الدین خان قادری قدس سرہٗ

ناشر
خادم الفقراء نثار احمد خان قادری

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

اَلحقُّ وجُودٌ وَماسِواہُ خَیالٌ مُزخرفٌ باطِلٌ

نسخۂ مُتبرّکہ

○

تصنیفِ شیخ الوقت، عارفِ کامل، حضرت جنابِ دستگیر خواجہ غلام محی الدّین خان صاحب قادری قدس سرّہٗ

دیوانِ قادری

○ حسبِ حالِ خود ○

حسبِ خواہشِ ارادتمندانِ طریقہ قادریہ عالیہ فاضلیہ

ناشر: خادم الفقرا نثار احمد خان قادری
چک نمبر ۱۲۲ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

Marfat.com

60153

جملہ حقوق بحقِ پبلشر محفوظ ہیں

تصنیف ——— دیوانِ قادری
پبلشر ——— صاحبزادہ نثار احمد خاں قادری
مطبع ——— پاکستان ٹائمز پریس لاہور
سالِ طباعت ——— بارِ چہار دہم : ۱۹۹۹ء
تعداد ——— ایک ہزار
قیمت ——— دو روپے پچاس پیسے

Marfat.com

اعلان

نسخۂ متبرکہ کتاب لاجواب ہذا یعنی "دیوان قادری" مُصنفہ حضرت زبدۃ الکاملین، قدوۃ المحققین، کاشفِ اسرارِ نہانی جناب خواجہ **غلام محی الدین خان** جنید ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ چودھویں بار چھپوایا ہے۔ اِس کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب چھاپنے یا چھپوانے کا قصد ہرگز نہ کریں۔

عرس شریف سالانہ قدوۃ المحققین و زبدۃ العارفین، رہنمائے پیشوائے عارفاں کاشفِ اسرارِ نہانی حضرت **نور احمد شاہ** صاحب قادری ایک سو اکتالیس برس سے دربار قادریہ، دا حویلی امیر خاں جالندھر شریف ہوتا رہا ہے۔ اب بوجہ تبادلۂ آبادی فی الحال موضع چک ۱۲۲ گ ت تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور میں ہر سال **۲۵** جیٹھ یعنی سابقہ تاریخ پہ ہی ہُوا کرتا ہے۔

جُملہ یارانِ طریقت اور ارادت مند احباب مطلع رہیں؛

○

الراقم:۔

خادم الفقرا نثار احمد

Marfat.com

الله

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

محمد

Marfat.com

مُقدّمہ

هُوَ الْقَادِرُ

المدد یا غوث الاعظمؓ المدد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریف اسی مقدس ہستی کے لیے ہے، جو ہر جا نئے نئے رنگوں اور نقوش سے ظاہر ہے جس نے کُل عالم کو اپنے آپ میں اور اپنے آپ کو کُل عالم میں ظاہر کیا ہے اور ہر ذرّہ میں اپنے ذاتی کمال سے موجود ہے۔ بے انتہا درود و صلوٰۃ آں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ بموجب اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ جو کچھ بھی ظہور ہے، اُسی کا ظہور ہے اور بموجب اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ بندگی با خداوندگی اس کا دستور ہے۔

Marfat.com

اور بے انتہا صلوٰۃ اور سلام آلِ اطہار اور اصحاب اور اُن پر جو اس نورِ جمال کے مشتاق ہیں۔ کہ اُن کو اس درگاہِ پاک کا قرب حاصل ہے۔

حضرت نبیّنا و شفیعنا محمد مصطفٰے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَھْلَ التَّصَوُّفِ فَلَا یُؤْمِنَ عَلٰی دُعَاھُمْ کُتِبَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

"جو اہلِ تصوّف کی آواز سُنے اور اُن کی پکار پر یقین نہ کرے، وُہ اللہ تعالےٰ کے ہاں غافلوں میں لکھا جاتا ہے۔"

دیوانِ قادری اُن مکاشفات کا مجموعہ ہے، جو حضرت قدوۃ الکاملین، زبدۃ السالکین مقتدائے عاشقین، پیشوائے واصلین، عارف باللہ سلطان العارفین **غلام محی الدین خان** قادری کے دِل پر منکشف ہوئے ہیں۔ اس مقدّس دیوان رُوح القرآن میں آپ نے مسائلِ توحید نہایت ہی آسان زبان میں بیان فرمائے ہیں۔ اس مقدمہ میں چند ایک مسائل توحید کا بیان کرنا مناسب ہے۔ جن کی بابت آپ نے دیوان ہذا میں تحریر فرمایا ہے۔

۱۔ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ کلمۂ توحید کو سمجھیں اور اس کی حقیقت پر آگاہ ہو کر اس پر یقین کریں۔

صوفیائے کرام کے نزدیک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معانی (نہیں ہے کوئی معبود ممکنہ غیر اللہ) ہیں۔ اور اہلِ ظاہر کے نزدیک (خدائے پاک ایک ہے اور وہی لائقِ عبادت ہے) ہیں۔ یہ بات کلامِ الٰہی سے ثابت ہے۔

Marfat.com

کہ کلمۂ توحید کفارِ عرب کے باطل عقیدہ کی تردید کے لیے نازل ہوا تھا اور یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اہلِ عرب اللہ تعالیٰ کی ہستی، یکتائی اور خالقیت کے قائل تھے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں پارہ ۱۸، سورۂ المومنون، رکوع ۵ میں ارشاد ہے۔

"اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مشرکوں سے یہ بات دریافت کریں کہ ساتوں آسمانوں کا پروردگار کون ہے اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے۔ مشرکین عرب بالتحقیق یہی کہیں گے کہ اللہ ہے"!

دراصل کلمۂ طیبہ سے تمام وجودِ عالم کی عینیت خداوند کریم کے وجود سے ثابت ہوتی ہے۔ اسی لئے جب آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے رُوبرُو کلمہ شریف بیان فرمایا، تو بہ سبب اہلِ زبان ہونے اور عربی محاورہ کو بخوبی سمجھنے وُہ فوراً سمجھ گئے اور انکار کیا اور کہنے لگے۔

"اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ" اُس نے تو الٰہِ کثیرہ یعنی معبوداتِ ممکنہ کو معبودِ واحد بنا دیا ہے۔ اور یہ عجیب شے ہے۔"

جس وقت کفارِ عرب نے یہ کہا تو آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کفار نے کلمۂ طیبہ کے حقیقی معانی سمجھ لیے تھے۔ چونکہ کلمۂ طیبہ پر ایمان لانے سے کفار کے باطل عقیدہ کی تردید ثابت ہوتی تھی۔ اس لیے اس کو عجیب شئے سے تعبیر کیا۔ کلمہ شریف کے معانی میں غور کرنے سے پہلے اس بارہ میں غور کرنا ضروری ہے کہ اِلٰہ ایک ایسا مشترک لفظ ہے جو دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی واجب الوجود بھی ہیں اور معبودِ ممکن الوجود بھی ہیں۔ کلمۂ طیبہ میں اِلٰہ کے معنی معبودِ ممکنہ یعنی "الٰہ کثیرہ" ہیں۔ جو کہ کفار نے اہلِ زبان ہونے

Marfat.com

کی وجہ سے فوراً سمجھ لیے تھے۔ قرآنِ کریم کی آیات اور احادیث سے بھی تمام وجودِ عالم کی عینیت خداوند کریم کے وجود سے ثابت ہوتی ہے۔

۱: هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وُہی اوّل ہے وُہی آخر ہے۔ وُہی ظاہر ہے۔ وُہی باطن ہے۔

اِس آیۃ شریفہ میں اولیت۔ آخریت۔ ظاہریت۔ باطنیت، اللہ ہی کے لیے ثابت ہے۔ کیوں کہ جب اوّل اور آخر، باطن اور ظاہر اللہ ہی ہے، تو غیر اللہ کا ٹھکانہ کہاں باقی رہا۔

۲: فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؛ تم جس طرف بھی منہ پھیرو اُدھر ہی اللہ کا منہ ہے۔ ؛ اس آیتِ شریفہ میں بھی عینیتِ ذات ہی کا بیان ہے۔

۳: اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اللہ نور ہے آسمانوں زمینوں کا۔

اہلِ حقائق کے نزدیک نور کے معنی وجودِ مطلق کے ہیں۔ اِس طرح اس کے معنی یوں ہوئے۔ کہ ذاتِ حق کے وجودِ مطلق کا ظہور آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ کُل عالم ذات باری تعالیٰ کا مظہر ہے۔ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کو درخت سے اَنِّی اَنَا اللّٰہ کی آواز سننے سے بھی تمام اشیاء کی عینیت حق تعالےٰ کی ذات سے ثابت ہے۔

۴: كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؛ تمام اشیاء سوائے ذات کے ہلاک ہیں۔

یعنی کوئی شے احاطۂ ذات سے باہر نہیں ہے۔ اس لیے کہ اُن کے غیر کا وجود ہی نہیں ہے۔ لہٰذا

Marfat.com

تمام اشیاء الحالَ اُلآن ھلاک ہیں جیسا کہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اے غیرِ تو جملہ باطل ذات تو حق — اشیاء ہمہ در وجودِ تو مستغرق

تو عینِ مقیّدے و مطلق ہمہ تو — وز نسبت اطلاق و تقییدِ مطلق

حضرت نبیّنا وشفیعنا محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

والّذی نفسُ محمّدٍ بیدہٖ لَو انّکُم دلّیتم بحبلٍ الی الارض السّفلیٰ لَھبط علی اللّٰہِ ثمّ قرء ھُوَ الاَوّلُ وَالآخِرُ وَالظّاھِرُ وَالباطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیءٍ عَلِیمٌ

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم رسّی سے ڈول باندھ کر سب سے نیچے کی زمین تک ڈالو، تو وہ ڈول اللہ پر اُترے گا۔ وُہی اوّل ہے وُہی آخر ہے وُہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔ اور وہ ہر ایک شے کو جاننے والا ہے۔"

اِس حدیث شریف سے یہ ظاہر ہے۔ کہ سفلی زمین بھی غیرِ خدا نہیں ہے۔

حضرت شیخ الاکبر محی الدّین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کلام الٰہی کی اس آیۃ شریفہ وَاِلٰھُکُم اِلٰہٌ وَّاحِدٌ یعنی تمہارا ایک ہی معبود ہے" کی تفسیر میں یوں فرمایا ہے۔

یعنی تمہارا معبود جس کو تم نے عبادت کے لیے مخصوص کر لیا ہے، موحّد و معبودِ واحد بالذّات ہے واحدِ مطلق ہے۔ وجود میں اس کا غیر کوئی شئے نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی موجود ہے کہ جس کی عبادت کی جائے۔ پس خدا کے ساتھ تمہارا شرک کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا غیر عدم محض ہے۔ پس

Marfat.com

اس سے جاہل ہونا ہی شرک ہے۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں کلمۂ طیبہ کے یہی معانی لئے ہیں۔ جو اوپر بیان ہو چکے ہیں ۔

تیغ لَا در قتلِ غیرِ حق براند — وز نگر بس کہ بعد از لاَ چہ ماند
ماند اِلَّا اللہ باقی جملہ رفت — شاد باش اے عشق شرکت سوز و رفت

دیوان شریف میں آپ نے کلمۂ طیبہ کی بابت یوں فرمایا ہے ۔

بجھ جو کلمۂ طیب سے صاف ظاہر ہے — کہ جو ہے ظاہر و باطن نہیں ہے غیر وجود
جب معنی منکشف ہوئے کلمہ شریف کے — کثرت کے بیچ شاہد و وحدت دکھا دیا!

تنزیہہ اور تشبیہ

تنزیہہ سے مراد حق سبحانہٗ تعالیٰ کو عیوب اور نقصاناتِ مخلوق سے پاک کرنا ہے کیونکہ یہ مخلوق کی صفات ہیں اور باوجود ذاتِ حق تعالیٰ کے اسمآ و اعیان و مظاہر کونیہ میں ظہور کے ذاتِ حق کو ان سب سے منزّہ جاننا ہے۔ تشبیہ سے مراد ذاتِ حق تعالیٰ کا اسماء و اعیان اور مظاہر کونیہ میں ظہور ہے۔

ذاتِ مطلق مراتب وجوبی کے اعتبار سے منزّہ ہے۔ اور مراتب کونی کے اعتبار سے مشبّہ ہے۔ اسی کی بابت حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَلحقُ المنزّہُ وَالخلقُ المشبّہ

Marfat.com

مرتبۂ الوہیت، تنزیہہ اور تشبیہ کا جامع ہے۔ صرف تنزیہہ اور صرف تشبیہ ہر دو قید سے پاک ہے۔ اِس لیے کمالِ تنزیہہ اور تشبیہ کو یک جا جمع کرنے میں ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک تنزیہہ کا قائل ذاتِ پاک کو قید لگانے والا اور تشبیہ کا قائل حد لگانے والا ہے۔ اور اِن ہر دو مراتب کو جمع کر کے حق سبحانہٗ کی تعریف کرنے والا عارف ہے۔ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں فرماتے ہیں :

فَاِنْ قُلْتَ بِالتَّنْزِیہِ کُنْتَ مُقَیَّدًا ۔۔۔ وَاِنْ قُلْتَ بِالتَّشْبِیہِ کُنْتَ مُحَدَّوَدًا
وَاِنْ قُلْتَ بِالْاَمْرَیْنِ کُنْتَ مُسَدَّدًا ۔۔۔ وَکُنْتَ اِمَامًا فِی مَعَارِفِ سَیِّدًا

اگر تو ذاتِ حق سبحانہٗ کو صرف تنزیہہ میں مقیّد کرتا ہے تو قید لگاتا ہے اور اگر صرف تشبیہ میں محدود کرتا ہے، تو حد لگاتا ہے، اگر تو دونوں میں مطلق جانتا ہے۔ تو اصلیّت سے واقف اور عارفین کا سردار ہے۔ یعنی جس نے معرفتِ الٰہی کو تنزیہہ اور تشبیہ کے میان جمع کیا اور اِن ہر دو سے اُس کو موصوف کیا۔ اس نے حق کو پہچانا، کیونکہ اس نے جان لیا کہ تمام عالم جنابِ الٰہی کا مظہر ہے۔ اَور مظہر عینِ مظاہر ہے پس معرفتِ الٰہی تنزیہہ اور تشبیہ کو یک جا باہم دیکھنے میں ہے۔ جیسا کہ دیوان شریف میں آپ نے فرمایا ہے ؎

میرے دل کو نظرِ پاک عطا کر ایسی ۔۔۔ دیکھے تنزیہہ و تشبیہ کو یک جا باہم

اِسی دیوان شریف میں یہ بھی فرمایا ہے ؎

Marfat.com

پابندمت ہو تنزیہہ و تشبیہہ صرف کا　　　　خیر الامور اوسطہا کر تو اختیار

کلام الٰہی میں لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (اُس کی مثل کوئی شے نہیں) یہ تنزیہہ ہے، اور وَھُوَ السَّمِیْعُ البَصِیْر یہ تشبیہہ کی طرف اشارہ ہے، اگر از روئے تحقیق دیکھا جائے، تو لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ میں تنزیہہ و تشبیہہ دونوں جمع ہیں۔ کیوں کہ جیسا حق سُبحانہٗ وحدت میں بےمثل ہے ایسا ہی کثرت میں بھی، ہر مظہر میں بے مثل ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیوان شریف میں فرمایا ہے۔

وحدت میں گر بےمثل تھا کثرت میں بھی بےمثل ہے　　　　سمجھو اسے تم غور سے کیا خوب نکتہ بتا دیا

اسی طرح نصف آیت وَھُوَ السَّمِیْعُ البَصِیْر میں صورتِ تشبیہہ میں عین تنزیہہ حقیقی موجود ہے۔ کیونکہ ھُوَ کے لفظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سوائے ذاتِ پاک کے کوئی اور سمیع اور بصیر نہیں ہے۔ کیونکہ ہر سننے والے کے کان سے وہی سمیع اور ہر دیکھنے والے کی آنکھ سے وہی بصیر ہے۔ اسی کی بابت دیوان شریف میں آپنے فرمایا ہے ؎

[ن]ام و صفت سے جو ہے منزہ وہی علیم و بصیر سمعیا!　　　　وہی قدیم و جوب پیارے وہی حدث ہے در خلقیا!

[ت]شبیہہ میں لسے یار و محسوس بالحواس ہے　　　　لیکن بہ شان تنزیہہ ادراک سے بروں ہے

دراصل تشبیہہ ذاتِ مطلق کے حُسن کی صورت ہے اور تنزیہہ اسی حُسن و جمال کے معانی کی صورت ہے۔ تشبیہہ میں تنزیہہ الٰہی کو دیکھنے والا ذاتِ مطلق کی دونوں وجہوں کا شناسا ہے۔ جو ان دونوں وجہوں سے گزر گیا وُہ بحرِ ذات میں غرق ہے۔ یہ مقام تمام مقامات سے اعلیٰ اور افضل مقام ہے جس کی بابت [د]یوان شریف میں آپ نے فرمایا ہے ؎

[تن]زیہہ و تشبیہہ سے گزرا غرق بحرِ ذات ہے!　　　　پاک ہے نام و نشان سے کیا کہوں اُس کا پتہ

Marfat.com

تجدّدِ امثال

تجدّدِ امثال کی بابت دیوان شریف میں آپ نے فرمایا ہے ؎

ہر آن نئی شان سے ہوتی ہے تجلّی — لیکن کبھی اِک طرز سے دوبارہ نہ دیکھا

کلام اللہ میں کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِیۡ شَاۡنٍ اور بَلۡ هُمۡ فِیۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ اِسی مسئلہ کی بابت اشارہ ہے۔ حضرت حق سُبحانہٗ ہر نفس میں متجلّیٰ ہے اور اسے ہر آئینہ میں ہر آن نئی نئی تجلیّٰ ہے۔ اِس کی تجلّیات میں تکرار نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح اسماوٓ الٰہیہ کی تعطیل لازم آتی ہے۔ جو جائز نہیں ہے۔ دراصل یہ اسماء جمال وجلال کا تقاضا ہے۔ اسماء جمال چاہتے ہیں۔ کہ ظہور میں لائیں اور اسمائے جلال چاہتے ہیں۔ کہ اخفا کریں۔ اِس طرح ذاتِ حق سبحانہٗ ہر آن اشیاء پر اُن اسماء سے جو اعدام کا مقتضا ہیں۔ تجلّی فرما کر اعدام کرتا ہے۔ یعنی کُل عالم ہر آن عدم کی طرف جاتا ہے۔ اور اُسی آن میں اُسی کی مثل وجود میں آتا ہے۔ حق تعالےٰ کو ہر آن ایسی شان ہے جو آن سابق میں نہیں ہے۔ اور نہ ہی آن لاحق میں ہوتی ہے۔ درحقیقت ایجاد عین اعدام ہے۔ کیوں کہ ذاتِ حق سبحانہٗ ہر آن میں اسماء متقابلہ سے متجلّیٰ ہے۔ مگر اسمائے الٰہیہ کا فیض تیزی تیزی سے جاری ہے کہ دیکھنے والے کو زمانہ ایک ہی حالت میں دکھائی دیتا ہے۔ مگر حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ زمانہ ہر آن تغیّر و تبدّل میں ہے۔ زمانہ مجموعہ اعراض ہے۔ اور عرض دو زمان میں قائم نہیں رہتا۔ اس لئے زمانہ

Marfat.com

ہرآن نیانیا لباس بدلتا رہتا ہے۔ اسی بارہ میں زبدۃ المحققین، قدوۃ الواصلین حضرت مولانا سعدالدین جستری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "گلشن راز" میں فرماتے ہیں۔

جہاں کل است دَر ہر طرفۃ العین ، عدم گردد وَلا یَبقےٰ زمانین

(جہان یعنی عالم جو کہ موجودات ممکنہ سے عبارت ہے، کُل ہے۔ اس کا ایک جُزو وجُود اور دوسرا جُزو تعین ہے، جہان مجمُوعہ اعراض ہے اور عرض کی جہت سے بہ ہر طرفۃ العین یعنی ہرآن میں عدم میں جاتا ہے۔ (العرض لایبقےٰ زمانین) عرض دو زمانوں میں قائم نہیں رہتا۔)

ہرآئینہ اپنی ذاتی عدمیت کے تقاضا سے لحظہ بہ لحظہ نیست، ہوتا ہے اور تجلی رحمانی کے فیض سے لحظہ بہ لحظہ ہست ہوتا ہے۔ یعنی جہان میں کوئی شے دو ساعت میں ایک حال پر نہیں رہتی بلکہ ہر ساعت میں نیست اور ہست ہوتی ہے۔ اِسی بارہ میں پیشوائے عارفین حضرت عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ؎

بحر لیست نہ کاہندہ نہ افزائندہ ! امواج چند برو رونده و آئنده

عالم چو عبارت از ہمیں امواج است نبود دو زمان بلکہ دو آن پائنده

اسی بارہ میں قطب زمان شیخ المحققین حضرت میاں غلام احمد خان قادری فرماتے ہیں ؎

تکرارِ تجلی خُدا فعلِ عبث ہے اس واسطے ہرآن نئی شان سے دیکھا

حضرتِ انسان

دیوان شریف ہذا میں حضرتِ انسان کی تعریف آپ نے یوں فرمائی ہے ؎

Marfat.com

باطن انسان کا ہے جس کو احد کہتے ہیں؛ حق کا ظاہر یہی انسان ہے اللہ اللہ

یعنی حضرت انسان جسمانی اور عنصری کی صورت کے اعتبار سے بندہ اور مخلوق ہے۔ اور معنے اور رُوحانیت کے اعتبار سے حق ہے۔ اِس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ انسان جسمانی اور رُوحانی معنوں کی صُورت ہے جسم سے "عالمِ خلق" اور رُوح سے "عالمِ امر" مراد ہے قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی اور "وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوحِیْ" کے حکم سے حق ہے۔ اور "خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحًا" کے اعتبار سے خلق ہے۔ درحقیقت انسان دو صورتوں یعنی حق اور عالم کا جامع نسخہ ہے۔ امام المحققین حضرت سید عبدالکریم الجیلانی کتاب "اِنسانِ کامل" میں فرماتے ہیں ؎

فَالْاِنْسَانُ الَّذِی هُوَ الْخَلْقُ باعتبارِ ظَاهِرِهٖ هُوَ الْحَقُّ باعتبارِ بَاطِنِهٖ

(انسان ظاہر کے اعتبار سے خلق اور باطن کے اعتبار سے حق ہے)

پیشوائے واصلین، سُلطان العارفین، عارف باللہ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن عربیؒ اپنی کتاب "فصُوص الحکم" میں فرماتے ہیں۔ "فَهُوَ الْحَقُّ وَهُوَ الْخَلْقُ"

نیز آپ حٰمٓ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

ظُهُورُ الحق بالصُّورَةِ الْمُحَمَّدِيَّة ؛ حق کا ظہور صُورت محمدیہ میں ہے۔

یعنی وُہی ذات باعتبارِ باطن حق ہے اور باعتبار ظاہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کتاب "فتوحاتِ مکی" میں حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

انسانِ کامل کو اللہ تعالیٰ نے حق اور عالم میں برزخ قائم کیا ہے۔ اگر اسمائے اللہ کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے، تو حق ہے۔ اور اگر حقیقت امکانی کے ساتھ ظاہر ہو، تو خلق ہے۔ یہ" حق اور خلق میں واسطہ ہے۔ یعنی اس کے سبب سے عالم مخلوق ہے۔ یہ ربانی خلیفہ ہے۔ اور حق تعالیٰ کی صورت پر مخلوق ہے۔ اسی لیئے اُس کی شان میں خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اور وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فرمایا گیا ہے۔ دیوان شریف میں آپ نے فرمایا ہے۔

لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ آدَم پھر اس سے آگے کمال کیا ہے!
جَب صُوْرَتِ اللّٰہ پہ صُورتِ آدم زیادہ اس سے جمال کیا ہے

●

وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ ہے حکم خدا کا کر غور ذرا اس میں
پھر آدم کون ہے کیا ہے بھلا اہاہا اہاہا اہاہا اہاہا!

حضرت اِنسان ذاتِ الٰہی کے کُل اسما و صفات کا مظہر کامِل اور جامع نسخہ ہے۔
تمام اسما و صفات الٰہیہ و کونیہ حضرتِ اِنسان میں ظاہر ہیں۔ اسی کی بابت قرآن کریم میں ارشاد ہے۔: عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا

حق سُبحانہٗ نے حضرتِ آدم یعنے اِنسان کامِل کو تمام اَسماء کی تعلیم فرمائی یعنے حق سُبحانہٗ حضرتِ اِنسان کو کُل اسماء وصفات سے متاثر کیا اور تمام اسمائے جمالیہ و جلالیہ سے اس کو فیض دیا۔

Marfat.com

اور یہ تمام اسماء اپنے ذاتی کمال سے اِس میں روشن ہیں۔ یہ تمام اسماء الہیہ و کونیہ کا جامع ہے، بلکہ تمام اسماء کلیہ و جزویہ اِس میں ظاہر ہیں۔ اِسی لیے حدیث شریف میں اسے سِرِّ خدا یعنے "باطنِ حق" کہا گیا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ ۔ دیوان شریف میں آپ نے فرمایا ہے ؎

حضرتِ انسان کو کہتے ہیں کہ ہے سِرِّ خدا　　اس میں کچھ شبہ نہیں محرمِ اسرار کہاں!

حضرتِ انسان کل اسماء صفات و افعال کی جامع کتاب ہے۔ اسی لئے اس کی ذات کو اُمّ الکتاب اور اس کے علم کو کتابِ مبین سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مبین کے معنی ظاہر کنندہ کے ہیں۔ یعنی انسان اس جامع کتاب کا ظاہر کرنے والا ہے، اور اس کے علم میں کل علومِ الٰہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی بابت دیوان شریف میں آپ نے فرمایا ہے ؎

آپ کو گر تو پہچانے غور سے　　تب تو ہوئے شاہِ عالم فتح یاب
عالمِ افراد آیات و حروف　　لیک تیری ذات ہے اُمّ الکتاب

اِقْرَأْ کِتَابَکَ بھی اِسی طرف اشارہ ہے۔ دیوان شریف میں آپ نے فرمایا ہے ؎

الف آپ کو بجھ پیارے ایسی اور عبادت ناہیں!
اپنی آپ کتاب پڑھو تم ایسی اور تلاوت ناہیں
نفس اپنے پر حاکم ہونا ایسی اور شجاعت ناہیں
قادری حق کا راہ بتانا ایسی اور سخاوت ناہیں

Marfat.com

جس نے اپنی کتاب کا مطالعہ کر لیا، یعنی اپنی حقیقت کو پالیا، اُس نے مکان و زمان سے رہائی پائی اور اُس کے نزدیک ماضی، حال و مستقبل یکساں ہو گئے۔ عالی فطرت افراد تمام وقت اِسی کتاب کی تلاوت اور قرأت میں مستغرق ہیں اور ہر دم اس کتاب کو بکمال ختم کرتے ہیں اور اوّل و آخر ہر شان میں اِسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ یہ عالی مقصد مرشدِ کامل کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اسی لیے دیوان شریف میں آپ نے فرمایا ہے ؎

اے قادری شکر کب ادا ہو ز روئے الطافِ نورِ احمد
کیا ہے آزاد دو جہاں سے غلام اپنا بنا کے ہم کو

الرّاقم:

خادم الفقرا، نثار احمد
چک نمبر ۱۲۲ ر گ۔ ب
تحصیل جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور

Marfat.com

مطلعِ دیوانِ عرفان است تحمیدِ خدا
لیک حیرانم کہ وارد گشتہ لا احصٰی ثنا

ما عرفنا گفت پیغمبر زبس حیرت مگر
چوں کنم در بحرِ بے پایان من مضطر شنا

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

بر وفات قدوۂ اہلِ صفا، منبع جود و عطا حضرت میاں غلام محی الدین خان صاحب قادری رح
نتیجۂ افکارِ عالیہ: حضرت مولانا غلام قادر صاحب گرامی جالندھری مرحوم و مغفور

چرا زمانہ بخوں در طپید واویلا | زگریہ چشمِ فلک شد سپید واویلا
چرا زمیں بہ سر از غصّہ بر فشاند خاک | زخاک تا بہ بفلک سر کشید واویلا
فلک چو لالہ بخوں غوطہ زد ز رنگِ شفق | سحر چو غنچہ گریباں درید واویلا
کدام عارفِ دیں کرد جا بروضۂ خلد | کہ خوں زچشمِ اجل ہم چکید واویلا
کدام فارسِ میدانِ مرد میہما مُرد | کہ تُرکِ چرخ سرِ خود بُرید واویلا
کدام شمعِ شبستانِ معرفت گُل شد | کہ نالہ ام بفلک سر کشید واویلا
عمامہ زد بزمیں مُشتری ازیں ماتم | فغانِ خلق بہ کیواں رسید واویلا
بہارِ گلشنِ عرفاں غلام محی الدین | ز دہر رختِ سفر بر کشید واویلا
ہزار و دو صد و نود نہ ۱۲۹۹ھ ہشتم رمضان | کہ مرغِ روح بہ پر برید واویلا
سہ شنبہ وقتِ سحر، در سنِ شش و ہفتاد | گلِ ز گلشنِ فردوس چید واویلا

گرامیا! دلِ براِنس و جاں ازیں ماتم
بخوں چو طائرِ بسمل تپید واویلا

Marfat.com

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

ہو اللہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا را یا رسول اللہ خدا را — کرم سے کار فرماؤ عطا را
کرو رہ راست کی مجھ کو ہدایت — یہی ہے مدعا دل کا ہمارا
تیرا دیدار ہے رویت خدا کی — یہی ہے من رآنی میں اشارا
تم بے شک رحمۃ اللعالمیں ہو — سبھی پر فیض ہے بیشک تمہارا
ہوئے منسوخ سب ادیان و ملت — بجا جب آپ کے دیں کا نقارا
تیرا رتبہ ہے بس اعلیٰ سے اعلیٰ — اشارت سے کیا مہ کو دو پارا

Marfat.com

مدّاح ہوں میں جنابِ آل و اصحاب — جنہوں نے جان و دل سب تم پہ وارا
غلام ہوں میں جنابِ غوثِ اعظم — جو نائبِ خاص ہے تیرا پیارا

مُریدِ نورِ احمدؐ قادری ہُوں
میرے سب کار کو جس نے سنوارا

اے حضرتِ مشکل کشا یا بُوالحسن یا مرتضےٰ — تم ہو ولیِ ذاتِ خدا نائبِ محمدؐ مصطفےٰ
اوجِ ولائیت کے ہو ماہ تختِ خلافت کے ہو شاہ — دینِ محمدؐ کی پناہ اے بادشاہِ اصفیاؒ
حامیِ شریعت کے ہو تم، ہادیِ طریقت کے ہو تم — کاشفِ حقیقت کے ہو تم رہِ معرفت کے رہنما
تم ہو امینِ احمدیؐ، تم جانشینِ احمدیؐ — مہدی ہو دینِ احمدیؐ سردارِ جملہ اولیا
قرآنِ ناطق ہو تمہیں، ہر جا میں صادق ہو تمہیں، — برحق و باحق ہو تمہیں حضرتؐ کی ہے تم کو دُعا
احمدؐ کے تم مختار ہو، تم حیدرِؓ کرار ہو — تم قاتلِ کفار ہو اے صفدرِ خیبر کُشا
تم کو بفضلِ کبریا ہر جنگ و اندر ہر وَغا — فتح و ظفر کا خط ملا بیشک ہو تم شیرِ خدا
خندق کے جنگ میں وُہ لعیں ہُوا سامنے تیرے یکیں — اِک ضرب سے اے شاہِ دیں، ہُوا اس کا سر تن سے جُدا
جنگِ اُحد میں خوش حملہا تم سے ہُوئے اے بادشاہ — ہُوئے خوش نبیؐ راضی خدا پڑھتے ملائک لافتا
ہوں گم جہ میں گم کردہ راہ، بے حیلہ ہُوں بے دستگاہ — ہر ایک کو تیری پناہ عاجز ہُوں میں تیرا گدا

60153

Marfat.com

ہے قادری گر پڑا لیکن تیرے دَر آ پڑا
بہرِ خدا و مصطفےٰ فرماؤ تم نظرِ عطا

مدد کر اے شہِ جیلاں خدا را — تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا
کوئی نازاں کسی پر، کو کسی پر — سوا تیرے نہیں کوئی ہمارا
"مُریدی لاتخف" فرمانِ عالی — دو عالم میں مجھے اُس کا سہارا
جناب اللہ کے ہو محبوبِ خاصہ — نبیؐ کے نور کا روشن ستارا
چراغِ خاندانِ مُرتضےٰ ہو — جنابِ حسنینؓ کے تم جگر پارا
جمالِ اپنا دِکھاؤ گر تو دیکھوں — علیؓ و ہم نبیؐ و ہم خدا را
مئے توحید کی ایسی پلاؤ — اُٹھے وہم دُوئی اور شرکِ سارا
عیاں دیکھوں نشاں ہیں بے نشاں کو — اور معنے نہ ہیچ صورت آشکارا

عطا کر محو ایسا قادری کو
نہ جانے عین کو نہ ما سوا را

اے دستگیرِ عالم فیض عام ہے تمہارا — میں آپ کا ہُوں پھیرا نظرِ عطا خدا را

Marfat.com

تم بے کسوں کے والی بے کس ہوں میں سوالی　　بخشو مجھے خوش حالی تجھ دَر پر آ پکارا
ہر یک کو تکیہ گاہ ہے پیناہ ہے　　جُز ذاتِ پاک تیری کوئی نہیں ہمارا
ازبس کہ نارسا ہوں، جیسا ہوں آپکا ہوں　　دامن تیرے لگا ہوں دِکھلا رہِ ھُدیٰ را
مجُوب ہو خُدا کے، منظُور مُصطفےٰ کے　　فرزند مُرتضےٰ کے، زہرا کے جگر پارا
دیدار آپ کا ہے رویت خدا کی ہم کو　　دکھلا جمال اپنا پنہان و آشکارا

دُنیا و دیں کی حاجت باقی رہے نہ کوئی
فرماؤ گر عطا سے یہ **قادری ہمارا**

از شرابِ شاہ جیلاں جرعہ جسنے پیا　　پیتے ہی فوراً وہ ایسا مست اور بیخود ہوا
نہ خودی سوجھے ہے اس کو نہ خدا سے احتیاج　　نہ اُسے فکرِ فنا ہے نہ طلب گارِ بقا
قُرب بُعد و وصل و ہجراں سے ہوا وہ یک طرف　　ذوق و شوق و حال و وجدان سے نہیں وہ آشنا
بے خبر عین و سوا سے کفر و ایماں سے بَری　　لا و اِلّا سے مبّرا اور نہ پابندِ اَنَا
رنگ و صُورت سے منزہ اوجِ معنیٰ سے بُلند　　کثرت و وحدت سے عالی تر مقام اس کو ملا
تشبیہ و تنزیہہ سے گزرا، غرق بحرِ ذات ہے　　پاک ہے نام و نشاں سے کیا کہوں اس کا پتا

Marfat.com

اے شہِ جیلانؓ طفیلِ نورِ احمدؒ قادری!
خاص مے اپنی سے جلدی جُرعہ کر مجھ کو عطا

جب کہ ہم اپنا پیشوا دیکھا | کیا کہیں تجھ کو ہم جو کیا دیکھا
دیکھا پر گھٹ جمالِ محی الدین! | شاہِ حسن، شاہِ کربلا دیکھا
دیکھا حضرت علیؓ، وَلی اللہ | بلکہ ہم خاتمِ انبیاءؐ دیکھا
رویت اللہ کی بھی ہوئی حاصل | جو کہ تھا دل کا مُدّعا دیکھا

قادری غیر کو کہاں ہے سوا
نورِ احمدؒ ہی جابجا دیکھا

ساقی نے جام جب مئے وحدت پلا دیا | ہر شان میں جمالِ محمدؐ دکھا دیا
ہُوا عین عین عین بلا شک بے گماں | جب نقطہ تعیّن وھمی مٹا دیا
ہر طور میں حقیقت واحد ہوئی عیاں | زنگِ دُوئی جب آئینۂ دل سے اُٹھا دیا
ہُوا اُس کا قلب شرکِ جلی و خفی سے پاک | مُرشد نے جس کو کلمۂ طیبہ پڑھا دیا
علمِ حقیقت علمِ دِگر محض قیل و قال | العِلمُ نقطۃٌ سے یہی ہے پتا دیا

Marfat.com

انساں سے گر انا اللہ ہو سرزد تو کیا عجب؟ موسیٰ کو جب شجر نے انا اللہ سنا دیا

مقبولِ احمدی ہے وہی جس نے قادری
برخاکِ پائے شاہِ نجف سر جھکا دیا

جب عشق ہوا مذہب اسلام ہمارا پھر عقل سے کیا باقی رہا کام ہمارا
خوش آیا مجھے عاشقِ سرمست کا کہنا ہے آپ کو گم کرنے میں آرام ہمارا
آئے ہیں کسی کام لئے ہم سوئے کثرت وحدت ہے میاں اوّل و انجام ہمارا
ہم بیٹھے ہیں مدت سے تیرے در پہ اے ساقی مئے صاف سے لبریز کرو جام ہمارا
ہر چشم میں منظور ہے حسنِ رخِ جاناں ہر نام سے بوسے ہے دلِ آرام ہمارا

اے قادری کیا غم ہے طفیلِ شہِ جیلاں
خوش باش کہ خوش ہوگا سرانجام ہمارا

مطرب نے سنایا نغمۂ خوش جاں فزا لا الٰہ پڑھ تو اوّل بعدہٗ اِلّا اَنا
تو پھرتا ہے میاں کوہ و بحر و بر عبث دل میں اپنے دیکھ الرحمٰن علی العرش استوا
ا سے گزر کر نیستی کو اختیار گر تیرے دل میں طلب ہے طیرِ معراجِ سما

Marfat.com

مثلِ مرداں نفس کے سر پہ تو رکھ اوّل قدم
عرش پر ثانی قدم اے سالکِ راہِ ھُدٰ

جس کو ساقی نے پلایا جامِ محو و بے خودی
نہ خوشی اُس کو بقا کی اور نہیں خوفِ ف

کلُّ شیٍٔ ماخلا اللہ امر ہے اندر خبر
خود تو منصف ہو سمجھ لے پھر کہاں غیرِ

رہنما و پیر و مُرشد نورِ احمد قادری
خاص نائبِ غوثِ اعظم قبلۂ شاہ و گدا

ساقی نے عنایت سے عجب جام پلایا!
جو وہم تھا ہستی کا میرے دل سے اُٹھ

یہ ہستیٔ موہوم میرے پردہ تھا حائل،
کیا خوب ہُوا کام جو یہ پردہ جل

"مَن و تو" کا تھا جو وہم ہُوا رفع بیک بار
جب کلمۂ "انا ہُو" کا مُربّی نے سُن

تب دُور ہُوئی چرک سبھی شرکِ دُوئی کی
جب قلزمِ وحدت میں لگا غوطہ نہ

آوارہ و سرگشتہ ہم پھرتے تھے طلب میں
صد شکر گزر آپ سے اب آپ کو

کب آتا ہے معشوق ہوا اُس کی نظر میں
جس دل میں شہ عشق نے آ خیمہ لگا

اے قادری یہ سِر نہیں عقل سے کھُلتا،
وُہ سمجھے کہ جس پہ شہِ جیلاں کا ہو سایا

Marfat.com

ہستی کا وہم و خوفِ عدم سب مٹا دیا
جب بے خودی کا عشق نے پیالہ پلا دیا

جب معنی منکشف ہوئے کلمہ شریف کے
کثرت کے بیچ شاہدِ وحدت دکھا دیا

فی الفور پارہ پارہ کی عقل کی کتاب
سبق جنون عشق نے جس کو پڑھا دیا

ہر صوت کو پیارے سمجھ صوتِ سرمدی
انہد کا سرِ خاص یہ تم کو بتا دیا

موجود جز وجود نہیں غیر ہے عدم
یہ قادری نے نکتہ عجائب سنا دیا

ہرگز کہیں نہ صورتِ اغیار دیکھنا
ہر جا جمالِ احمدِ مختار دیکھنا

قطرہ میں بحرِ قلزم و ذرہ میں آفتاب
ہر ایک نوکِ خار میں گلزار دیکھنا

ایسا محیط سمجھو کہ موصوف بر صفات
نہ آپ کو جو نقطہ بہ پرکار دیکھنا

ہر دم میانِ قلب کرو فکر کی نظر
گر چاہتے ہو عالمِ انوار دیکھنا

بے نام و بے نشاں ہے اگرچہ وہ لے ضرور
ہر شان میں اسی کو پدیدار دیکھنا

دل دار کی طلب ہے اگر تجھ کو قادری
لازم تجھے ہے آپ کو دل دار دیکھنا

Marfat.com

عیسیٰ سے نہ ہو چارہ بیمارِ محبت کا
کیا سخت بلا یارو آزار محبت کا

کیا کام رہا اُس کو پھر درس کتابوں سے
جس نے ہے پڑھا یارو طومار محبّت کا

نہ غرض ہے دُنیا سے نہ فکر ہے عقبےٰ کا
ہر کار سے بے کاری یہ کار محبّت کا

تسبیح و مصلّٰی سے کب اُس کو رہے حاجت
گردن میں پڑا جس کے زنّار محبّت کا

اے قادری خاموش ہو مت طول کلامی کر
کھلنے میں کب آتا ہے اسرار محبت کا

گر تُو طالب ہے پیارے عیشِ جاودانی کا
ہو بجان و دل سالک راہِ عاشقانی کا

یعنی اپنی ہستی سے سر بسر گزر کر تو
کامیاب ہووے تب اپنی زندگانی کا

بصر اور بصیرت سے دیکھ ہر زماں یارو
اندر آئینہ صورت جلوہ معانی کا

وہم باطلہ ہو دُور، ماسوا عدم سُوجھے
حاصل ہو گا تب تجھ کو قرب جان جانی کا

پیر دستگیر ہے جب شاہِ غوث محی الدین!
قادری بجا ہر دم کوس شادمانی کا

Marfat.com

دوش کیا مجھ کو پلایا ساقیا! نہ خبر دِل کی رہی نہ دِل رُبا

اب جنوں ہے کار فرما ملکِ دل ہے عبث تیری نصیحت ناصحا!

سُنتے ہی ہُوئی دل میں آتش مشتعِل نغمہ تھا یا ابرِ آتش مُطربا!

جو ہوُا بدنام و رُسوا عشق میں کب وُہ ہے پابند ننگ و نام کا

قادری کیا غم کہ جب ہے دستگیر
شاہِ شاہاں غوثِ اعظم ذوالعُلا

جب از رُوئے تحقیق ہے ازلی عدم غیر و سوا پھر کون اکواں میں عیاں کر غور اس میں سالکا

ہر عین عینِ علم ہے اور علم ہے عالِم کا عین ہر صفت عین ذات ہے کہوں کیا کہ کہنے کی نہیں ہے جا

اَرواح اور اشباہ سب ہیں عین نورِ محمدی صلّوا علیہ وآلہٖ ہردم ہے میرا مدّعا

باطن میں ہے گرچہ نہاں ہر عقل و ہر ادراک سے ظاہر میں اندر ہر صُوَر وہی ہے عیاں رُو نما

جب سرِ وحدت ذات سے سالک کو ہووے آگہی پھر نفی کو نافی کہاں اثبات کو مثبت کجا

در دشت و کوہ و بحر و بر، گردش نہ کر اے بیخبر! کر فکر سے دَر خُود نظر مطلوب خُود ہے طالبا!

تقلیب حضرتِ قلب کی ہر آن میں نئی شان ہے
اے قادری بیشک ہے یہ اسماٴ صفات کا اقتضا

Marfat.com

اے یار تیرے عشق نے دیوانہ کر دیا
دنیا و دیں کی کار سے بے گانہ کر دیا

کیا طرفہ فیضِ ساقیِ مستوں کا عام ہے
بیمانہ خوش پلا دیا مستانہ کر دیا

تاثیر کیا نگہ کی کہوں اک نگاہ سے
معمورہ میری ہستی کا ویرانہ کر دیا

الطاف و مرحمت کا نہو تا ہے کچھ بیاں
اک آن نیچ، جان کو جانانہ کر دیا

دیوانگی میں خوش تھا ولیکن اے قادری
حیرت میں ہوں کہ کیوں مجھے فرزانہ کر دیا

کچھ ظہور و بطون ہم نے درمیاں دیکھا
کہ بحرِ ہستیِ مطلق فقط رواں دیکھا

کہاں ہے رُوح و مثال اور کہاں ہے عالمِ جسم
وجودِ واحد ہی ہر شان میں عیاں دیکھا

اٹھا کے قیدِ تعین، بدیدۂ تحقیق
ہر ایک قطرہ میں دریائے بیکراں دیکھا

کہیں ہو صوفیِ صافی، وہی ہے رقص کناں
کہیں اسی کو ہی قوال غزل خواں دیکھا

کہیں بصورتِ معشوق ناز کرتا ہے
اسی کو عاشقِ سرباز و جانفشاں دیکھا

کہیں وہ پہنے پھرے خرقۂ گدائی کا
کہیں وہ تخت اوپر شاہِ کامراں دیکھا

نہ دیکھا قادری ہم نے سوائے نورِ احمد
اسی کو دیکھا عیاں میں وہی نہاں دیکھا

Marfat.com

عشق میں بے سرو سامانی ہے ساماں اپنا
نیستی ملّتِ دیں، بے خودی ایماں اپنا

آمدِ شاہِ جنوں جب ہوئی در کشورِ دل
اُٹھ گئے ہوش و خرد طاقت و اوسال اپنا

بے گماں دعویٰ کرے، شاہیٔ اقلیمِ وجود
جب کہ معلوم کرے مرتبہ انساں اپنا

کیوں سراسیمہ پھرے تو طلبِ جاناں میں
غور سے دیکھ تو ہے آپ ہی جاناں اپنا

شاد و خوش دل ہو تجھے خوف و خطر سے کیا کام
قادری جبکہ ہے والی شہِ جیلاںؒ اپنا

ہوا ہے یک نظر سے کشفِ اسرارِ نہانی کا
ادا ہو شکر کب ہم سے تیری اس مہربانی کا

نگاہِ مستِ ساقی سے، جسے حاصل ہو سرمستی
وہ کب محتاج ہوتا ہے شرابِ ارغوانی کا

درونِ حضرتِ دل سیر کر نظرِ تفکر سے
کہ یہ گنجینہ خاص الخاص ہے گنجِ معانی کا

جو چاہے عیشِ ابدی کو وہ گزرے عیشِ دنیا سے
یہی ہے خاص باعث عیش و عشرت جاودانی کا

خودی سے درگزر بیخود، ہو پیارے عشق کی راہ میں
کہ یہ ہے برگ و سازو زادِ راہِ عاشقانی کا

ولی اللہ، وصیِ مصطفےٰ، شاہِ ولایت ہیں
بیاں کیا اس کے فیض و فضل و علم و نکتہ دانی کا

تیرا جب دستگیر ہے غوثِ اعظم شاہِ جیلانی،
پھر کیا ہے **قادری** اب فکر ضعف و ناتوانی کا

Marfat.com

پلایا ساقی نے پیالہ شرابِ وحدت کا
اٹھایا دل سے میرے صاف وہم کثرت کا

جب غیر رفع ہوا، انجمن ہی خلوت ہے
عبث ہے پھر جو کرو یار و قصد خلوت کا

اگر ہو دِل تیرا فارغ زِ فکرِ ہر دو جہاں
پیالے کافی ہے یہ برگ و ساز عشرت کا

شرابِ بیخودی و نیستی پی ہے جس نے
نہ خوفِ دوزخ ہے اُس کو نہ شوق جنت کا

اے قادری تیرا ہے پیر نور احمد شاہ
بیاں نہ ہو سکے کچھ اُس کی فیض و رحمت کا

جب سے پیا ہے جام حقیقی شراب کا
بھولا ہے تب سے سبق خرد کی کتاب کا

نہ کفر سے غرض ہے نہ پابندِ دین ہے
کیا طرفہ تر ہے مذہب رندِ خراب کا

کانوں میں جس کے شور ہے انہد کے ناد کا
محتاج کب ہے نغمۂ چنگ و رباب کا

منشا قرب وصل کا ترکِ وجود ہے
وہمِ خودی ہے موجبِ بُعد و حجاب کا

توحیدِ حق ہے مایۂ آرام دو جہاں
اثباتِ غیر شرک ہے باعث عذاب کا

بے پردہ ہر نشان میں ظاہر ہے بے نشاں
مت فکر کر تو دل میں اٹھانے نقاب کا

خوف و خطر سے کام نہیں اُس کو قادری
جو ہے مُرید حضرت عالی جناب کا

Marfat.com

خوش عجب طرز کا راہ اہلِ صفا کا دیکھا ‌ ‌ ‌ ‌ آپ کو سمجھ عدم نورِ بقا کا دیکھا
منکشف جس کو ہوا نکتۂ وحدت یارو ‌ ‌ ‌ ‌ پھر نہ پابند اُسے ما و شما کا دیکھا
بتکدہ بیچ عیاں جس کا ہے جلوہ واللہ ‌ ‌ ‌ ‌ اُس کو ہی خانہ خدا، خانہ خدا کا دیکھا
غیر اور عین کا کیا ذکر ہے یکتائی میں ‌ ‌ ‌ ‌ وہم میں فرق عبث عین و سوا کا دیکھا

قادری جو کہ رضامند رضائے حق ہیں
اُن کو پابند پھر کب اپنی رضا کا دیکھا

مجھ کو ایسی پلا مے ساقیا ‌ ‌ ‌ ‌ کچھ نہ سوجھے ہم کو عین و ماسوا
سُرمۂ مازاغ ہو جس آنکھ میں ‌ ‌ ‌ ‌ پھر وہ دیکھے نورِ حق کو جابجا
زنگ غیریت سے دل کو صاف کر ‌ ‌ ‌ ‌ تب ہو یہ آئینہ تجلی حق نما
نفس کے سر پر رکھے تو گر قدم ‌ ‌ ‌ ‌ پھر تو تیرا راہ تم ہے سالکا

قادری اب ناز کر دل شاد ہو
نورِ احمد شاہ ہے تیرا پیشوا

Marfat.com

عشق تونے کیا سے اب کیا کردیا — کیا کہوں کہنے سے بالا کردیا
حرف ہائے کثرتِ موہوم سے — صفحۂ دِل کو معرّا کردیا
کچھ نہیں اب فکرِ عین و غیر کا — لا و الّا سے مبرّا کردیا
محو کی مے کا پلا کر جامِ خوش — بے خبر از عبد و مولیٰ کردیا

ہم کو لطفِ نورِ احمد قادری
بے نیاز از ہر تمنا کردیا

صبحدم سروشِ غیب سے میرے کانوں میں پڑی یہ صدا — بیگانہ ہے کونین سے جو عشق سے ہے آشنا
جو ماسوا محبوب ہو اک پل میں دے سب کو جلا — آتش سے سوزاں تر ہے عشق اس کا یہی ہے اقتضا
گر ہو معلّم میں کریں نظرِ تفکر غور سے — تب بے گماں دیکھیں عیاں کثرت میں وحدت نما
گر باخودی چلتا رہیں، تو تا ابد راہ گم نہو، — جب آپکو سمجھے عدم فوراً ہو راہِ گم، سالکا

عین و سوا سے کب خبر اسکو رہے اے قادری!
پیالا شرابِ بیخودی ساقی کرے جس کو عطا

Marfat.com

دل کو جب غیر سے صفا دیکھا　　آپ کو اپنا دِل رُبا دیکھا!
پی لیا جام بادۂ وحدت　　خویش و بے گانہ آشنا دیکھا
جس نے جانا وَھُوَ مَعَکُمْ کو　　آپ کو حق سے کب جُدا دیکھا
کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ کو جب سمجھا　　نہ کوئی غیر نہ ماسوا دیکھا
کر کے بازار گرم کثرت کا　　آپ کو آپ میں چھپا دیکھا
غیر کا اِسم گرچہ ہے مشہور　　نہ نشاں اس کا نہ پتا دیکھا

جب سے دیکھا ہے نورِ احمدؐ کو
قادری کیا کہوں جو کیا دیکھا

اِسم و صِفَت سے جو ہے مُنزّہ، وُہی علیم و بصیر سمیعا
وُہی قدیم و وجُوب پیارے حدُث وہی ہے اور خلقتیا
احدٌ صمدٌ ذات الٰہی، ہے بے مثل نہیں ضد اس کی
غور سے دیکھو کیا ہے کہاں ہے، عالمِ عُلوی اور سفلیا!
پڑھ کر کلمہ پاک نبیؐ کا، وحدت کا پی بھر بھر پیالہ
بالکل صاف اٹھا دے پیارے، دل سے شرک خفی و جلیا

Marfat.com

عشق نے ہو کر آپ ہی ساقی ۔ اللہ ہی جانے کیا ہے پلایا ؟
ایسا ہوا ہوں مست و دیوانہ ، کچھ نہیں سوجھے جیا نہ پیا
قادری اب ہے ناز مناسب غوث الاعظم پیر ہمارے
نائب خاص جناب محمد وارث علم جناب علیا

دی محفلِ عشاق میں کہتا تھا رندِ با صفا
کثرت میں وحدت ہے عیاں وحدت میں کثرت رو نما
دیکھو اگر تم غور سے خود ناظر و منظور ہے
موجود ہستی واحد ہے معدوم ازلی ہے سوا
گر با خودی قرب خدا چاہیں تو یہ ممکن نہیں
اپنی خودی سے درگزر حاصل ہو تب یہ مدعا
من و تو سے مرتبہ غیب میں حضرت وجود منزہ ہے
وہی خود مقام ظہور میں ہے قائل ما و شما
اے قادری دل شاد ہو اب فکر و غم کیا ہے تجھے
پکڑا ہے دل کے ہاتھ میں جب دامنِ آلِ عبا

کھلا غنچۂ دل جس کا اس کو سروکار بہ سیرِ چمن نہ رہا
جو سائرِ گلشنِ قدسی ہے پابندِ بعالمِ تن نہ رہا
یہ گنجِ قناعت لاغنی جس کو حاصل ہے اے پیارے
پروا نہیں اس کو زر کی محتاجِ بدرِ عدن نہ رہا
جب ہم دوئی میں حیراں تھا غمِ بعد فراق سے نالاں تھا
اب سرِ کھلا ہو معلوم کہ پھر دوری کا کچھ ظن نہ رہا

Marfat.com

خود اوّل ہے خود آخر ہے، خود باطن ہے خود ظاہر ہے — یہ نکتہ سمجھو نادر ہے، آگے تو مجالِ سخن نہ رہا

اے قادریؔ کیا تجھے حاصل ہے اِس نظم و سخن آرائی سے
مے محو کی پی جو مست ہوا مشتاق بحرف زدن نہ رہا

شبِ محفل میں مطرب نے کہا درتن درتن تنادرتننا — وَفِی اَنفُسِکُم ہے حکمِ خُدا درتن درتن تنادرتننا
وَنَفَختُ فِیہِ مِن رُوحِی نازل ہُوا آدم کے حق میں — پھر غور کرو تم کون ہو کیا درتن درتن تنا درتننا
نَحنُ اَقرَبُ ہے قرآن اندر کرو فکر اسے ہمیں خوب نظر — پھر دیکھو کہاں حق تم سے جدا درتن درتن تنادرتننا
کیوں آتشِ وہم میں جلتے ہو غمِ دُوری سے کیوں تحیر ہو — تم سمجھو سِرّ ہُو مُعکُم کا، درتن درتن تنادرتننا

ہے قلب المؤمن عرش اللہ کرو ہوش سے دل میں خوب نگاہ
اے قادریؔ ہے یہی راہ سیدھا درتن درتن تنادرتننا

شب مطرب نے تار بجائی تنم تنم تنا درتنا درنا — نئی نئی لے نئی تن تنائی تنم تنم تنا درتنا درنا
نیا طنبورہ نئی گت باجے، سرندے کا نیا لہرا ساجے — ڈھولک کی نئی ڈھم ڈھمائی تنم تنم تنا درتنا درنا
نئی نئی سر تال دس سے سو ہے نئی گت سے مندل من موہے — مدھم کی نئی چھن چھنائی تنم تنم تنا درتنا درنا
باجے نیا سرود شہانہ، بین سنا دے تان ترانہ — کیا کہئے چنگ کی چنگیائی تنم تنم تنا درتنا درنا

Marfat.com

نورِ احمد شاہ مرشد کامل قادری گھول گھمایا پل پل
کب تحریر ہو اس کی بڑائی تنم تنم تنا درنناورنا

غمِ عشق چھپا نہ رہا دل میں ہر چند ہیں اس کو چھپا ہی رہا
نہ تو سینہ میں آہ ہوئی بند ہم سے، نہ تو اشک کا سیل تھما ہی رہا

شہِ عشق کی نظر کیا ہم نے ہستی کی دوکاں کی متاع ساری
امیدِ عطا تھی مجھے لیکن، اب تک وہی جور و جفا ہی رہا

گویا آگ ہی تھی وہ مئے صافی، جس جام جو ہم کو دیا ساقی
ہؤا جل بل کوئلہ جسم میرا، اور سینہ میں دل کو جلا ہی رہا

تیرے عشق میں جب کہ صنم ہم نے، دل و جان اپنا قربان کیا
اب زندگی کا کچھ فکر نہیں، اندیشۂ موت چکا ہی رہا

تیرے لطف کا بیان نہو ہم سے اے مرشدِ کامل نورِ احمد
تیرے قدموں کی خاک پہ سجدہ لئے اب قادری سر کو جھکا ہی رہا

Marfat.com

اے ساقیِ محفل اہلِ صفا اہاہا اہاہا اہاہا اہاہا

مئے صاف کا بھر کے پیالا پلا اہاہا اہاہا اہاہا اہاہا

اے مطربِ محفلِ یک رنگی، از راہ کرم با ساز و نوا

اب نغمہ سنا ہو مَعَکُم کا اہاہا اہاہا اہاہا اہاہا

"وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ" ہے حکمِ خدا کر غور اس میں

پھر آدم کون ہے کیا ہے بتا اہاہا اہاہا اہاہا اہاہا

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ اب معنی اس کے سمجھو تم

حق حق ہے باطل غیر سوا اہاہا اہاہا اہاہا اہاہا

بے نام و نشاں بے صورت تھا پھر آپ ہی اپنے دیکھنے کو

خود صورت و نام و نشان بنا اہاہا اہاہا اہاہا اہاہا

ہوا نور اللہ سے پاک نبیؐ، ہے نورِ نبیؐ سے خلق سبھی

پھر کون ہے تو درمیان بھلا اہاہا اہاہا اہاہا اہاہا

اے قادری کیا ہے غم تجھ کو، ہے حامی تیرا اسداللہ

وہ نائب خاص رسولِ خدا اہاہا اہاہا اہاہا اہاہا

Marfat.com

مجھے کیا پلا دیا ساقیا اہاہا اہا اہاہا اہا
بیتے ہی کیا کہوں کیا ہوا اہاہا اہا اہاہا اہا

نہ رہا ہے ہستی کا کچھ اثر نہ عدم کا باقی رہا خطر
شکر اس کا ہم سے ہو کب ادا اہاہا اہا اہاہا اہا

نہ رہا ہے وہم نزول کا نہیں دل میں قصد عروج کا
نہ کچھ آرزو ہے نہ مدعا اہاہا اہا اہاہا اہا

نہ خوشی ہے قرب وصال کی نہ الم ہے بُعد و فراق کا
نہ تو عین سُوجھے نہ ماسوا اہاہا اہا اہاہا اہا

جو سجھایا ہے رہِ لطف سے شہِ نور احمدِ **قادری!**
کہوں کیا جو کہنے کی نہیں ہے جا اہاہا اہا اہاہا اہا

ہوئی حضرتِ عشق کی جبکہ عطا کہوں کیا کہ میں کیا سے کیا ہی ہوا
نہ غلام رہا نہ تو خواجہ ہوا، فارغ ز فنا و بقا ہی ہوا

کہتے ہیں کہ دل ہے عرش اللہ، نہیں شک اس میں سرِ مُو باللہ
زنگِ غیر سے جب دل صاف ہوا، بیشک وہ عرشِ خدا ہی ہوا

جب وحدت اندر واحد تھا، من و تو سے پاک و مُنزّہ تھا
پھر ظاہر ہو کر کثرت میں، مشہور بما و شما ہی ہوا

المومن مرآۃ المومن ہے خبر صحیح نہیں شک اس میں
انسان کا آئینہ حق انسان، آئینۂ حق نما ہی ہوا

Marfat.com

برتر حدِّ وصف و ثنا سے ہے شہِ نور احمد مرشدِ کامل!
اے قادری فکرِ خراب تیرا کب قابلِ وصف و ثنا ہوا

اٹھا آئینۂ دل سے حجابِ ماسوائی کا
دکھایا عشق نے جلوہ جمالِ کبریائی کا

پیالہ از سرِ وحدت پلایا جس کو ساقی نے
وہ کب ہوتا ہے قائل کلمۂ ما و شمائی کا

تو سمجھے ہیں بیاں کو معنیٔ نحن اقرب منکشف یا ہو
نہیں ہے ایک ذرہ غم اُسے بُعد و جُدائی کا

خودی سے درگزر گر آشنائی حق سے چاہتا ہے
کہ زادِ راہ یہی کافی ہے راہِ آشنائی کا

نہیں ارض و سما اندر سمائی جس کی ہے دل میں،
کہیں کیا وصف ہم انسان کے دل کی سمائی کا

نہ دیکھا عالمِ ملکوت کو قابلِ خلافت کے
دیا انسان کو خلعت خلافت کی بڑائی کا

خیالِ غیر سے ہو صاف دل مائل رہے حق کا
نہیں ہوں اے قادری مشتاق ہر دم اس صفائی کا

شۂ وحدت سے جس کو مستی و سرشار ہو پیدا
بہ ہر مظہر جمالِ احمدِ مختار ہو پیدا

وہو معکم کو کر تجھ میں عیاں رمزِ معیت ہو
پڑھ اَلْاِنْسَانُ سِرّی کو کہ سرکار ہو پیدا

تفکر کی نظر دل میں پیارے گر کرے ہر دم
توقع ہے یہاں سے مخزنِ اسرار ہو پیدا

Marfat.com

اگر طالع ہو مے خورشید وحدت مطلع دل سے
مٹے کثرت کی ظلمت عالم انوار ہو پیدا

بقدر تار موئے گر تیری ہستی رہے باقی
پھر اُس اک تار سے صد رشتہ زنار ہو پیدا

میسر ہو تجھے تب دولت ایماں حقیقی کی
انا الحق کا تیرے دل سے اگر اقرار ہو پیدا

مُرید شاہ جیلانی جو ہو لے قادری اسیر
عنایت بے نہایت حیدر کرار ہو پیدا

دل کے اندر عشق کا جس دم اثر ہونے لگا
عقل کا اسباب سامان سب بدر ہونے لگا

ظلمت کثرت نے باندھا رخت اور راہی ہوئی
نور وحدت جبکہ یار و جلوہ گر ہونے لگا

وہم ہستی اور خودی کا کب رہے اُس دل کے بیچ
بیخودی اور محو کا جس میں گزر ہونے لگا

دل جو پر خطرات تھا مظہر تجلی ہو گیا
فیض کامل پیر کا جب اُس اوپر ہونے لگا

جب فنا کا سبق تھا، تب خود تھا اور بے خبر
پڑھ کے اب سبق بقا پھر باخبر ہونے لگا

عشق کا اوصاف رند مست نے کچھ کر دیا
سُنتے ہی واعظ کا دل زیر و زبر ہونے لگا

فکر نظم شعر میں اب ہو چکی شب تمام
قادری خاموش ہو وقت سحر ہونے لگا

Marfat.com

دل کو دلِ دار کیا کس نے کیا یار کیا — مظہرِ انوار کیا کس نے کیا یار کیا
کارِ دارین سے اب کچھ تو تعلق نہ رہا — کیسا بے کار کیا کس نے کیا یار کیا
کچھ خبر مجھ کو نہ تھی راہِ کرم سے لیکن — محرمِ اسرار کیا کس نے کیا یار کیا
محو تھا پی کے مئے محو کا پیالا یارو — پھر جو ہوشیار کیا کس نے کیا یار کیا
واعظِ عقل کو اے قادری اک آن اندر
مست و سرشار کیا کس نے کیا یار کیا

پلادے ساقی تو ایسا پیالہ مجھ کو شتاب — کہ پیتے پیتے میری عقل و ہوش ہووے خراب
رہے نہ باقی کسی کار سے تعلقِ دل — نہ امتیاز رہے درمیاں ثواب و عذاب
نہ سوجھے فرق و جمع اور نہ کثرت و وحدت — عیاں حقیقتِ واحد ہو بے حجاب و نقاب
جمالِ شاہدِ وحدت کا کوئی حجاب نہیں — اگر حجاب ہے پیارے تیری خودی ہے حجاب
دراصل کار ہو مشغول چھوڑ کر سب کار — جو گزرا جاتا ہے خوش وقت قادری دریاب

جس وقت دل پہ چمکے ہے وحدت کا آفتاب — کثرت کے سب نقوش مٹیں ہیچو نقشِ آب
گر بہرہ معرفت سے ہو حاصل تجھے میاں — تب اپنی زندگانی سے ہووے تو کامیاب
ہستی تیری حجاب ہے، ورنہ وہ بے نشاں — ہر طور و ہر نشاں میں ظاہر ہے بے حجاب

Marfat.com

اوّل ہیں گر لذیذ ہیں لذاتِ دنیوی　　آخر نتیجہ اس کا میاں دائمی عذاب

گر قادری خراب ہے پر دل کے ہاتھ سے
دامن تمہارا پکڑا ہے یا شاہِ بوترابؓ

دیکھو ہر ذرہ میں ظاہر آفتاب　　آفتاب ہے آفتاب ہے آفتاب
دیدۂ تحقیق سے گر دیکھو تم　　عین دریا ہے یہ امواج و حباب
گر تو توڑے اپنی ہستی کا طلسم　　گنج وہ پاوے نہ ہو جسکا حساب
خیبرِ ہستی کو توڑے بے گماں!　　ہے غلام از دل جو شاہِ بوترابؓ
آپ کو گر تو پہچانے غور سے　　تب تو ہووے شاہِ عالم فتحیاب
عالمِ افراد آیات و حروف　　لیک تیری ذات ہے اُمّ الکتاب

کیا کہوں ہے پیر میرا ذو العلاء
نور احمد قادری عالی جناب

دی شب سنائی مطرب شیریں سخن یہ بات　　جب بہرہ ذات سے نہیں تم کو کہاں صفات
انسان کے صفات ہیں مظہر صفاتِ حق　　اور ظل ذاتِ حق کا ہے انسان کی یہ ذات

Marfat.com

اجزا وجود کے ہیں جو ظاہر ہے کون میں
کُل کے سوا وجود کہاں بہرِ جزویات
ہے آب فی الحقیقت سب اُس کے نام ہیں
موج و حباب و جلد و عمّان اور قطرات
ہر شان میں حقیقتِ واحد ہے جلوہ گر
اے قادری عدم ہیں یہ عیانِ ممکنات

مشتق ہے جو جنابِ خداوندِ پاک ذات
نعمائے دو جہاں سے نہیں اس کو التفات
جس کی نگہ میں عینِ ہستی واحد ہے جابجا
ظاہر کا عین ہیں اُس کی نظر میں یہ مظہرات
حکمِ نبیؐ ہے علم طلب کرنا فرض ہے
عرفاں سے ہے مراد، نہ از علمِ رسمیات
باہم ذات و صفت میں ہے اگرچہ مغائرت
موصوف ایک ذات ہے باجملگی صفات
اثباتِ غیر شرک ہے بیشک اے قادری
سب متفق اس امر پر ہیں سلف کے ثقات

وقت خوش اپنے کو غفلت میں گنواتا ہے عبث
بے بہا گوہر کو مٹی میں ملاتا ہے عبث
عار و پابندی تعلق ہے عبث اے بوالہوس
کس نے پکڑا ہے تجھے باتیں بناتا ہے عبث
زاہدا جز دیدِ حق سوجھے نہیں عشاق کو
قصۂ لذاتِ جنت کیا سناتا ہے عبث

Marfat.com

نفس کو پامال کرنا شرط ہے اے اہلِ وجد — ضرب پاؤں سے زمیں کو کیوں ستاتا ہے عبث
مُرغِ دل ہے طائرِ گلزارِ وحدت غافلا — دامِ کثرت میں تو کیوں اس کو پھنساتا ہے عبث
بے گماں ہیں طالبِ مطلوب عینِ یک دگر — اسپِ ہمت کو طلب اندر دوڑاتا ہے عبث

جبکہ محویت ہی ہے آرامِ کل قادری
ذکرِ نقطہ اندر تو کیوں دل کو جلاتا ہے عبث

جاں پروری ہے کر رہی بادِ بہار آج — چھائے ہیں ابر برس رہی ہے پھوار آج
تختِ چمن پہ لایا ہے تشریف شاہِ گل — خدمت میں دست بستہ ہیں بلبل ہزار آج
ہر رنگ کے ہیں پھول اور رونق ہے باغ میں — کس دھوم دھام سے ہے رواں آبشار آج
مصروفِ عیش ہیں سبھی اب وقتِ عیش ہے — کرتے ہیں سیرِ باغ بہم مل کے یار آج

مدت سے آستانہ پہ رہتا ہے قادری
ساقی اسے پلا دے مئے خوشگوار آج

جلوہ ہے اُس کا سبزۂ گل و سروِ سمن کے بیچ — مرغِ چمن ہو شور کرے ہر چمن کے بیچ
اُس کے ہی رنگ سے لعلِ بدخشاں کو رنگ ہے — خوشبو ہے اُس کی مشکِ ختا و ختن کے بیچ

Marfat.com

ہر چشم مست ناز میں ہے عشوہ گر وُہی! گویا اور نکتہ سنج ہے، ہر ہر دَہن کے بیچ
کیا کیا وُہ ناز کرتا ہے، دَر شکلِ دلبراں عاشق ہو جل رہا ہے برہ کی اگن کے بیچ
یہ وقت بس عزیز ہے نا حق اے قادری
ضائع عبث کیوں کرتا ہے نظم و سخن کے بیچ

کیا دیکھتا ہے تو گل و سرو و سمن کے بیچ سائر ہو چشم فکر سے دل کے چمن کے بیچ
ہوا جبکہ رفع محض غلط وہم غیر کا خلوت ہے عارفوں کے لئے انجمن کے بیچ
نہ ظاہری ہے سیر د سفر عاشقوں لئے ہستی سے در گزرنا سفر ہے وطن کے بیچ
موجود جو ہے عرش سے تا فرشِ خاک تک سب دیکھ لے پیارے تو اپنے بدن کے بیچ
شاہنشہ زمین و زمان غوث محی الدین
حامی تیرا اے قادری سر و علن کے بیچ

کیا ہی وحشی کی طرح پھرتا ہے بیابان کے بیچ کر تفکر کی نظر اپنے گریبان کے بیچ
جو کہ ہے عرش سے تا فرش تلک عالم میں جلوہ گر ہے وہ سبھی حضرت انسان کے بیچ
مظہر جملہ محمد ہے تمام اس کی صفات جو کچھ ہے غیب میں جو ظاہر ہے امکان کے بیچ

Marfat.com

دل کی آنکھوں سے اُٹھے پردہ غفلت جس گھڑی — دیکھے عالم کی نئی شان ہر آن کے بیچ
قادری ختم کر اب آگے نہ لکھ قلم فگن
روشنائی نہ رہی اب تو قلمدان کے بیچ

بہار آئی ہے اب وقتِ عیش و راحت راح — چھوڑ دو تم مجھ کو اے تقویٰ و ورع و زہد و صلاح
ہزار شکر کہ امروز پیرِ مے کدہ نے — کھولا ہے میکدہ کے در کو پڑھ کے یا فتاح
جنابِ ساقیٔ مستاں سے ہے یہ عرض میری — پس از ادائے مراسم نیاز و صد الحاح
شرابِ صاف کا ایسا عطا کرو پیالہ — جو اس کی مستی سے ہرگز نہ سوجھے شام و صباح
جنونِ عشق کے قلزم کا جوش ہو ایسا — جو خیرہ سر ہو وے فوراً یہ عقل کا ملاح
عیاں حقیقتِ واحد ہو ہر مراتب میں — نہ سوجھے عالمِ ارواح نہ صورتِ اشباح
اِس قیل و قال سے اے قادری زباں درکش
یہ سرِ عشق ہے مت کر تو اس قدر افصاح

ساقی پلا دے جامِ مئے خوشگوار سرخ — تا میری چشم کو کرے اس کا خمار سرخ
ہر شش طرف جو نظر کروں آنکھ کھول کر — آوے جہاں نظر مجھے چوں لالہ زار سرخ

Marfat.com

سب آسمان سارے کواکب، تمام بُرج ہم باد و آب و آتش و خاک ہر چہار سُرخ
حیوان و جن و کان و نباتات سربسر دریا و دشت بیشہ و ہر کوہ و غار سُرخ
جس وقت سیرِ باغ کروں دیکھوں تب عیاں گلزار سُرخ، سبزہ و ہم آبشار سُرخ
محفل میں جا کے دیکھوں تو مطرب ہو سُرخ پوش طنبورہ سُرخ، چنگ کی ہر تار تار سُرخ
یاور ہو بخت گر میرا تو کچھ عجب نہیں
اے قادری جو دیکھوں میں ایسی بہار سُرخ

مدام ساقی تیرے میکدہ رہے آباد بہ بخش پیالہ مجھے بندِ غم سے کر آزاد
جو عیش و عشرتِ امروزہ چاہیئے امروز چرا کہ عالم دنیا ہے سخت بے بنیاد
رضائے حق پہ ہو راضی جو چھوڑے خواہشِ نفس وہی رہیگا پیارے مدام و خوش دل شاد
سلوک کرنا بہ آرام دل مناسب ہے جلا نہ آپ کو ہرگز چو کورہ حداد
اگرچہ ایک حقیقت ہے بے گماں ظاہر ہر ایک مرتبہ میں تا بعالم ایجاد
ولیکن حکم جدا ہے ہر ایک مرتبہ میں انچہ ایک سیاہی حروف میں اضداد
ضرور حفظِ مراتب ہے قادری لازم
کہ ترکِ حفظِ مراتب ہے کفر اور الحاد

Marfat.com

یہ نکتہ کہتا دلیش قلندرِ آزاد | کہ یار و ترکِ مرادات میں ہے عین مراد
کرے ہے فکرِ پراگندہ رات دن دل کو | جو دو جہاں سے ہو فارغ وہی ہے خوش دل و شاد
تلاشِ رزق عبث ہے نہیں کچھ شک اس میں | جو رزق میں نہ کمی ہوتی ہے نہ کچھ ایزاد
نہ تو لگے کبھی مصروف کارِ عقبےٰ میں | عطا ہو جس کو خدا کی طرف سے عقلِ معاد

اے قادری وُہی عاشق ہو عشق میں اُس کو
نہ آوے غیرِ خدا خواب میں کبھی بھی یاد

وجود اپنے کمالات میں ہے خود موجود | عدم ہے غیر کہاں اس کو ہے وجود و نمود
جو تجھ کو آوے نظر بصر و خواہ بصیرت سے | یہی تو سمجھ ہو الشاہد و ہو المشہود!
ادا کرو تم عبادت سے حق عبدیت | پر شرط ہے جانو ہو العابد ہو المعبود
سمجھ جو کلمۂ طیبّب سے صاف ظاہر ہے! | کہ جو ہے ظاہر و باطن نہیں ہے غیرِ وجود

اے قادری تجھے لازم ہے حمدِ حق ہر دم
پر اس طرح کہ ہو الحامد و ہو المحمود،

Marfat.com

ہر ایک کو اگرچہ ہے مہر و عطا لذیذ
عشاق کو ہے عشق کا جور و جفا لذیذ

باعث بقا عطا ہے جفا موجبِ عدم
عاشق کو بندِ ہستی سے ہونا رہا لذیذ

پہنچی ہے جس کو طرۂ جاناں سے بوئے خوش
کب اُس کو نافہ ختنی و مشکِ خطا لذیذ

زاہد کو شوق جنت و حور و قصور کا
عشاق کو ہے رویتِ نورِ خدا لذیذ

اے قادری حجاب ہے ہر آرزوئے نفس
ہر آرزو کی ترک میں ہے مدعا لذیذ

موسم گل کی چمن میں جب کہ آتی ہے بہار
حسن بیرنگی کا رنگ میں خوش دکھاتی ہے بہار

نغمہ سنجی کرتی ہے بلبل چمن میں جب اُسے
جامِ گل میں شوق کی مے بھر پلاتی ہے بہار

سرو کو دیکھو پہنایا خلعتِ آزادگی
بندگی کا طوق قمری کو پہناتی ہے بہار

ظاہراً مرغِ چمن کا ہے چمن میں شور و غل
لیک در معنی یہ سب دھومیں مچاتی ہے بہار

بافراغِ دل سوئے تھے ہم تو در خوابِ عدم
کیوں بھلا ایسے سوئے کو پھر جگاتی ہے بہار

ساقیا جلدی پلا دے جامِ مے لبریز کر
بانگ نوشا نوش ہر سُو سے سناتی ہے بہار

شعر کہنے کا نہیں اب قادری کو کچھ خیال
کیا کرے بے اختیار اب یہ لکھاتی ہے بہار

Marfat.com

پھولے ہیں گل اور بلبلیں آئی ہیں صد ہزار — اور قمریوں کی سرو پر کوکو کی ہے پکار
ہر اک نہال سبز ہے، شاداب ہے چمن — فوارہ چل رہے ہیں اور جاری ہے آبشار
اب ترکِ زہد و ورع تقوے کی چاہیئے — ساقی پلادے جام جو ہے موسم بہار
پیتے ہی آوے آنکھوں میں ایسی نشہ کی تار — ہر ہر صُوَر میں دیکھوں عیاں نقشِ روئے یار

نظمِ سخن میں قادری مت وقت ضائع کر
ہر کار کو اب چھوڑ ہو مشغول اصل کار

جب ملکِ دل میں شاہِ عشق ہوئے جلوہ گر با کرّ و فر — ہرگز نہ کچھ ظاہر ہوا، ہوئی عقل کس راہ سے بدر
حرص و ہوا عجب و ریا اک دم میں ہو گئی سب فنا — عشرہ حواس ہوئے مطیع خدمت لئے باندھے کمر
ہر چند سخت ہے پُر خطر اور دُور ہے راہِ عشق کا — رہبر اگر رحمت کرے نزدیک ہو اور بے خطر
جب صاف ہو آئینۂ دِل زنگار سب خطرات سے — تب ہوے عیاں ہر شان میں واحد حقیقت جلوہ گر

معنی کو جا ہیں دیکھنا صورت میں دیکھ اے قادری
صُورت نشاں معنی کا ہے معنی عیاں اندر صُوَر

Marfat.com

مئے بیخودی کا جام پی اپنی خودی سے درگزر / اے سالکِ راہ صفا یہ راہ ہے نزدیک تر

اسبابِ ہستی دُور کر، رہِ عشق میں چالاک ہو / بے زحمت ہو جب راہرو پھر اس کو کیا خوف و خطر

دیکھ اپنے دل میں یار کو یہ خاص خلوت خانہ ہے / دیوانگی ہے سربسر ڈھونڈے اگر در بحر و بر

اے شاہبازِ لامکاں وحدت ہے تیرا آشیاں / مسکن کیا چغدانہ کیوں ویرانۂ خاکِ کدر

یا شاہِ محی الدین کرو نظرِ کرم بر **قادری**

ہے بے سر و ساماں پڑا مدت سے تیرے در اوپر

ہرگز ملے نہ محفلِ رنداں میں تجھ کو بار / جب تک تو اپنی ہستی سے ہووے نہ برکنار

ہرگز نہ سمجھ غیر کو موجود درمیاں / وحدت میں نقص آتا ہے کر تو میرے یار

پابندِ مت ہو تشبیہ و تنزیہ صرف کا / خیر الامور اوسطہا کر تو اختیار

ہستی کی رُو سے صورت و معنی میں فرق کو / لیکن مغائرت ہے تعیّن کے اعتبار

بے کار کار ہر دو جہاں سے ہو **قادری**

گر چاہتا ہیں عشرت و آرام اور قرار

Marfat.com

چُغد کیا ہو رہا ہے، ہو شہباز،
فرش سے سُوئے عرش کر پرواز

گر پہچانے تو آپ کو واللہ
برزمین و زماں کرے تو ناز

عشق میں بازی پائی گر چاہے
اپنی ہستی کو سر بسر در باز

دیدہ فکر سے اگر دیکھے
ہے حقیقت کا عین جملہ مجاز

آپ ہے عشق و عاشق و معشوق
خود بخود کر رہا ہے ناز و نیاز

کہیں لیلیٰ ہوا کہیں مجنوں!
کہیں محمود اور کہیں ہے ایاز

قادری در گزر طوالت سے!
ختم کر گرچہ ہے یہ قصہ دراز

ہوئی یہ صدا وقتِ سحر اللہ بس باقی ہوس
ہردم زبانِ دل سے پڑھ اللہ بس باقی ہوس

حرص و ہوا سے پاک ہو، رہِ عشق میں چالاک ہو
دنیا و عقبےٰ سے گزر اللہ بس باقی ہوس

خطرات سارے دُور کر، دِل اپنے کو پُر نور کر
تب نورِ حق ہو جلوہ گر اللہ بس باقی ہوس

دیوانہ وار اے بیخبر، مت پھر تو اندر بحر و بر
کر غور سے دل میں نظر اللہ بس باقی ہوس

اے قادری لازم ہے اگر ہے تجھے حق کی طلب
ملکِ خودی سے کر سفر اللہ بس باقی ہوس

Marfat.com

کب ادا ہووے زباں سے عشق کا شکر و سپاس — کیونکہ ہے احسان اسکا خارج امکانِ قیاس
یک توجہ سے کیا ہے دو جہاں سے بے نیاز — خواہش و مطلب نہیں کچھ نہ غرض نہ التماس
نہ کوئی اندیشہ دل میں پاک ہے ہر فکر سے — نہ کوئی خطرہ ہے باقی اور نہیں خوف و ہراس
خواب و خور ہے کارِ حیواں باز آ انسان ہو — کیونکہ ہے انساں کو لازم علم و عرفاں و شناس

گوہرِ مقصود حاصل ہووے تب اے قادری
جبکہ مائل سوئے حق ہو روح و دل اور سب حواس

نو بہار آئی نہالانِ چمن ہیں سبز پوش — پھولے ہیں گلشن میں گل اور بلبلوں کا ہے خروش
ابر کا چھم چھم ہے مطرب کہہ رہا درتن تنا — ساغر و مینا و خم اندر ہے مے کا خوب جوش
ساقیِ سرمست کہتا ہے بلند آواز سے — تابکے بہ زہد و تقوے اب ہے وقتِ ناؤ نوش
کیا سروکار اس کو ہے پھر راہِ عقل و ہوش سے — صدق سے جس نے کیا سجدہ بہ پائے میفروش

قادری کر صرف نقدِ حال کو راہِ عیش میں
ذکرِ فردا ہے غلط اور ہے عبث افسوسِ دوش

بادِ صبا جو لائی ہے مژدہ بہار خوش — ساقی پلا دے جام مئے خوشگوار خوش

Marfat.com

سرمست و بےخبر کرے ہر دو جہان سے
اب مطربا سنادے مجھے ایسی تار خوش

فارغ کر اپنے دل کو تو ہر ایک کار سے
میری نظر میں ایسا نہیں کوئی کار خوش

منزل دراز و دُور ہے زاہد کا پا ہے لنگ
عاشق کا کیا کہوں کہ وہ ہے شہسوار خوش

اے قادری جو راضی ہے حق کی رضا اوپر
کیا ہے غم اس کو رہتا ہے لیل و نہار خوش

بندِ اغراض سے جو دل ہو خلاص!
اُس کی محبت خاص ہو بجز مرۂ خاص

وحدتِ حق میں شک نہیں مطلق
شاہد اُس کا ہے سورۂ اخلاص

قلزمِ وحدت ہے یہ دل پیارے
دُر نکال اِس سے ہر دم ہو غواص

وہمِ ہستی کے غش کو صاف جلا!
زرِ خالص ہو دُور کر یہ رصاص

گر رضائے خدا کا ہے طالب
قادری کر ہر ایک سے اخلاص!

اگر ہے عرش و گر فرش آسماں یا ارض
اگر بروج و سیارہ ہیں یا کہ جوہر و عرض

جو ہیں سہ گانہ موالید یا چہار عنصر
اور طور ہر سہ کہیں جن کو طول و عمق اور عرض

Marfat.com

تمام مظہر ہیں ظاہر ہے ہستیٔ واحد یہ کلمۂ حق ہے نہیں اس میں کوئی شائبہ غرض
یہ وہم مرض ہے یارو، دوا ہے اس کی یقیں یقین کامل ہو جس وقت تب ہو دُور یہ مرض

عبادت اللہ کی ہے فرض قادری سب پر
نہ گزریں آپ سے جب تک ادا نہ ہو یہ فرض

فقر کیا ہے اپنی ہستی سے گزرنا ہے فقط! جیتے جی مرنے سے پہلے یارو مرنا ہے فقر
طاعت اللہ کی جو چاہے خالصاً للہ کرے نفسِ دُوں کے سر اُوپر پاؤں کو دھرنا ہے فقر
بہرِ اثباتِ معیت حق کے ہر دم بامعیت میں ہو متکلم کو زبانِ دل سے پڑھنا ہے فقر
کچھ نہ کھونا ہے نہ کچھ پانا ہے راہِ عشق میں وہم غیریت کو دل سے دُور کرنا ہے فقر

قادری جو سیر چاہے انفس و آفاق کا
دل جو ہے دریائے وحدت اس میں ہے ترنا فقط

ہوا ہوں عشق سے اب آشنا خدا حافظ وہ شاہ جابر ہے میں ہوں گدا خدا حافظ
نہ صبر و تاب نہ طاقت رہی ہے کچھ باقی نہ ہوش و عقل رہی ہے عجب خدا حافظ
غریب دل کو میں ڈھونڈا تمام عالم میں نہیں ہے ملتا کچھ اس کا پتا خدا حافظ

Marfat.com

لع جو ہستی کی میری تھی ہوگئی برباد — اب پاک صاف ہوا بے نوا خدا حافظ

اے قادری ہے امید اب جناب محی الدین
کہ میرے حق میں کریں گے دعا خدا حافظ

ب سلطنت ہوئی شاہِ جنوں جہانِ مطاع — ہوئے ہیں فتح جو تھے ملکِ دل میں سب اقطاع
ریز پا ہوا صبر و سکون و قرار و شکیب — اے عقل و ہوش چلو تم کو اب کروں میں وداع
ب زہد و ورع و تقوےٰ کا کیا ٹھکانا ہے — رہے نہ سایہ جہاں آفتاب کا ہو شعاع
ب یہ عشق کا عالم ہے واہ چہ خوش عالم — عجب ہے طور عجب طرز ہے عجب اوضاع

اے قادری ہے رہِ عشق راہِ عیش و نشاط!
نہ مان کہنا جو کہتا ہے واعظِ مناع!

وش ہے بلبل بہ سیرِ گلشن و باغ — جغد کو ہے پسند گوشۂ راغ
وطیاں چاہتے ہیں شکر و قند — طرف مردار کے ہے رغبتِ زاغ
ہد و فاقہ میں خوش رہے زاہد — رند ہے شائق شراب و ایاغ
یک صوفی نہیں کہیں پابند — اس کو حاصل ہے ہر طرح سے فراغ

Marfat.com

قادری تب ہو دُور ظلمتِ وہم
جب ہو روشن یقیں کا دل میں چراغ

کہتا تھا دِلِ شب عاشقے با بانگِ چنگ و رود و دُف
ڈھونڈے عبث کیوں بحر میں گوہر تو رکھتا ہے بکف

یہ نقدِ عمر ہے خوب، خوش کر صَرف اندر راہِ حق
اب لہو و بازی میں عبث ہرگز نہ کر اس کو تلف

پیدا کیا عالم سبھی، انسان کی خدمت کے لیے
انسان کو عرفاں لیے واہ شان و عزّ واہ شرف

گر آدمی زادہ ہے تو، کر آدمیّت اختیار!
خلف الرشید ہووے گا تب ورنہ رہیگا ناخلف

مائل نہ ہو سوئے خواب و خور، روشن چراغِ عقل کر
حیواں نہ ہو حیواں کی ہر دم نظر سُوئے علف

ہر قول میں ہر فعل میں پیرو ہو اہلِ دین کا!
راہ راست ہے بیشک وہی جس راہ چلے اہلِ سلف

Marfat.com

اے قادری خوش دل ہو اب کیا خوف ہے والی ہے جب
نائبِ محمد مصطفٰے حضرت علیؓ شاہِ نجف

خوشتر ہے عاشقاں لئے جور و جفائے عشق
نعمائے دو جہاں سے ہے بہتر بلائے عشق

ہے فرشِ خاکی بسترِ سنجابِ عاشقاں
عریانی و برہنگی بس خوش ردائے عشق

دنیا و عاقبت سے ہیں عشاق یک طرف
بیگانہ ہر دو کون سے ہے آشنائے عشق

تکلیف راہِ عقل کی ہے عاقلا عبث
اس کو جو زیرِ حکم ہے فرمانروائے عشق

ظاہر ہیں گرچہ خستہ و بے برگ و ساز ہے
شاہنشہِ زماں ہے بباطن گدائے عشق

ممکن نہیں جو تیرہ کرے حُبِّ غیر کی
حاصل ہو جبکہ قلب کو نور و ضیائے عشق!

لازم ہے قادری جو کرے مثل عاشقاں!
ساری متاعِ ہستی کی فوراً فدائے عشق

بہ بزمِ عاشقاں کہتا تھا اِک شیب عاشقِ صادق
یہ نادر نکتہ بس دلکش ہو المعشوق و العاشق

حقیقت واحد ہے ظاہر مظاہر واجب و امکان!
ہوا اس بات سے ظاہر ہو المخلوق و الخالق!

شنید اول ہے ثانی دید آخر بود اے پیارے
یقیں کے تین یہ درجے بہ نزدِ عارفِ صادق

Marfat.com

الظاہر ہوالباطن مبیّن عدم غیریت اگر تم غیر کو موجود سمجھو یہ نہیں لائق

میں ہوں گرنارسا اے قادری لیکن نہیں کچھ غم
جناب غوثِ اعظم سے مجھے امید ہے واثق

شاہِ جنوں کس ناز سے سوئے ملکِ دل با خوش لٹک
تشریف لائے دیکھ اے عقل باہر کو سرک
"میں تو" جو ہے ساماں تیرا ہوگا ابھی برباد سب
اور دنگ ہو جائے گی تو دیکھے گی جب اسکی جھلک
اب جاکے اندر مے کدہ پی کر شراب بے خودی
چھوڑوں گا ننگ و نام کو یہ زہد و تقوے کب تلک
تسبیح کو ڈاروں ہاتھ سے، جاروں مصلّے آگ سے
میں عاشقِ بدنام ہوں جا زاھدا سر کو پٹک
اے غوث اعظم ذوالعلا ہے قادری تیرا گدا
ہر وقت تم کرتے مدد، ہر دم تمہاری ہے کمک

Marfat.com

سختی سے راہِ عشق کے ہرگز نہ ہو تو تنگ — یہ عشق ہے اسکا کار ہے گہ صلح گاہ جنگ
یہ وقت بس عزیز ہے مت اس کو ضائع کر — مشغول اصل کار ہو ہرگز نہ کر درنگ
مطلوب عاجزی ہے یہاں چھوڑ کر غرور — کر اختیار عجز کو مت ہو تو شوخ و شنگ
یہ وہم فرق کرتا ہے بے رنگ رنگ ہیں — گر دیکھیں نظرِ فکر سے بیرنگ ہے عین رنگ

اے قادری اب آگے نہیں جائے دم زدن
خاموش ہو کہ ہو گئی اب عقل و ہوش دنگ

عارفِ حق حق نما ہیں حضرتِ عبد الرسول! — رہبرِ راہِ مصطفےٰ ہیں حضرت عبد الرسول
عالمِ علمِ علیؓ نائب شہ جیلاں کے ہیں، — آفتابِ اوجِ ھُدا ہیں حضرت عبد الرسول
خاص خادم ہیں جناب شہ غلام غوث کے — عارفوں کے پیشوا ہیں حضرتِ عبد الرسول
صاحبِ شرع و طریقت و حقیقت رہنما — معرفت میں پُر رسا ہیں حضرت عبد الرسول
مظہرِ کامل ہیں جامع واجب امکان کے — باطن حضرت عما ہیں حضرت عبد الرسول
معدنِ انوار ہیں اور مخزنِ اسرار ہیں — کیا کہوں سرِّ خدا ہیں حضرتِ عبد الرسول

قادری مدح و ثنا کا کب تجھے امکان ہے
برتر از مدح و ثنا ہیں حضرتِ عبد الرسولؐ

Marfat.com

ہوش کر اے دل کہ اب ہے وقتِ تحصیلِ کمال
جب گزر لو وقت خوش پھر ہاتھ آنا ہے محال

فکرِ ماضی ہے غلط اور خیالِ آئندہ عبث
باندھ لے اب کمرِ ہمت اور غنیمت بوجھ حال

وہمِ ہستی ہے پیارے موجبِ بُعد و فراق
گر تو گم ہووے تو ہو فوراً تجھے قربِ وصال

طیرِ بالا تر ہو تیرا عالمِ ملکوت سے
جب ہو یہ آئینہ دل صاف از زنگِ خیال

ترکِ دنیا سے تجھے حاصل ہو عیشِ جاوداں
حبِ دنیا میں ہے رنجِ دائمی اے خوش خصال

دستگیری سے مجھے اے نور احمدؐ قادری !
ہر صور ہر ہر مظاہر میں دکھا اپنا جمال

عشق میں جبکہ پھنسا دل ہائے دل افسوس دل
دین و دنیا سے گیا دل ہائے دل افسوس دل

جا بجا ڈھونڈا نہ دیکھی اس کی خاکستر کہیں
کیسی آتش میں جلا دل ہائے دل افسوس دل

کیا کروں تدبیر ہم سے ہائے بیگانہ ہوا
وہ قدیمی آشنا دل ہائے دل افسوس دل

دامِ کون اندر پھنسا کیوں کس لیے کس واسطے
مرغِ باغِ کبریا دل ہائے دل افسوس دل

وہم باطل غیر سے کر صاف دل کو قادری
کیوں کہ ہے عرشِ خدا دل ہائے دل افسوس دل

Marfat.com

نفسانی لذائذ کی طرف مت ہو تو مائل
عامل عمل نیک ہو اے نیک خصائل!

ہے نیک عمل صحبتِ انسان مکمل
تحریر نہ ہو سکتے ہیں صحبت کے فضائل

خطرات سے دل صاف ہو صحبت کے اثر سے
اور حاصل ہو دیں سارے کمالات و جلائل

ہر شان میں بے پردہ عیاں جلوۂ جاناں!
یہ وہم جو باطل ہے تیرا پردہ ہے حائل

ہے واجب امکاں میں عیاں ہستئ واحد
سچ ماننا ہے اس کو جو ہے نیک شمائل

گر اس میں تجھے شک ہے تو شک دور ہو جائے
گر دیکھے یقین سے تو بزرگوں کے رسائل

ہر ایک پہ ہے فیض تیرا اے شہِ جیلاں رضؓ
اب قادری ہے آپ کے دروازہ پہ سائل

فیضِ عام آپکا ہے اے شہ غوث الاعظم
آپ کے در کا گدا ہوں نظر ہے فیض و کرم

آپ کے دوش اوپر ہے قدم شاہِ رسل صلعم
اس سبب سارے ولی آپ کے ہیں زیرِ قدم

قطب الاقطاب ہوئے اور غوث ہو ثقلین کے تم
ہیں غلام آپ کا پابند ہوں در بندِ الم

آپ کی ذات میں ہے سرّ خدا کا ظاہر
آپ کو خاص نیابت ہے رسولِ اکرم صلعم

تم ہو خورشید ہدایت کے فلک پہ بیشک
مضطرب بے سر و ساماں ہوں گم کردہ رہ ہم

استقامت برہِ راست عطا کر مجھ کو،
اِلتجا میری یہی ہے .. یہی مانگوں ہر دم

Marfat.com

میرے دل کو نظرِ پاک عطا کر ایسی ! — دیکھے تشبیہ اور تنزیہ کو یک جا باہم
خاص مے اپنی سے گر جرعہ عطا فرماؤ — وہم ہستی کا مٹے اور نہ رہے خوف عدم
قادری کب تجھے امکاں جو کرے مدح و ثنا
بے زبان بیان سے گنگ عاجز ہے لکھنے سے قلم

دم بدم کرتے ہیں سجدہ پیر مے خانے کو ہم — پیتے ہیں مے شوق سے بھر دل کے پیمانے کو ہم
حضرت دل میں ہے دیکھا جب سے حسن روئے یار — سمجھتے ہیں خاص بیت اللہ اس خانے کو ہم
نشہ وحدت کا ہوا ہے ہم پہ غالب اس قدر — فرق کر سکتے نہیں از خویش بیگانے کو ہم
عالم ملکوت کو پیدا کیا طاعت لئے — عشق کی آتش میں یارو بنائے جل جانے کو ہم
قادری فرمان حضرت ہے مریدی لا تخف
خوف کیا ہے جبکہ مانا شاہ کے پروانے کو ہم

اندر طلب یار کئی بار گئے ہم — ہم آپ ہی تھے جس کے طلب گار گئے ہم
آسان سے حاصل ہوئی تب عشق کی بازی — جب اپنی متاع ہستی کے سب ہار گئے ہم
سرمست اور سرشار ہوئے ایک نظر سے — جب ساقیٔ سرمست کے دربار گئے ہم

Marfat.com

تب دے جل ہوا محفلِ عُشاق میں جس دم
کونین سے ہو فارغ و بے کار گئے ہم

فرمایا کہ اوّل تُو گزر اپنی خودی سے
دیدار کو جب بر درِ دل دار گئے ہم

صد شُکر کہ جب قدم رکھا عشق کی راہیں
نہ در پئے تسبیح نہ زُنّار گئے ہم

حضرت کے وصی حضرت علیؓ والی ہمارے
اے قادری قُربان ہُوئے بلہار گئے ہم

ساقی نظرِ مست سے سرشار ہوئے ہم
کیا فیض ہے سرکار کا بلہار ہوئے ہم

تب کارِ محبت کا سرانجام ہُوا خوش
ہر کار سے جب فارغ و بیکار ہُوئے ہم

بس دیر رہے ہم طلبِ یار میں سوزاں
جب آپ سے ہم گزرے تو خود یار ہُوئے ہم

ہوئی وحدت کثرت میں عیاں ہستیٔ واحد
جب سرِّ حقیقت سے خبردار ہُوئے ہم

جب نظرِ تفکّر سے گئی حضرتِ دل میں
اے قادری تب محرمِ اسرار ہوئے ہم

کیا کہیں تجھ کو ہم جو کیا ہیں ہم
سرِّ حق ، نورِ مصطفےٰ ہیں ہم

عالمِ امر و خلق سے برتر
باطنِ حضرتِ عما ہیں ہم

Marfat.com

گرچہ ظاہر میں ہیں گدا صورت　　لیک باطن میں بادشاہ ہیں ہم
نہ خلائی ہیں ہم نہ دہریہ　　حق پرستوں کے آشنا ہیں ہم
حُسن اپنے کے ہم ہیں خود عاشق　　آپ ہی اپنے دل رُبا ہیں ہم
صُنع حق کا ہے عالم آئینہ　　صاف آئینہ حق نما ہیں ہم

قادری فیضِ نورِ احمدؐ سے
شاہِ جیلان کے گدا ہیں ہم

ہوالاوّل ہوالاٰخر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم
ہوالباطن ہوالظاہر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

وہی ہے وحدت وکثرت وہی ہے صورت ومعنیٰ
وہی بھیتر وہی باہر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

نفخت فیہ من روحی دیکھو آدم کی شان اندر
ہوا قرآن ہیں صادر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

وہی دانا وہی بینا، وہی گویا وہی شنوا
وہی ہے حیّ وہم قادر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

Marfat.com

وہی ہے علم میں اعیاں وہی ہے عین میں اکواں
وُہی پیدا وہی ساتر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

وہی مشہود وہم شاہد، وہی محمود وہم حامد
وُہی مشکور وہم شاکر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

وہی ہے دلبرِ رعنا وہی ہے عاشقِ شیدا
وہی منظور وہم ناظر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

تمامی نورِ احمدؐ ہے کہاں ہے قادری یارو
وہی خواجہ وہی چاکر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

کوئی سرمست کہتا تھا نہ ہم ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم
بہر صورت وہی پیدا نہ ہم ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم

تجھے گر ہے طلب حق کی قدم رکھ عشق کی راہیں
یہی کلمہ تو پڑھتا جا نہ ہم ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم

وہی معبود باطن میں وُلے ظاہر میں آپ یارے
وہ عابد آپ ہے اپنا نہ ہم ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم

وہی سرمست بیخود ہے وہی مے ارغوانی ہے
وہی ساقی وہی مینا نہ ہم ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم

بحسنِ دلبراں مہوش وہی ہے دل رُبا اپنا
وہی ہے عاشقِ شیدا نہ ہم ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم

بلند آواز سے مرغِ چمن کہتے تھے گلشن میں
بہ شاخِ گل وُہی گویا نہ ہم ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم

Marfat.com

دیکھو سب نورِ احمدؐ ہے نہیں ہے قادری درمیاں
وُہی خواجہ وُہی مولا نہ ہم ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم

یاغوث الاعظم آپ کے دامن لگا ہُوں میں!
کچھ غم نہیں ہے مجھ کو اگر نارسا ہوں میں
حاجاتِ دو جہاں سے ہُوا ہُوں میں بے نیاز
کس واسطے کہ آپ کے در کا گدا ہوں میں
نہ زہد کچھ کیا ہے نہ کچھ ہو سکا سلوک
امیدوار آپ سے نظرِ عطا ہوں میں
نہ کچھ طمع نہ غرض ہے شاہ و امیر سے
تم شاہِ عالی جناب کے در پہ پڑا ہوں میں
بے حیلہ بے وسیلہ ہوں بیتاب و ناتواں
امداد تم کرو گے میری جانتا ہوں میں
جُز ذات پاک آپ کے میرا نہیں کوئی
دِل سے غلام آپ کی سرکار کا ہوں میں
ہر وقت کہہ رہا ہے یہی دل سے قادری
یاغوث الاعظم آپ کے دامن لگا ہُوں میں

صبحدم پڑی کانوں میں یہی صدا تو اور نہیں پیا اور نہیں
پیا اپنا اپنے آپ میں پا تو اور نہیں پیا اور نہیں
ہو معکم میں گر غور کریں بیشک یہی ثابت ہوتا ہے
وفی انفسکم میں یہی ایما تو اور نہیں پیا اور نہیں
انا من نور اللہ قول نبیؐ گر فکر کی نظر کریں اس میں
پھر غیر کہاں اور کون سوا تو اور نہیں پیا اور نہیں

Marfat.com

اے مطربِ محفلِ یکتائی سر دفترِ دانش و دانائی — یہی تار بجا یہی نکتہ سنا تو اور نہیں پیا اور نہیں
یہ طلب تیری ہے نادانی تو آپ ہی اپنا ہے جانی — دیوانہ نہ ہو اب مان کہا تو اور نہیں پیا اور نہیں
جب غیر نہیں پھر کیسی نفی کیوں آتشِ وہم میں جلتا ہے — بیفائدہ آپ کو تا بہ نہ جلا تو اور نہیں پیا اور نہیں

اے قادری جو کوئی شائق ہے رہِ عشق میں کامل و فائق ہے
ورد اس کا یہی ہے صبح و مسا تو اور نہیں پیا اور نہیں

کُلُّ شَیءٍ ہَالِکٌ قرآن میں پڑھا ہے کہ نہیں — محض نابود و عدم غیر ہوا ہے کہ نہیں
من و تو سے جسے کہتے ہیں منزّہ پیارے — غور سے دیکھ وہی ما و شما ہے کہ نہیں
حق کا جب امر ہو الظاہر و الباطن ہے — سمجھنا آپ کو موجود خطا ہے کہ نہیں
اپنی ہستی سے گزر جس نے کی اے پیارے — گر انا الحق کہے پھر اس کو روا ہے کہ نہیں

ذاتِ حق واحدِ یکتا ہے نہیں ضد اس کی
قادری دیکھ ملا ضد علا ہے کہ نہیں

جلوۂ یار عیاں ہے کہیں اغیار نہیں — ارتفاعِ غیر کا پھر کرنا تو درکار نہیں
ثَمَّ وجہ اللہ ہے امر اللہ کا قرآن اندر — جس طرف دیکھو بجز رویتِ دیدار نہیں

Marfat.com

متفق اس پر ہیں سب غیر ہے ازلی معدوم — گر عدم کو تم عدم سمجھو تو دشوار نہیں!
جو کہ موجود ہے ہرگز نہیں یہ غیر وجود — نکتہ نادر ہے وہ لیے محرم اسرار نہیں!
کلمۃ الحق سے جو انکار کرے وہ جانے — اُس سے کچھ بحث نہیں حاجتِ تکرار نہیں
آبِ فکرت سے کرو گلشنِ دل کو سرسبز — ایسی کونین میں کوئی گلشن و گلزار نہیں

قادری طول کلامی سے نہیں کچھ حاصل
اِس سے اب آگے تو کچھ حاجتِ اظہار نہیں

نشاں بیں عیاں بے نشاں دیکھتا ہوں — بلا ریب شک بے گماں دیکھتا ہوں
نہیں لامکانی میں کچھ شک ولیکن — مکیں اُس کو ہر ہر مکاں دیکھتا ہوں
علیم و سمیع و بصیر و قدیر ہے — کلیم اس کو در ہر زباں دیکھتا ہوں!
بطون و ظہور ہے حقیقت کا جلوہ — نہ عالم کو کچھ درمیاں دیکھتا ہوں
ہمہ شان واجب جو ہیں طورِ امکاں — وہ انسان میں سب عیاں دیکھتا ہوں

جدھر قادری دیکھتا ہوں نظر کر
بجز نورِ احمد کہاں دیکھتا ہوں!

Marfat.com

طالبِ یار ہو تم تم ہو سوا یار کہاں
نکتہ نادر ہے ولیکن دلِ بیدار کہاں

جلوۂ حُسن عیاں سے ہے عیاں ہر ہر سُو
اہلِ بینش ہے کہاں صاحبِ اَبصار کہاں

زاہد ہے زُہد میں خوش عابد عبادت اندر
عاشقِ سوختہ جاں فارغ و بیکار کہاں

حضرتِ انسان کو کہتے ہیں کہ ہے سرِّ خدا
اِس میں کچھ شُبہ نہیں محرمِ اسرار کہاں

کہتے ہیں آپ کو ایثار کرو بر سرِ یار
میری ہستی کے متاع لائقِ ایثار کہاں

سیر زاھد کا کہاں طیر کہاں عارف کا
پشۂ لنگ کہاں ہُدہُد طیّار کہاں

قادری فیض ہے عام آپ کا سب عالم پر
غوثِ اعظم شہِ جیلان سا دربار کہاں

عشق نے دل کو ستایا کیا کروں کس سے کہوں
مست و دیوانہ بنایا کیا کروں کس سے کہوں

مے نہ تھی پیالہ میں ساقی آتشِ جانسوز تھی
پیتے ہی مجھ کو جلایا کیا کروں کس سے کہوں

نہ رہا کچھ اثرِ ہستی اور نہ علمِ نیستی
مُطرِبا کیا خوش سنایا کیا کروں کس سے کہوں

طائرِ گلزارِ وحدت دل تھا، لیکن عشق نے
دامِ کثرت میں پھنسایا کیا کروں کس سے کہوں

رنگ میں بیرنگ ظاہر، ہر نشاں میں بے نشاں
قطرہ میں قلزم سمایا کیا کروں کس سے کہوں

آپ انا احمد کہا ہے آپ ہی میرا آپ کو
عبدہٗ کہہ کر چھپایا کیا کروں کس سے کہوں

Marfat.com

جب کہ پایا پیر کامل نورِ احمد قادری
کیا کہوں پایا سو پایا کیا کروں کس سے کہوں

کس لئے حیرت زدہ ملے دلِ حیران تو
عاشق بے جان توئی دلبر و جانان تو

جب عرف النفس کا بدل ہے عرفانِ حق
ہوش میں آ غور کر آپ کو پہچان تو

نسخۂ وحدت توئی معدنِ کثرت توئی
معنی وصورت توئی، جامع ہر شان تو

عالمِ صورت کے بیچ جو کہ صُوَر ہیں عیاں
جملہ جو آیات ہیں، لیک چو قرآن تو

قمری حیران توئی، سروِ خراماں توئی
بلبلِ نالاں توئی تو گلِ خندان تو

مے کدہ و مے توئی، جام و صراحی توئی
مست و صبوحی توئی ساقیِ مستان تو

قادری کیوں کر نہ ہو نظم تیری دل پذیر
شاہِ نجف کا ہوا جب کہ مدح خوان تو

دکھایا عشق نے کیا کیا اہا ہا ہا اوہو ہو ہو
کہوں میں کیا جو کیا دیکھا اہا ہا ہا اوہو ہو ہو

دیکھا تنزیہ کو تشبیہ میں اور معنی بیچ صُورت کے
نشاں ہیں بے نشاں پیدا اہا ہا ہا اوہو ہو ہو

دیلبہ جس کو حضرتِ عشق نے پرواز اے پیارے
ہوا ہے عرش فرشِ پا اہا ہا ہا اوہو ہو ہو

Marfat.com

پیالہ آتشِ مے کا عجب ساقی دیا مجھ کو جلا سب رنجِ ہستی کا اہا ہا ہا اہو ہو ہو

مُربّی نور احمد شاہ غلام ہے قادری اُس کا
فہے خواجہ نے ہے مولا اہا ہا ہا اہو ہو ہو

دیکھا چاہے جو کہ ظاہر حضرتِ رحمان کا دیکھے وہ چشمِ یقین سے حضرتِ انسان کو
قل ہو اللہ احد پڑھ شرک و شک سے پاک ہو راہ سید ھا ہے چلا جا بلدۂ ایمان کو
کُنتُ کنزاً کو سمجھ لے خوب اس میں غور کر ہمتِ مردانہ کر ہو مستعد عرفان کو
صاحبِ تحقیق جو ہیں سمجھتے ہیں بگماں ہستیٔ واحد کا مظہر واجب و امکان کو

ظاہر و باطن میں ہم اے نور احمد قادری
دل کے ہاتھوں بیچ پکڑا ہے تیرے دامان کو

شتاب ساقی ذرا آتشِ مے پیالہ پُر کر پلا دے ہم کو حجاب میرا ہے ہستی میری کرم سے جلدی جلا دے ہم کو
ہم آئے وحدت سے ہوئے کثرت تیرے درس کے لیئے پیارے اٹھا کے گھونگھٹ ہر مظاہر جمال اپنا دکھا دے ہم کو
ہماری آنکھیں کرو ایسی روشن جو دیکھوں ہر طرف محسن تیرا ہر ایک منہ اور زبان سے پیارے کلام اپنی سنا دے ہم کو
بوقتِ صبح بصد تضرع سوال ہم سے کیا یہ دل نے عبث ہے دوری کا وہم باطل وہو ہو معلم پڑھا دے ہم کو

Marfat.com

نہیں ہے موجود غیر اللہ مبین اس کا ہے قُل ہُوَ اللہ
بشکلِ عالم ہے کون پیدا اے **قادری** یہ بتا دے ہم کو

اے دِل تو راہِ عشق میں مردانہ ہو مردانہ ہو
قربان کر اپنی جان کو جانانہ ہو جانانہ ہو

تو حضرتِ انسان ہے لازم تجھے عرفان ہے
ہرگز نہ تو حیوان سا دیوانہ ہو دیوانہ ہو

ہر غم سے تو آزاد ہو، خورسند ہو اور شاد ہو
ہر دو جہان کے فکر سے بیگانہ ہو بیگانہ ہو

کر ترکِ زُہدِ زاہدا مجلس نشیں رِنداں کا ہو
دیوانگی سے درگزر، فرزانہ ہو فرزانہ ہو

میں تو کا منشا عقل ہے لازم ہے تجھ کو **قادری**
پی کر شراب بیخودی مستانہ ہو مستانہ ہو

ہو الموجود والواجد عدم ہے ماسوا یارو
ہو المشہود والشاہد، عدم ہے ماسوا یارو

وُہی معبود باطن میں ہے اِس میں شک نہیں ہرگز
وہی ظاہر میں ہے عابد عدم ہے ماسوا یارو

کرو تم قصد عرفاں کا پر نیت دل میں یہ رکھنی
ہو المقصود والقاصد عدم ہے ماسوا یارو

یہ جو ہے عرش سے تا فرش تک یا ماوراِ اس کے
یہ سب ہے ہستیِ واحد عدم ہے ماسوا یارو

وُہی محمود ہے اے **قادری** در حضرتِ واجب

Marfat.com

وہی ہے کون ہیں حامد علم ہے ماسوا یارو

ہوالواحد ہوالموجود جانو ہوالشاہد ہوالمشہود جانو
دل و جان سے کرو تم حمد لیکن ہوالحامد ہوالمحمود جانو
عبادت فرض ہے اُمّا بلاشک ہوالعابد ہوالمعبود جانو
کرو تم قصد کارِ خیر ہر دم ہوالقاصد ہوالمقصود جانو
یہی ہے اس سے مطلب قادری کا
کہ یارو غیر کو نابود جانو

ساقیا! کیا پلا دیا مجھ کو پیتے پیتے جلا دیا مجھ کو
نہ خبر اپنی ہے نہ عالم کی مست بے خود بنا دیا مجھ کو
مٹ گیا نقشِ کثرتِ وہمی نورِ وحدت دکھا دیا مجھ کو
جب ہوئی شاہِ عشق کی رحمت دل میں دلبر لبھا دیا مجھ کو
کلمہ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ خوب ظاہر بتا دیا مجھ کو
جب دکھایا جمال جاناں نے وہیں فوراً گما دیا مجھ کو

Marfat.com

قادری شاہ نورِ احمد نے
کیا کہوں کیا سمجھا دیا مجھ کو

تم جس کو طلب کرتے ہو وہ حاصل ہے یارو
مت خواہشِ تحصیل سے بات اپنی بگاڑو

ہے شرط کرو فکر سے تم آپ کو تحقیق!
یہ کس نے کہا تم کو کہ تم آپ کو جارو

ممکن ہی نہیں ممکن ہو موجود بخارج
پھر کون ہو تم آپ ہی منصف ہو بچارو

قرآن میں آیا ہے ہوالظاہر و باطن،
منظورِ نظر کون ہے اے دیکھنے ہارو

ہر صورت و ہر شان میں ظاہر نظر آئے
گر سُرمہ مازاغ کو تم آنکھوں میں ڈارو

اِس عشق کی بازی کو اگر چاہتے ہو پانا
سب اپنی متاعِ ہستی کی یکبارگی ہارو

ہے قادری کی عرض یہی اے شہِ جیلاں
میں آپ کا ہوں آپ مجھے پار اتارو

بنایا مطرب نے مست شیدا یہ تار کیسی بجا کے ہم کو
دکھایا عالم کو کیا تماشا بعام محفل نچا کے ہم کو

مٹایا ہستی کا وہم باطل نہ نیستی کا ہے فکر باقی
بنایا ساقی نے مست ایسا شراب کیسی پلا کے ہم کو

کہاں چھپو گے نہ چھپ سکو گے کہ اب ہے چھپنا محال پیارے
بہر تعین بہر مظاہر جمال اپنا دکھا کے ہم کو

Marfat.com

ہے مثلِ مرآت ہستی واحد نمایاں اُس میں ہماری صورت
دیکھا ہے حق نے جمال اپنا آئینہ اپنا بنا کے ہم کو

اے قادری شکر کب ادا ہو زہے الطاف نور احمدؒ
کیا ہے آزاد دو جہاں سے غلام اپنا بنا کے ہم کو

ساقیٔ عشق عجب جام پلایا ہم کو
مست کر کے سرِ بازار نچایا ہم کو

زُلفِ پُر پیچ نے گر پیچ میں ڈالا تھا مجھے
غمزۂ چشم نے اک پل میں چھوڑایا ہم کو

نہ رہا اثر خودی اپنی کا یارو باقی
جب خفی سرّ معیت کا سنایا ہم کو

نہ دیکھا ظاہر و باطن میں بجز ہستیٔ حق
جب کہ سرّ بیان حقیقت کا بتایا ہم کو

نہ رہا فکرِ نفی کا نہیں اب قصدِ اثبات
کیا کہوں میں کہ عجب سبق پڑھایا ہم کو

نہ دوئی سوجھے نہ کچھ فکر ہے یکتائی کا
ہوا عجب طرز کا دلوانہ بنایا ہم کو

قادری شکر کہ الطاف شہِ نور احمدؒ
جو کہ پانے سے منزّہ تھا سمجھایا ہم کو

اے ساقیٔ سرمستانِ کیف ایسی پلا مجھ کو
بے کیف کا کیف اندر ہو جلوہ نما مجھ کو

محو ایسا میں چاہتا ہوں ہر گز نہ کبھی سوجھے
بیداری و خواب اندر کچھ غیر و سوا مجھ کو

Marfat.com

دی محفلِ رنداں میں کہتا تھا کوئی عاشق — یہ حضرتِ انساں ہے آئینہ خدا مجھ کو
جب ہستیِ واحد ہے پیدا و نہاں یارو — پھر عقل کے ہیں تو سے کیا کام رہا مجھ کو
نہیں غیر کا کوئی مثبت جز وہم کے اے غافل! — گر آنکھوں سے دیکھا ہے تو نے تو دکھا مجھ کو
جب ذات و صفت سے نہیں حاصل مجھے کچھ بہرہ — افعال کی پھر نسبت کس طور روا مجھ کو
معدوم ہے جب ممکن پھر کون میں کیا ظاہر
اے قادری اب تو ہی منصف ہو بتا مجھ کو

عطا کی نظر فرماؤ خدارا یارسول اللہ — تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا یارسول اللہ
جمال اپنا دکھاؤ تم مجھے ہر شان میں ظاہر — یہی ہے مدعا قلبی ہمارا یارسول اللہ
تیرا دیدار ہے رؤیت خدا کی بے گماں مجھ کو — یہی ہے مَن رَآنی میں اشارا یارسول اللہ
ہوا ہے لن ترانی امرِ حق موسےٰ پیمبر کو — کیا ہر شان میں تم نے نظارا یارسول اللہ
تیرے رتبہ سا نہیں رتبہ کسی کا انبیاؤں میں — تمہیں ہو پیشوا ہر انبیا را یارسول اللہ
تمہاری ذات عین نورِ حق ہے شک نہیں اس میں — تمہارے نور سے عالم ہے سارا یارسول اللہ
کرو بر حالِ زارِ قادری نظرِ عطا للہ
غلام ہوں میں جنابِ آلِ عبا را یارسول اللہ

Marfat.com

بے نشاں جامع ہر شان ہے اللہ اللہ — پھر وہ الآن کما کان ہے اللہ اللہ
عین اسم اسم میں ہے عین میں ہے عین کا عین — حضرتِ کون ہیں اکوان ہے اللہ اللہ
باطنِ انسان کا ہے جس کو اَحد کہتے ہیں! — حق کا ظاہر یہی انسان ہے اللہ اللہ
سمجھتا نہیں وہ کبھی غیرِ خدا کو موجود — جو کوئی صاحبِ عرفان ہے اللہ اللہ
دولتِ عرفان سے بہرہ نہیں جس کو حاصل — وہ تو انساں نہیں حیوان ہے اللہ اللہ
تا ابد مست رہوں ایسا ہوں سرمست — ساقیا کیا تیرا احسان ہے اللہ اللہ

نورِ احمد ہے نہیں قادری ہرگز یارو
اپنا تو دیں یہی ایمان ہے اللہ اللہ

پلایا جس کو حضرتِ عشق نے ساقی ہو پیمانہ — ہُوا وہ کار و بارِ دو جہاں سے خوب بیگانہ
بنظرِ فکر کر دل میں نظر اے طالبِ حیراں — عبث گردش نہ کر دردشت و کوہ، مانند دیوانہ
خودی کے وہم باطل کو فقط دل سے اُٹھانا ہے — نہ کچھ کھونا نہ پانا ہے نہ جلنا ہے نہ مرجانا
کئی سرمست ہوتے ہیں پیالے پی کے ساقی سے — ولے کافی مجھے یارو نگاہِ چشمِ مستانہ

خدارا اے شہِ جیلاں گدا ہے قادری تیرا
وہ بے بس ناتواں اس پر کرو الطاف شاہانہ

Marfat.com

رہبر و ہادیٔ راہِ خدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
کاشفِ سرِ توحیدِ خدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

بالکل دل سے کفر اٹھا دے شرک اور شک کو صاف جلا دے
ایسی ہے نعمتِ عظمیٰ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

با معنی گر ذکر کرو تم معنے ہیں پھر غور کرو تم
غیر کہاں اور کون سوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ذاکر کے سب کارِ سوارے باطل وہم مٹا دے سارے
حق کلمہ ہے حق نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ذات صفات کا بھید بتا دے کثرت میں وحدت دکھلا دے
دل کو بخشے نور و ضیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

افضل الذکر نبیؐ نے کہا سب اذکار کا ہے منشا
قادری ہے کیا خوب پتا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ہوئی حضرتِ عشق کی کیسی عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
میری ہستی سے سر مو نہ رہا سبحان اللہ سبحان اللہ

وہم غیر کا جبکہ مٹا دل سے تب کثرت کے آئینہ میں
ہوا شاہدِ وحدت جلوہ نما سبحان اللہ سبحان اللہ

وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ قرآن میں امر خدا کا ہے
پھر کون ہے تو درمیان بھلا سبحان اللہ سبحان اللہ

کبھی اَنَا اَحْمَدُ بے میم کہا کبھی اَنَا عَرَبٌ بے عین پڑھا
پھر عبدہٗ کہہ کر خوب چھپا سبحان اللہ سبحان اللہ

مقبولِ جنابِ نبی و علی منظورِ جنابِ شہِ جیلاں
نور احمد قادری پیر میرا سبحان اللہ سبحان اللہ

Marfat.com

دو عالم سے کیا فارغ پلا لبریز پیمانہ / زہے ساقی زہے مینا زہے پُر نور مے خانہ

ارسطو یا کہ افلاطون سا گر ہووے فرزانہ / نگاہِ مست ساقی سے وہ ہووے پل میں مستانہ

تمنا سب مٹیں دل سے نہ کوئی آرزو باقی / گدائے بے نوا پر جب ہوئے الطاف شاہانہ

اگر آدم ہے تو موصوف ہو، اوصافِ آدم سے / دل اپنا پاک کر عاداتِ حیوانی سے مردانہ

جب شاہِ عشق نے تشریف فرمائی بملکِ دل / ہوا راہِ عدم اندر قدم زن عقل کا تھانہ

تیری بصر اور بصیرت سے اٹھے گر گردِ غیریت / بہر سو آشنا دیکھیں نہ دیکھیں غیر و بیگانہ

جناب نور احمد قادری ہیں راہبر ہادی
ادا ہو کس طرح ایسے ولی نعمت کا شکرانہ

دوشِ ساقی نے مجھے جام پلایا واہ واہ / میری ہستی کا سبھی رخت جلایا واہ واہ

آمد آمد جو سنی شاہِ جنوں کی فوراً / عقل نے جانے کو کیا قدم اٹھایا واہ واہ

جسم و دل بلکہ میری جان، ہوئی رقص کناں / مطربا! نغمۂ خوش کیسا سنایا واہ واہ

عشق کے لطف کا کب شکر ادا ہو ہم سے / رنگِ بیرنگ بہر رنگ دکھایا واہ واہ

بر سرِ یار کیا آپ کو جس نے ایثار / اپنے دلدار کو پھر آپ میں پایا واہ واہ

گرچہ باطن میں ہے بے نام ولے ظاہر میں / دیکھو بہر نام سے کیا سر کو اٹھایا واہ واہ

Marfat.com

قادری شکر ہے لازم ہو شہِ نورِ احمدؐ
لطف سے تجھ کو غلام اپنا بنایا واہ واہ

کیا مزہ چاشنیٔ عشق چکھایا واہ واہ — ہستی اور نیستی سے ہم کو چھڑایا واہ واہ
نہ خوشی وصل کی باقی ہے نہ اندوہِ فراق — قرب اور بعد کا اندیشہ مٹایا واہ واہ
صاف آئینہ سا کر کے میرے دل کو یارو — حسنِ معنی کا پھر صورت میں دکھایا واہ واہ
عین اور غیر میں اب فرق نہیں کچھ ہوتا — کیا عجب طور کا دیوانہ بنایا واہ واہ

قادری کیا کہوں الطافِ شہِ نورِ احمد
جو دکھایا سو عجب جو کہ سنایا واہ واہ

نشان و بے نشاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے — مکان و لامکاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
وہی وحدت میں ہے یکتا وہی کثرت میں بے ہمتا — نہاں و ہم عیاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
وہی اسم و مسمیٰ ہے وہی ہے صورت و معنی — عیاں کون و مکاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
وہی اعیان میں ساتر وہی اکوان میں ظاہر — مثال و جسم و جاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
نہیں موجود کچھ پیارے سوا ذاتِ محمدؐ کے — کہ ہستی کی دکاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے

Marfat.com

وہی منشا ولایت کا نبوّت اور رسالت کا — ہویدا جملہ شاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
ز وقتِ حضرتِ آدم تا بعہدِ حضرتِ احمدؐ — بہ شانِ مُرسلاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
زمبداءِ ولایت تا بخاتم رہبر و ہادی — بہر دور و زماں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
ورائے عرش سے تا فرش تک ظاہر بہر مظہر — نگاہِ عارفاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
جو ہو گزرا اور ہے موجود یا جو کچھ کہ ہووےگا — یقینِ کاملاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے

نہ سمجھو یہ زبانِ قادری سے نظم آرائی
کلام و ہم بیاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے

ہر شان میں عیاں ہے جمالِ محمدؐی — اعیانِ طسّ عینِ کمالِ محمدؐی
ارواح تمام مظہرِ رُوحِ محمدؐی — اصلِ ہمہ مثال مثالِ محمدؐی
اجسام کا ظہور ہوا اُس کے جسم سے — صلوٰۃ بر محمدؐ آلِ محمدؐی
حاجت نہ کچھ رہی اُسے آبِ حیات سے — جس نے پیا ہے جامِ زلالِ محمدؐی
جو انبیا کرام ہیں اور اولیا تمام — سب پر ہے عام فیض و نوالِ محمدؐی
بیشک ہوا ہے رویتِ دیدارِ حق اُسے — دیکھا ہے جس نے پاک جمالِ محمدؐی

لولاک اُس کی شان میں آیا ہے قادری

Marfat.com

مازاغ ہے مُبیّنِ حالِ محمدی

یاغوث الاعظم قطبِ مدار مجھ عاجز کو بھیکھ ملے — سب ولیوں کے تم سردار مجھ عاجز کو بھیکھ ملے

نائب خاص نبیؐ کے ہو تم وارث شاہِ علیؓ کے ہو تم — واہ سانچی تیری سرکار مجھ عاجز کو بھیکھ ملے

ایسا مجھ کو بھیکھ دلانا مٹ جائے سب کھونا پانا — تیری ثانی نہیں کوئی داتار مجھ عاجز کو بھیکھ ملے

مئے وحدت کا جام پلاؤ ایسا مست الست بناؤ — تُو جھے نہ کوئی غیر نہ یار مجھ عاجز کو بھیکھ ملے

وحدت ہو کثرت میں ظاہر معنی ہو صورت میں ظاہر — ایک ہی دیکھوں بیچ ہزار مجھ عاجز کو بھیکھ ملے

ایسی دل کو ملے صفائی فرق اور جمع میں ہو یکتائی — ظاہر ہوویں سب اسرار مجھ عاجز کو بھیکھ ملے

قادری ہوں میرا پکا پیر اتم بن ناہیں کوئی میرا
آن پڑا تیرے دربار مجھ عاجز کو بھیکھ ملے

مظہرِ ذاتِ خدا ہیں نورِ احمد قادری — نورِ النور مصطفٰے ہیں، نورِ احمد قادری

فرق و جمع اندر دکھاتے ہیں حقیقت واحدہ — عالم علم مرتضےٰ ہیں، نورِ احمد قادری

شاہِ جیلاں غوثِ اعظم کے وہ نائب خاص ہیں — قبلۂ شاہ و گدا ہیں، نورِ احمد قادری

عارفِ تشبیہ و تنزیہ محرم اسرارِ حق! — کیا کہوں بس فو العلا ہیں نورِ احمد قادری

Marfat.com

عارفِ حق ہیں بلاشک جو ارادت مند ہیں ! — رہبرِ راہِ خُدا ہیں نورِ احمد قادری
یک توجہ سے پہنچاتے منزلِ مقصود کو — ہادیٔ راہِ خُدا ہیں نورِ احمد قادری
کعبۂ معنی کو پہنچے راہِ صورت سے وہی — یارو! جن کے رہنما، ہیں نورِ احمد قادری
یک نظر سے صاف کرتے دل خیالِ غیر سے — قدوۂ اہلِ صفا ہیں نورِ احمد قادری
رونقِ تازہ ہوئی عالم کو اُن کے فیض سے — معدنِ جود و عطا ہیں نورِ احمد قادری
کیا کروں لکھنے میں کب آتے ہیں اوصاف و ثنا — برتر از وصف و ثنا ہیں، نورِ احمد قادری

قادری کیا غم تجھے اب شکر کر دل شاد ہو
کیونکہ تیرے پیشوا ہیں نورِ احمد قادری

جگا کر عشق نے خوابِ عدم سے — کیا حیراں مجھے کس درد و غم سے
پلا دے جام پُر کر اور چھڑا دے ! — خدا را ساقیا اب ہم کو ہم سے
مرے گر تیر کھا غمزہ کا اے دل! — چھوٹیں گا زلف کے تب پیچ و خم سے
کیا طواف جس نے کعبۂ دل — اُسے کیا حاجت احرام و حرم سے
مُصفّا گر کرے آئینۂ دل ! — یہ اولیٰ ہے ہزاراں جامِ جم سے
فراغِ دل اگر چاہتا ہے پیارے — اُٹھا دل کا تعلق بیش و کم سے

Marfat.com

سُنے عاشق تیری آواز ہردم ! ز ہر ذرہ نہ تنہا زیر و بم سے
زباں سے کب ہووے تقریر احوال لکھا جاتا نہیں ہرگز قلم سے
ہُوا ہے قادری مشہورِ آفاق
جنابِ شاہِ جیلاں کے کرم سے

سنو تم عشق نے دلچسپ عجب نکتہ سنایا ہے پڑھ اَلانسان سری کا پتا کیا خوش بتایا ہے
نفخت فیہ من روحی ہے نازل شانِ آدم میں "لقد کرّم بنی آدم" کلام اللہ میں آیا ہے
فبی یسمع و بی یبصر مُبیّن قربِ انسانی کرم سے خلعتِ فاخر خلافت کا پہنایا ہے
انا احمد بلا میم، انا عرب بلا عین سمجھ اس حکم کے معنے نہ تم سے کچھ چھپایا ہے
وُہی ہے اوّل و آخر، وُہی ہے باطن و ظاہر بہر صورت بہر مظہر جمال اپنا دکھایا ہے
کہیں ہو دلبرِ رعنا کیا ہے نازِ معشوقی کہیں عاشق ہوا آتش عشق میں سینہ جلایا ہے
نہیں ہے خوف اور خطرہ اُسے اے قادری ہرگز
جنابِ شاہِ جیلانی میں جس نے سر جھکایا ہے

عشق نے جو ہے جتایا میرا دل جانتا ہے کیا کہوں پایا سو پایا میرا دل جانتا ہے

Marfat.com

رازِ مخفی ذرّہ ذرّہ کُلفت کئے سب ظاہر ـــ جو دِکھانا تھا دکھایا میرا دل جانتا ہے
یار دیں دیر سے تھا وہم دُوئی میں حیراں ـــ وہم یہ کیسا مٹایا میرا دل جانتا ہے
خویش و بیگانہ نہ سُوجھے ہے ہُوا ہُوں سرمست ـــ کیا نشہ صاف پلایا میرا دل جانتا ہے

قادری شوق سے پڑھ مصرعۂ اوّل ہردم
عِشق نے جو ہے جتایا میرا دل جانتا ہے

عبادت ہو تب خالصاً لِلّٰہ پیارے ـــ تو جب اپنی ہستی سے ہو ویں کنارے
خودی کفر ہے بے خودی عین ایماں ـــ گئے ہیں یہی کہتے عشاق سارے
سعادت شہادت کی ہو اُس کو حاصل ـــ کہ جو آپ کو اوّل از موت مارے
قمارِ محبت میں وُہ بازی پائے ! ـــ جو اپنی متاعِ دِل و جان ہارے
اسے عافیت دائمی ہو میسّر، ـــ نہو جس کو کونین سے کاروبارے
نظر کب کرے سُوئے نعمائے جنّت ـــ کہ جس کو ہووے حُبّ دیدارِ یارے

ہُوئے ہم غلام شہِ نورِ احمد !
نہ ہے قادری بخت یاور ہمارے

Marfat.com

سودائے عشق کے جو خریدار ہو گئے
وہ دو جہاں کے کار سے بے کار ہو گئے

کرتے ہیں جو کہ حضرتِ دل میں نگاہِ فکر
وہ رفتہ رفتہ مطلعِ انوار ہو گئے

حاجت نہ کچھ رہی ہے ہمیں مے سے ساقیا
ہم تو نگاہ تیری سے سرشار ہو گئے

کیا طرفہ ہے مشربِ صافی محققاں،
گر دل میں غیر گزرے گنہگار ہو گئے

نزدیکِ بے خوداں وہی مشرک ہے بے گماں،
بندِ خودی میں جو کہ گرفتار ہو گئے

دل دار پر ہوئے ہیں جو قربان جان سے
انجام کار آپ ہی دل دار ہو گئے

حُبِّ علیؑ ہے مایۂ ایمان قادری
ہم اُس کے نام پاک پر ایثار ہو گئے

جسے دُنیا میں یارو جیتے جی مرجانا آتا ہے
شرابِ وصلِ جاناں کا اُسے پیمانہ آتا ہے

تیرے مے خانہ میں کیا عالمِ مستی ہے اے ساقی
عجب سرمست ہوتا ہے اگر فرزانہ آتا ہے

نہ کچھ رہتا ہے باقی انتظامِ عقل سے ہرگز
جب دل کے ملک میں شاہِ جنوں کا تھانہ آتا ہے

وُہ پہنچے منزلِ مقصود کو اِس عشق کی راہ میں
جو دھو کر زندگی سے ہاتھ کو مردانہ آتا ہے

ہُوا ہوں آشنا جب سے جمالِ دلبرِ رعنا
جدھر دیکھوں نظر مجھ کو نہ کوئی بیگانہ آتا ہے

عجب ہے جوشِ سرمستی کا یارو آج محفل میں
عیاں ہوتا ہے اب بیشک کوئی مستانہ آتا ہے

Marfat.com

تو ہو اے قادری شاداں کہ وہ غارت گر ایماں
پئے تاراج ملک جان و دل ترکانہ آتا ہے

ہر آن میں جلوہ ہے نیا حسن نگار ے،	اس واسطے ہر دم ہیں نئے دل کو ہلارے
ہر ذرہ سے سنتا ہے وہ آواز انا اللہ	آتے ہیں جسے نشۂ وحدت کے ترارے
جب اوّل و آخر ہے وہی ظاہر و باطن	پھر کون ہے اور کیا ہے تو در میاں پیارے
ساقی نے عنایت سے عجب جام پلایا!	بیخوف عدم سے کیا ہستی سے کنارے
اے قادری صد شکر طفیل شہ جیلاں رض
اب شاہ نجف ہوئے مددگار ہمارے

ساقی مئے وحدت کا مجھے جام پلا دے	یہ محض غلط وہم من و تو کا مٹا دے
صورت میں نمودار ہوئے حسن معانی	اور جلوہ بیرنگ بہر رنگ دکھا دے
سنتے ہی تمام عقل میری محو ہو جائے	مطرب کے کہو نغمۂ خوش ایسا سنا دے
عاشق وہی صادق ہے جو اندر رہ جاناں	قربان کرے سر اپنے کو اور جان لٹا دے
اے قادری مقبول وہی شاہ نجف کا

Marfat.com

جو قلعہ اِس خیبرِ ہستی کو گرا دے

سُنایا دوش مطرب نے بجب کر تارِ طنبوری حضوری حق کی تب ہووے کہ ہو جب نفس سے دُوری
کرو ویراں خراب آباد اپنا شہرِ ہستی کا کہ ہے اس شہرِ ہستی کی خرابی عینِ معموری
عبادت گر کرو تم رات دن از بہرِ جنت کے نہیں یہ طاعت اللہ کی سراسر ہے یہ مزدوری
کرامت اضطراری سے سوا شہرت کے کیا حاصل نہ کچھ ہوتا ہے شہرت سے بجز غیرِ مغروری
جو ہووے قادری مقبول اپنے پیر و مرشد کا
وہی مقبول اللہ کا نبیؐ کی اُس کو منظوری

بنایا ساقی نے مست بیخود شراب صافی پلا پلا کے اُٹھایا وہمِ جدائی دل سے ہُو مُحکم پڑھا پڑھا کے
اُسی نے پایا ہے گنج ایسا نہو سکے ہے حساب جس کا حصار اپنی خودی کا توڑا ہے جس نے یار بنا بنا کے
یہ نکتہ خوش دوش عاشق رند کہہ رہا تھا یہ بزمِ رنداں یہ عشق کی بازی پائی جاوے دوکانِ ہستی لُٹا لُٹا کے
اے زاہدِ خشک زہد بے علم ہرزہ کاری ہے ہرزہ کاری بتا کہ کیا تیرے ہاتھ آیا عبث یہ دل کو جلا جلا کے
اے قادری اب خموشی بہتر زبان درازی سے کیا ہے حاصل
ہُوا ہے بدنام بیچ خلقت کے ایسی باتیں سنا سنا کے

Marfat.com

صفا کر دل کو یہ آئینہ بے زنگار کافی ہے — عیاں ہے اِس میں گر دیکھیں جمالِ یار کافی ہے
نہ گزرے غیر کچھ دل میں یہی تصدیقِ قلبی ہے — زباں سے عین بولو تم یہی اقرار کافی ہے
نقابِ جلوۂ جاناں یہی پندارِ ہستی ہے — بتِ پندار کو شمشیرِ لا کی مار کافی ہے
کلام اللہ میں فرمانِ حق اِقْرَاْ کتابک ہے — پڑھو ہر دم کتاب اپنی یہی تکرار کافی ہے
بحکم لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا یارو! — کرو قربان جان اپنی یہی ایثار کافی ہے
سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ ساقی وَ هُوَ مَعَكُمْ کے ساغر میں — شرابِ نَحْنُ اَقْرَبُ پی یہی سرشار کافی ہے
نہیں کچھ غیرِ حق باللہ دیکھو ہر طرف وجہ اللہ! — یہی ہے رؤیتِ اللہ یہی دیدار کافی ہے
خودی کو دور کر پھر خود میں خود کو دیکھنا یارو! — یہی العلم نقطہ ہے زصد طومار کافی ہے

نہ کر آگے بیاں اے **قادری** یہ سرِ پنہانی!
جو اہلِ ہوش ہے اُس کو یہی اظہار کافی ہے

جب عشق نے ہو ساقی مے بیخودی پلائی — بارِ گراں خودی سے حاصل ہوئی رہائی
قرآں میں نَحْنُ اَقْرَبُ باطل ہے وہم دوری! — سمجھو وَهُوَ مَعَكُمْ یارو کہاں جدائی
نورِ جمالِ ربی دیکھو عیاں ہے ہر سُو — فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا، قرآں میں آیت آئی
انساں کے دل میں دیکھو کس طور سے سمایا، — فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَا میں جس کی نہیں سمائی

Marfat.com

وحدت ہے عین کثرت، کثرت ہے عین وحدت — کر دور دل سے پیارے زنگِ دوئی کی چھائی
جب غیر کچھ نہ دیکھیں آنکھیں یہی ہے رُیت — کر صاف غیر سے دِل اس کو کہیں صفائی

مئے صاف کا پیالہ پی قادری پیارے
ساقی کی نوشا نوش ہے مطرب کی تن تنہائی

خدا ہے واحد دیکھا تو کیا ہیں درمیاں پیارے — عدم ہے ماسوا اُس کا تو کیا ہیں درمیاں پیارے
وجود ہے خاصۂ ذاتِ حق نہیں موجود غیر اُس کے — وہ ہے بے ضد بے ہمتا تو کیا ہیں درمیاں پیارے
قرآں میں کل شئیٍ ہالکٌ ہے غور کر اس میں — عدم ہیں جب کے سب اشیا تو کیا ہیں درمیاں پیارے
وہی ہے وحدت کثرت وہی ہے معنی و صورت — وہی پنہاں وہی پیدا تو کیا ہیں درمیاں پیارے

تو کیا ہے درمیاں اے قادری سب نورِ احمد ہے
کہیں بندہ کہیں مولا تو کیا ہیں درمیاں پیارے

ہستی تیری سے جب کہ نہ اک تار مو رہے — میدانِ عشق میں تیری تب آبرو رہے
کر صاف دل کو غیر سے اس کو وضو کہیں — پر شرط ہے پیارے یہ ہر دم وضو رہے
چاہیں نماز پڑھنی تو ہستی سے درگزر — ایسا گزر کہ ہستی کی باقی نہ بو رہے

Marfat.com

لبریز جام بےخودی و محو ساقیا! ایسا پلا کہ باقی نہ کچھ ما و تو رہے
یہی التماس ہے شہِ جیلاں سے قادری
نہیں رہوں نہ یار کی کچھ جستجو رہے

ہستی سے گزر جانا بھلا کام یہی ہے — مذہب یہی، ایماں یہی اسلام یہی ہے
عاشق کے تئیں کرتا ہے معشوق بلاشک — اے عشق تیرا آخر انجام یہی ہے
مئے بیخودی کا بھر کے پلا جام اے ساقی! — الطاف و کرم ہے یہی انعام یہی ہے
جو دیکھنا ہے دیکھ لے جو پانا ہے پا لے — ہے وقت یہی پیارے ہنگام یہی ہے
اے قادری مئے شوق سے بھر دل کا پیالہ
مئے صاف اسے کہتے ہیں اور جام یہی ہے

پیو پیارا تن من ہو یا اب ہم کون کہاویں گے — مانند مجنوں بیخود ہو انا لیلیٰ شور مچاویں گے
زنگ دوئی سے صاف مصفا علم کو آئینہ بنا کر — آپ ہی اپنے آپ کو اپنا حسن و جمال دکھاویں گے
کان ولم یک معہ شیئاً اور الآن کے معنی سمجھ کر — غیر کا باطل وہم پیارے دل سے صاف اٹھا دیں گے
اول پاک منزہ ہو کر اس کثرت موہومہ سے — گم کر آپکو وحدت میں پھر گھٹ گھٹ آپ سماویں گے

Marfat.com

نُور احمد شاہ مُرشد کامِل فیض اُن کا ہے ہر دم شامِل،
قادری ایسے سُندر پیو پر پل پل گھول گھماویں گے

جنونِ عشق سے اب ہم نے آشنائی کی
وداعِ خرد کو کیا عقل سے جُدائی کی

نگاہ کے تیر سے دِلبر نے مُرغِ دِل مارا
ہزار شکر کروں میں میری رہائی کی

نہ ہوش اپنی رہی نہ خبرِ جہاں جس دم
لے چنگ ہاتھ میں چنگی نے تن تنائی کی

دُوئی کے وہم کی جڑک اس کے دل سے صفا اٹھے
کہ جس نے قلزم توحید میں شنائی کی

نہیں ہے خوف و خطر اس کو قادری جس نے
بر آستانِ شہِ بغداد جبہہ سائی کی

بیا ساقی مئے وحدت پلادے
خودی سے اور جُدائی سے چھڑا دے

جو احد احمد کی رؤیت میں کرے فرق
تو اُس کو مَن رآنی پڑھ سُنادے

اگر ہے عبد فرمانِ حضرت
انا احمد کہا کس نے بتادے

بہ تیغِ لا کر اول قتلِ اغیار
پھر دل پر ضربِ الا اللہ لگا دے

ہو الظاہر، ہو الباطن سمجھ لے
عبث ہے وہمِ غیریت مٹادے

Marfat.com

بہ لطفِ آپ نوراحمدؒ قادری کو،
بھر مظہرِ جمال اپنا دکھادے

بادِ صبا نے پھول کھلائے نئے نئے — ہر ایک گل کے رنگ دکھائے نئے نئے
قمری کرے ہے سرو پہ کوکو نئی طرح — مرغِ چمن نے نعرہ سنائے نئے نئے
ہر آن اور طرز سے ہے برق کی چمک — ہر ہر طرف سے ابر ہیں چھائے نئے نئے
آیا ہے ماہ پھاگ اور ہولی کی دھوم ہے — ہر ایک نے ہیں رنگ بنائے نئے نئے
ڈھولک نئی، طنبور نیا اور نئی ستار — مطرب نے خوب ساز بجائے نئے نئے
مینا نیا، شراب نئی کیا کروں بیاں — ساقی نے کیسے جام پلائے نئے نئے

اسرار منکشف ہوئے اسیرِ قادری
مرشد نے جس کو بھید بتائے نئے نئے

کیا جانفزا ہیں جو صبا کے یہ جھولا رے — خوش دیتے ہیں ہر گل کو چمن بیچ ہولارے
آراستہ اور سج رہیں ہر طرف عراقیں — لبریز ہیں سب حوض اور جاری ہیں فوارے
سرسبز اور شاداب ہے ہر چمن و گلستاں — مرغانِ چمن نغمہ میں مصروف ہیں سارے

Marfat.com

اب موسم گل عیش کا ہے وقت اے ساقی! اک جام سے آجائیں گے ہوش مجھ کو تزارے

اے قادری ہر فکر سے بے فکر ہو واللہ
والی ہیں جناب حضرتِ حسنین ہمارے

فارغ ہے دو جہان سے اہلِ مقامِ نیستی شاہ زمین و ہم زماں جو ہے غلام نیستی
نعمتِ دو جہان سے ہے اُسے احتیاج کب جس کو عطا ہو غیب سے دولت تامِ نیستی!
دل ہی ہو جس کے آرزو سیر و عروجِ آسماں لازم ہے اس کے واسطے فکرِ مدامِ نیستی
ہستی سے پاک ہے سَر بسَر عینِ شہود سے بیخبر جس کو پلایا عشق نے جُرعۂ جامِ نیستی
وصف و ثنائے نیستی کب ہو بیاں اے قادری
صبحِ بقا کا بے گماں مطلع ہے شامِ نیستی!

باعثِ عیش و جاوداں محو و فنا و بیخودی موجبِ طیرِ لامکاں محو و فنا و بے خودی
صوفیِ صاف نکتہ داں نکتہ خوش کیا بیاں! شرطِ طریقِ صوفیاں محو و فنا و بے خودی
مذہب دیں عاشقاں یار وہی کیا کروں بیاں مشربِ صافِ عاشقاں محو و فنا و بے خودی
مطربِ خوش نجستہ پے دوش کہا بابانگ نے خوش روشِ قلندراں محو و فنا و بے خودی

قادری بگزر از خودی سالک ہو راہِ بیخودی
کیوں کہ ہے راہ راستاں محو و فنائے بیخودی

جب عشق نے خود ساقی ہو، مے صاف پلائی
تب عقل کی برباد ہوئی ساری کمائی

ہر شان میں دکھلائے مجھے ایک حقیقت
موہومہ دُوئی اور من و تو صاف مٹائی

یہ عین و سِوا وہم ہیں بس تُو ہی ہے پیارے
گر فکر سے تو دیکھے نہ عینی نہ سوائی

کونین کے نقشوں سے منقش نہیں ہوتا
جس وقت کہ حاصل کرے دل خاص صفائی

اِنساں کا جہاں سیر ہے اور طیر ہے یارو!
نہیں عالمِ ملکوت کی اس جا میں رسائی

اے عشق تیرے لطف کا کیا بیان کروں میں
دو کون میری ہستی کی یک بار جلائی

اے قادری عاشق وُہی صادق ہے کہ جس نے
دِل اپنے کو قرباں کیا اور جان گنوائی

لقد کرمنا بنی آدم پھر اس آگے کمال کیا ہے
جب صورت اللہ پہ صورت آدم زیادہ اس سے جمال کیا ہے

یہ عجب وحدت کا اقتضا ہے جو عدمِ مطلق ہو غیر اس کا
بنظرِ انصاف خوب دیکھو کہاں جُدائی وصال کیا ہے

یہ بوالعجب ہے کہ جو ہیں کہتے نفی خودی کی ہے سخت مشکل
عدم کو دل سے عدم سمجھنا بتاؤ اس میں محال کیا ہے

Marfat.com

ہیں نورِ احد کے سب یہ جلوے نقوش سارے بطورِ کثرت تمام نورِ محمدی ہے یہ رُوح و جسم و مثال کیا ہے

وجودِ احد ہے چوں سیاہی تعین اُس کے حروف سارے
بجز سیاہی اے قادری دیکھ جیم کیا ہے اور دال کیا ہے

صنم شائق ہیں ہم تیری لقا کے جمال اپنا دکھا گھونگھٹ اٹھا کے
نہیں کچھ جامِ مے سے اُن کو حاجت کہ جو سرمست ہیں نظرِ عطا کے
جو ہیں آگاہ از سرِّ معیت وُہ کب پابند ہیں ما و شما کے
مٹا دے ساقیا وہم من و تو پیا پے نشۂ وحدت پلا کے
ترے اے عشق ہوں قرباں کہ تو نے جلایا خرمنِ ہستی بنا کے
نہیں نعمائے جنت کے طلب گار دل و جاں سے جو ہیں عاشق خدا کے
نہیں اے قادری کچھ خوف اُن کو
غلام ہیں جو شہِ مشکل کشا کے

پلا دے ساقیا لبریز جامے جلا دے خرقۂ ناموس و نامے
بہار آئی ہے اب سرمستی او لئے میرا اب زہد و تقوے کو سلامے

Marfat.com

مٹیں دل سے سبھی رسم و اضافات
کئے ہیں جو کہ پیدا عقل خامے

نہ سوجھے قرب بُعد وصل و ہجراں
نہ کفر و دین نہ حال و مقامے

نہ قصد نفی نہ علم انتفا کا
نہ بے کامے نہ پابندی بکامے

نہ رہ سوجھے نہ رہبر اور نہ رہرو
نہ عبد و رب نہ خواجہ نہ غلامے

بیاں اے قادری کب ہو زباں سے
یہ رازِ عشق ہے بس ناتمامے

ساقی زروئے لطف ہے کہتا پکار کے
سرمست ہونا لازم ہے موسم بہار کے

سودائے نقد کر لو یہ بازار گرم ہے
ہرگز نہ زاہدا نہ ہو شائق اودھار کے

ہمت سے بازی عالمِ دنیا میں پاؤ تم
کب آخرت کو پاؤ گے تم اب کے ہار کے

آباد شہرِ دل کرو نورِ خدا سے تم
یہ بستی ہستی وہمی کی ساری اُجاڑ کے

دیکھو کہ ایک نور ہے ہر طور میں عیاں
زنگِ دوئی کو آئینۂ دل سے جھاڑ کے

سائر ہیں جو کہ گلشنِ شادابِ قلب کے
شائق وہ کب ہیں سیرِ گل و لالہ زار کے

اے قادری غلام ہیں سب اولیاء کرام
حضرت علیؓ ولی شہِ دلدل سوار کے

Marfat.com

بے اسم و بے صفت ہے بے رنگ بے نموں ہے — ہر اسم کا مسمّیٰ جامع جمیع شیوں ہے!
کثرت میں عینِ کثرت وحدت میں عینِ وحدت — ظاہر میں عینِ ظاہر باطن میں خود بطوں ہے
ہر حرف میں سیاہی ظاہر ہے اے پیارے — عین الف میں فی النون عین نوں ہے
تشبیہ میں اے یار و محسوس بالحواس ہے — لیکن بشانِ تنزیہ ادراک سے بروں ہے
امکان میں ہو ظاہر عابد ہے آپ اپنا — حضرت الوہیت میں معبود عابدوں ہے

با دیدۂ تفکر اے قادری جو دیکھیں
طالب ہے آپ اپنا مطلوب خود ہموں ہے

ساقیا! وہ تیرا پیمانہ پلانا یاد ہے — ایک دم میں قید ہستی سے چھڑانا یاد ہے
حسن معنی کا دکھا کر آئینہ صورت کے بیچ — رنگ میں بیرنگ کا جلوہ دکھانا یاد ہے
ہو معکم اینما کنتم کا خوش کر کے بیاں — دل کو دلبر ایک آن اندر بنانا یاد ہے
کل شیئ ہالک کا کر بیاں سب مدعا — وہم باطل غیر کو دل سے اٹھانا یاد ہے
وہم دوری کا کبھی دل میں گزر کرتا نہیں — مجھ کو ہر دم نحن اقرب کا پڑھانا یاد ہے
کل شیئ فی کل شیئ کے معانی سمجھ کر — سارے عالم کو پھر اپنے بیچ پانا یاد ہے

جو سمجھایا ہے مجھے شہ نور احمد قادری

Marfat.com

کہہ نہیں سکتا و لیکن وہ سمجھانا یاد ہے

جب عاشق سبق وحدت عشق کے مکتب میں پڑھتا ہے　　وہ فوراً حرفِ کثرت لوحِ دل سے دُور کرتا ہے
طلب کرتی ہے طالب کو جدا مطلوب سے یارو!　　وہ خود مطلوب بنتا ہے طلب سے جو گزرتا ہے
میسر طیر فوق العرش ہوتا ہے اُسے فوراً　　جو مرداں نفس کے سر پہ قدم اپنا جو دھرتا ہے
سنایا عاشقِ حیراں نے نکتہ بس عجب دلچسپ　　کہ خنجرِ عشق کا زخمی نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے

عیاں کرتے ہیں اسے **قادری** اسرارِ پنہانی!
جو دامن پیرِ کامل کا یقیں دل سے پکڑتا ہے

مُلکِ دل میں عشق کی فرماں روائی ہوگئی　　نظم و نسقِ عقل سے بس خوش رہائی ہوگئی
قرب ایسا ہے نہ ہو سکتا ہے کچھ اس کا بیاں　　وہم باطل ہیں عبث یارو جدائی ہوگئی
عرشِ رحمانی ہے یارو قلبِ صاف انسان کا　　قطرہ میں قلزم کے دیکھو کیا سمائی ہوگئی
وہم کی ظلمت میں جو چھپے تھے جو کثرت کے نقوش　　جبکہ چمکا نورِ وحدت تب صفائی ہوگئی!

قادری بس عقدہ تھے دل میں میرے ہیچو انگور
یک نظر ساقی سے سب عقدہ کشائی ہوگئی

Marfat.com

سرِ دل دار پر دل کو گھمائے جس کا جی چاہے
پھر دل کے بیچ یار اپنے کو پائے جس کا جی چاہے

پیالہ پیرِ مے خانہ سے پی کر آتشِ مے کا
یہ خرمنِ ہستیٔ وہمی جلائے جس کا جی چاہے

نفی اثبات کے معنی کو ثابت کر کے مرشد سے
خودی کے کوہ کو پل میں گرائے جس کا جی چاہے

حبابِ آسا بدریائے حقیقت پھوٹ کر یارو
درونِ قلزمِ وحدت سمائے جس کا جی چاہے

دُہُو معکم خدا کا امر ہے قرآن کے اندر
سمجھ کر ظنِ دُوری کو اٹھائے جس کا جی چاہے

اگر ہو شوقِ سیرِ عالمِ افاق و انفس کا
پھر دل کو مثلِ آئینہ بنائے جس کا جی چاہے

جب وحدت حق میں نہیں ہے فادی کچھ بسبب شک ہرگز
دُوئی کے وہمِ باطل کو مٹائے جس کا جی چاہے !

کیا تیرے عشق میں بس مفت کا الزام ہوا
نہ کچھ آرام ہوا

سبھی عاشق تھے ولیکن میں ہی بدنام ہوا
شہرۂ عام ہوا

دیکھ بادام سی تجھ آنکھ کو آہوئے ختن
باوجود ایں ہمہ فن

رم وحشت کے تئیں چھوڑ تیرا رام ہوا
قید بے دام ہوا

شب کو در خواب بصد شوق گلے سے لگتا
اس صنم کو دیکھا

ہو گا اب وصل مجھے ، ہجر کا انجام ہوا
مجھے الہام ہوا

Marfat.com

ہے عبث ناصح بے شک یہ نصیحت تیری　　　نہیں تقصیر میری
حاکمِ عشق کا جس کام کا احکام ہوا　　　مجھے سو کام ہوا
چھوڑ کر وِرد و وظائف تسبیں اور صوم و نماز　　　کہ بصد عجز و نیاز
قادری کو صنما وِرد تیرا نام ہوا　　　صبح اور شام ہوا

دلِشب نہیں معلوم کہ کیا مجھ کو پلایا　　　اے ساقیِ مستاں
فوراً وہیں پیتے ہی میرے دل کو جلایا　　　جلتی ہے پڑی جاں
در زمرۂ اربابِ محبّت وہی عاشق　　　ہے عشق میں صادق
جس نے سرِ دل دار پہ دل اپنا گھمایا　　　اور جان کی قرباں
کہ زندہ کرے ہنسنے سے گہ غمزہ سے مارے　　　وُہ دلبرِ رعنا!
نیرنگیاں اُس کی نے میرے دل کو ستایا　　　آنکھیں کئی حیراں
آزاد کیا ہستیِ موہُومہ سے یارو!　　　اِس عشق نے ہم کو
پھر جلوۂ بے رنگ بہر رنگ دکھایا　　　یہ عشق کا احساں
ہے قادری بس خستہ کرو نظرِ کرم سے　　　اے غوثِ معظم!
تم شاہ ہو میں بندہ ہوں عالی تیرا پایہ　　　اے صاحبِ سلطاں

Marfat.com

جلوۂ یار ہے ہر سو کہیں مستور نہیں ! — دیدۂ دل بکشا
تیرے تیرے سے ہے نزدیک کہیں دور نہیں — باورے ہوش میں آ
جو کہ مانگوں ہوں میں ساقی سے لبالب پیالہ — یارو با عجز و نیاز
جذبۂ عشق غرض ہے مئے انگور نہیں — مجھ کو سوگندِ خدا
آپ معشوق ہے اور آپ ہی اپنا عاشق — یہ سخن ہے الحق
غیر اس کے تو کوئی ناظر و منظور نہیں، — سچ ہے یہ مان کہا
یارو ہستی سے سفر کرنا جسے کہتے ہیں ! — ارتفاع وہم کا ہے
یہ سفر دہلی و بنگالہ و لاہور نہیں — نہ مصر نہ صنعا
قادری طول کلامی سے بجز بدنامی — اور نہیں کچھ حاصل،
رازِ مخفی کے بیاں کرنے کا دستور نہیں — چپ ہو مت شور مچا

رباعی

حضرت عشق کی اب وصف و ثنا کیا کہیے — جس کا ہے جور و جفا عین عطا کیا کہیے
آپ کو جب کہ عدم سمجھا بہ نظرِ تحقیق — نہیں اب عین و سوا کہنے کی جا کیا کہیے

Marfat.com

رُباعی

بَس ناتواں ہُوں عشق کا راہ سخت پُر بلا — وقتِ کرم ہے جلد پِلا جام ساقیا
حیرت میں ہُوں نہ سُوجھے ہے تدبیرِ کار کچھ — نہ دل رہا ہے ہاتھ میں نہ دِل رُبا مِلا!

غزلیات متفرقات

○

مستانہ کیا ساقی نے پیمانہ پِلا کے — اپنا کیا کونین سے بے گانہ بنا کے
دِلبر نے جمال اپنا بہر صورت و ہر شاں — دِکھلایا مجھے پردۂ پندار اُٹھا کے
جس چشم کو ہو روشنیٔ سُرمۂ مازاغ — کب اُس کو نظر آتا ہے جُز نورِ خدا کے

۱۳ھ

کچھ[ع] نہیں کُھلتا مجھے اُس کا پتا — یہ جو دل ہے دل ہے یا ہے دِلرُبا
گر تو چاہتا ہیں میاں عرفانِ حق — آپ سے ہو آپ سے ہو آشنا

ایضاً

ولیٔ کبریا حضرت امیر المومنین حیدرؓ — وصیٔ مُصطفےٰ حضرت امیر المُومنین حیدرؓ

ع یہ شعر من جانب قبلہ پیر و مُرشد حضرت میاں غلام احمد خان قادری درج کیا ہُوا ہے۔

Marfat.com

ہدایت کے فلک پر نیرِ اعظم   امام اولیا حضرت امیر المومنین حیدرؓ
کیا روشن جہاں اندر چراغِ دینِ احمدؐ کو   امام اہلِ ھدا حضرت امیر المومنین حیدرؓ

ایضاً

دلبر نے گر حُسن اپنے کا صورت کو پردہ بنا دیا   صد شکر حضرتِ عشق نے وُہی پردہ جلوہ سُجھا دیا
وَحدت میں گر بے مثل تھا کثرت میں بھی بے مثل ہے   سمجھو اسے تم غور سے کیا خوب نکتہ بتا دیا

ایضاً

جب وہم دوئی تھا کہیں وُہ یار نہ دیکھا   جب وہم مٹا تو کہیں اغیار نہ دیکھا
جب چاہا کہ حُسن اپنے کو آئینہ میں دیکھے   اِنساں کے سوا قابلِ ایں کار نہ دیکھا

ہر آن نئی شان سے ہوتی ہے تجلی
لیکن کبھی اک طرز سے دو بار نہ دیکھا

حِصّۂ اُردُو ختم شُد

Marfat.com

دیوانِ فارسی

بسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرحیم

اے صدرِ بزمِ مرسلاں مشتاقِ دیدارِ تو ام — اے باعثِ ایجادِ جہاں مشتاقِ دیدارِ تو ام
آدم نبود و نہ جہاں بودے نبی ہم آں زماں — اے ختمِ پیغمبراں مشتاقِ دیدارِ تو ام
طور است موسیٰ را مکاں عیسیٰ برِ اوجِ آسماں — معراجِ تو بر لامکاں مشتاقِ دیدارِ تو ام
جسمِ تو صافی تر ز جاں جانِ تو جانہا راست جاں — حکمت روان بر انس و جاں مشتاقِ دیدارِ تو ام
چوں سرمہ اندر چشمِ جاں سازند ہر دم بے گماں — خاکِ درت را عرشیاں مشتاقِ دیدارِ تو ام
از نورِ تو گشتہ عیاں ہم ایں جہاں ہم آں جہاں — اے نورِ ذاتِ بے نشاں مشتاقِ دیدارِ تو ام

Marfat.com

بہ علیؓ امامِ دوجہاں بنما جمالِ خود عیاں
درظاہر و ہم درنہاں مشتاقِ دیدارِ تو ام

بہ حسنؓ امیرِ مومناں بہ حسینؓ والیِ بے کساں
مئے ذوق و شوق خود چشاں مشتاقِ دیدارِ تو ام

از بہرِ غوثِ دانس و جاں آں دستگیرِ عاجزاں
خود را نما در ہر نشاں مشتاقِ دیدارِ تو ام

بطفیلِ تدوہ عارفاں شہ نور احمدؐ جانِ جاں!
بنما بمن رہِ صادقاں مشتاقِ دیدارِ تو ام

شُد قادری بس ناتواں بخش اے شفیعِ عاصیاں!
ہم در درِ دل ہم سوزِ جاں مشتاقِ دیدارِ تو ام

اے حیدرِ مشکل کشا مشتاقِ دیدارِ تو ام
نورِ نبی سرِّ خدا مشتاقِ دیدارِ تو ام

مَنْ کُنْتُ مَوْلٰی آنِ تو ہم بَلْ اَتٰی در شانِ تو
قولِ تو لَوْ کُشِفَ الْغِطَا مشتاقِ دیدارِ تو ام

نامِ تو نزدِ حق ولی بے شک نبیؐ را تو وصی
ہر اولیا را پیشوا مشتاقِ دیدارِ تو ام

اے عالمِ علمِ نبیؐ دانندۂ سرِّ و جلی
بابِ مدینۂ علم را مشتاقِ دیدارِ تو ام

از ابتدا تا انتہا از شرک و کفر ہستی صفا
دیں راز تو نور و جلا مشتاقِ دیدارِ تو ام

ہمرازِ احمدؐ ہم توئی دم سازِ احمدؐ ہم توئی
ہم در خلا ہم در ملا مشتاقِ دیدارِ تو ام

اے نورِ ذاتِ سرمدی اے جانشینِ احمدی
اے ہادیِ راہِ خدا مشتاقِ دیدارِ تو ام

جسمِ تو شد جسمِ نبیؐ، نفسِ تو شد نفسِ نبیؐ
رُوحِ تو رُوحِ مصطفےٰ مشتاقِ دیدارِ تو ام

Marfat.com

ازحد بروں اکرام تو بس عام تر انعام تو — اے صاحب جود و عطا مشتاق دیدار توام
حبِ تو شد حبِ نبی حبِ نبی حبِ خدا — فرض است محبت ہم دلا مشتاق دیدار توام
ذاتت با حمد محمد احمد ہمہ عینِ احد — اے برتر از وصف و ثنا مشتاق دیدار توام
اے مولدت خانہ خدا تا آں کہ نامد مصطفیٰ — چشمے نہ بکشادی شہا مشتاق دیدار توام
بر کافرانِ بے حیا آں دم کہ کردی حملہ ہا — خواندہ ملائک لافتا مشتاق دیدار توام
وصفت چہ گویم اے شہا نامِ تو شد نام خدا — بر نام تو جانم فدا مشتاق دیدار توام

شاہِ ولایت ہم توئی میرِ حمایت ہم توئی
بر قادری نظرِ عطا مشتاق دیدار توام

جمالِ ذاتِ پاک مصطفیٰ را آرزو دارم — لقائے حضرتِ مشکل کشا را آرزو دارم
غلام از دل جناب سیدہ خیر النساء ہستم — من از حضرت حسن فیض و عطا را آرزو دارم
بنامِ آں شہیدِ کربلا جاں را فدا سازم — ز زین العابدین ہر دم لقا را آرزو دارم
بشاہِ باقر از دل التجائے فیض میدارم — ز حضرت جعفرِ صادق صفا را آرزو دارم
بسے امیدہا دارم بنامِ حضرتِ کاظم — رضائے حضرتِ موسیٰ رضا را آرزو دارم
برائے رویتِ حضرت تقی مشتاق تر ہستم — من از حضرت نقی نور و ضیا را آرزو دارم

Marfat.com

امیدِ لطف ہا دارم ز حضرت عسکری ہر دم — ز مہدی ہر زماں راہِ خدا را آرزو دارم
زہے محبوبِ سبحانی معظم قطبِ ربّانی — بہ لطفِ او حصولِ التجا را آرزو دارم
بنازاے قادری چوں نورِ احمد پیشوا دلری
طفیلِ او قبولِ ایں دعا را آرزو دارم!

اے غوثِ اعظم ذو العلا مشتاقِ دیدارِ توام — اے قبلۂ شاہ و گدا مشتاقِ دیدارِ توام
اے نائب خیر الوریٰ سردارِ جملہ اولیاً — اے شاہِ عالی جاہِ ما مشتاقِ دیدارِ توام
بہرِ خدا و مصطفےٰ واں حیدرِ مشکل کشا — بنما جمالِ خود بما مشتاقِ دیدارِ توام
بحقِ بتولؓ پارسا واں نورِ چشمِ مصطفےٰ — بر حالِ زارِ من عطا مشتاقِ دیدارِ توام
بحسنؓ امام باصفا بہ حقِ شہیدِ کربلا — غنچۂ دلِ من وا کشا مشتاقِ دیدارِ توام
بطفیلِ نائبِ خاص خود شہ نورِ احمد قادری
بنمائیم راہِ خدا مشتاقِ دیدارِ توام

زہے شانِ جنابِ قطبِ اعظم غوثِ ثقلینؓ! — نبیؐ را راحتِ جاں علیؓ را قرۃ العین،
جنابِ سیدہ خیر النساءؓ، را پارۂ جگری — معلیٰ قطبُ الاقطاب گلِ گلزارِ حسنینؓ

Marfat.com

چو شد آں گوہرِ والا نسب را مولد و مسکن | شرف ہا خطۂ بغداد دارد، ہمچو حرمین
زہے محبوبِ سبحانی مقدس قطبِ ربانی | مدد گارِ غریبانی شہا اندر نشاتین
ندارد ہیچ ملجائے بجز تو قادری حیراں
بہ لطفش بے نیازش ساز از حاجاتِ کونین

آفتابِ درخشانی محی الدین جیلانی | غوثِ اعظم الشانی محی الدین جیلانی
ہادیٔ مریدانی، شافیٔ مریضانی | زینتِ مسلمانی، محی الدین جیلانی
شاہبازِ ہاہوتی، سروِ باغِ لاہوتی | فخرِ نوعِ انسانی محی الدین جیلانی
جن و انس میخوانند بلکہ طائفہ ملکی | یا محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی
زیرِ عالی اقدامت جملہ اولیا را سر | پیرِ پیرِ پیرانی محی الدین جیلانی
اہلِ عزت و تمکین باشم از قبول افتد | از من ایں ثنا خوانی محی الدین جیلانی
اے غلام محی الدین دردِ خویش کن بہ یقین
آں قدر کہ بتوانی محی الدین جیلانی

بے نشان و نشان، نورِ احمد | جامعِ جملہ شان نورِ احمد

Marfat.com

غیرِ اُو نیست اوّل و آخر، — ہم نہان و عیان نورِ احمد
محرمِ سترِ تنزیہ و تشبیہ! — قدوۂ عارفان نورِ احمد
عقل از شرحِ وصفِ اُو عاجز — برتر است از بیان نورِ احمد
نائبِ خاص شاہِ جیلانی — وائے بے کسان، نورِ احمد،
عرشیاں سرمۂ چشمہا سازند — خاکِ پاکِ آستان نورِ احمد
سوئے دنیا و دیں نظر نکند — بندۂ بندگان نورِ احمد
اسمِ من ساجد است اسمش را — سجدہ جانم بجان نورِ احمد

قادری راہمیں بس است کہ شد
بہ یقیں مدح خوان نورِ احمد

در پردہ و بے پردہ ہمہ یار بہ بینید — در خانہ و در کوچہ و بازار بہ بینید
در ہر شکنِ زلف عیاں عارضِ رنگیں — خورشید درخشاں لشبِ تار بہ بینید
اندیشۂ خار است دریں سیرِ گلستاں — در خلوتِ دل گلشنِ بے خار بہ بینید
ہر وقت بہ جوش است خمِ بادۂ وحدت — ذراتِ جہاں را ہمہ سرشار بہ بینید

پیدا شدہ آں یار بدیں صورتِ اغیار

Marfat.com

اے قادری غلط است کہ اغیار بہ بینید

بے نشان ہردم بشانِ دیگر است — ہاں مگو کاں بے نشانِ دیگر است
در حقیقت کثرت عینِ وحدت است — نہ نہاں دیگر عیانِ دیگر است
تنزیہ و تشبیہ راجامع شود — ایں چنیں صاحب قرانِ دیگر است
لی مع اللہ عارفاں را بر دوام — اہلِ ظاہر را گمانِ دیگر است
واجب و ممکن ز آیات وے است — حضرتِ انسان قرانِ دیگر است
ہر کہ بر دل نبرِ الا اللہ زند — بیشک او صاحب کمانِ دیگر است
نردباں سازند عقل و علم را — درع نفسک نردبانِ دیگر است
ایں ہمہ خطرات تو مہمانِ غیب — بہر ایں مہمان خوانِ دیگر است
لن ترانی بہرِ موسیٰ وعدۂ — ایں بشارت رامعانی دیگر است

نکتہ ہا خوش گفتۂ اے قادری
ہر کہ فہمد نکتہ دانِ دیگر است

بے نشاں را در نشانہا دیدہ ام — من بصورت بے صور را دیدہ ام

Marfat.com

ذاتِ را بینم عیاں اندر صفات | اسم را عینِ مسمےٰ دیدہ ام
دُور شد چوں گردِ غیر از عینِ دل | ثَمّ وجہ اللہ ہویدا دیدہ ام
کثرتِ موہوم چوں شد مُرتفع | نورِ وحدت آشکارا دیدہ ام
ہمچو مرداں پاک شو از کُفر و دیں | عشق را زیں ہا مبرّا دیدہ ام
چوں خودی شرک است از وے دُور شو | بے خُودی را پایۂ بالا دیدہ ام

من بذاتِ نور احمد قادری
ہم خُدا ؤ مُصطفےٰ را دیدہ ام

بہر صورت رخِ دل دار دیدن آرزُو دارم | ز ہر سُوئے صدائے او شنیدن آرزُو دارم
دریں غم خانۂ کثرت چرا باشم چرا باشم | کہ من در گلشنِ وحدت چمیدن آرزُو دارم
بہر جانب کُنم سیرے نہ بینم دیدہ ام غیرے | کہ من در انجمن خلوت گزیدن آرزُو دارم
نہ با دوزخ سرو کارم نہ جنّت را طلبگارم | بجاں سوزِ محبت را خریدن آرزُو دارم
نہ با عطر است پروایم نہ با نافہ سری دارم | کہ بُوئے طرۂ جاناں شمیدن آرزُو دارم
دلم با من ہمے گوید منم شاہبازِ لاہوتی | بہ سیرِ عالم قدسی پریدن آرزُو دارم

مثوائے قادری نالاں ز پابندی بایں زنداں

Marfat.com

طفیل آں شہِ جیلاں رسیدن آرزو دارم

بوقتِ صبح ساقی داد جامے — شدم از حال فارغ و از مقامے
چناں سرمست گردیدم ندانم! — کہ ممکن چیست ہم واجب کدامے
اگرچہ ہست بے نام و نشانے — مسمیٰ اوست خود با جملہ نامے
اَنا احمد بغیرِ میم عبدش خواں — ہموں خواجہ ہموں عبدش غلامے
زغنیمت دمے غافل نباشی — کہ وہمِ غیر ذنب است حرامے
نہ من ہستم سخن گو قافیہ سنج — کہ واللہ از کلیم است ایں کلامے

چہ حاصل قادری زافشائی رازت
زباں درکش ازیں قول و کلامے

خواہم اے دل مست و حیرانت کنم — از شعورِ غیر نادانت کنم
گر تو گم باشی در اصلِ خویشتن — بعد ازاں پیدا بہر شانت کنم
گر بروں آئی ازیں دامِ ہوس — شاہ چہ باشد شاہِ شاہانت کنم
گر بہ بالِ عشق پروازے کنی — در فضائے قدس پرّانت کنم

Marfat.com

از خیالِ غیر گر باشی صفا   مظہرِ انوارِ رحمانت کنم
اے شہِ من نورِ احمد قادری
نازِ ہر الطاف و احسانت کنم

برتر ز ہمہ شانم "الآن کما کانم"   ہم حضرتِ انسانم الآن کما کانم
ہم عاشقِ شیدا ایم آشفتہ در سودا ایم   ہم دلبر و جانانم الآن کما کانم
کانی و نباتی ام ہم صورتِ حیوانم   ہم انسم و ہم جانم الآن کما کانم
ہم ساقیِ با جامم ہم مطربِ باسازم   ہم صوفیِ رقصانم الآن کما کانم
ہم وحدت و ہم کثرت ہم صورت و ہم معنی   ہم اینم و ہم آنم الآن کما کانم
در کون ہم اکوانم در علم ہم اعیانم   پیدا ایم و پنہانم الآن کما کانم
ہم عرشم و ہم فرشم ہم کوکب و افلاکم   ہم اربعۂ ارکانم الآن کما کانم
سلطانِ سرافرازم ہم قادری شد نامم
بندۂ شہِ جیلانم الآن کما کانم

در بطونِ بے نشاں توئی و توئی   در نشانِ ہم عیاں توئی و توئی

Marfat.com

نیست کس لامکانے جز تو — ہم مکین و مکاں توئی و توئی
ہم تو جمعے و فرق ہم از تست — مظہرِ این و آں توئی و توئی
تو چو جانِ و عالم است چو جسم — بلکہ ہم جانِ جاں توئی و توئی
من چہ گویم بوصفت اے انساں! — جامعِ جملہ شاں توئی و توئی

قادری زیں بیاں زباں در کش
گرچہ طال اللساں توئی و توئی

حق را کجا بیابی خود را چو غیر دانی — نیکو شناس خود را بنگر کہ عین آنی
کے از غمِ جدائی باشد ترا رہائی — تا آں کہ ہو معکم فہمے نہ با معانی
گر با خودی بگوئی صد بار رب ارنی — آید ترا صدائے ز انسو کہ لن ترانی
در دشت کوہ چہ گردی در خویشتن نظر کن — جو یائے ہر چہ ہستی بینی کہ خود ہمانی
آئینۂ خدائی از زنگ ہا صفائی، — ز ادراک ماورائی جامع جمیع شانی
و نفخت فیہ من روحی در شانِ آدم آمد — ہیہات با کہ گویم کہ تو قدرِ خود ندانی

اے قادری چہ حاصل زیں قیل و قالِ آخر
کے در بیاں نگنجد اسرارِ عاشقانی

Marfat.com

اے از شیون بر تر پیدا بجملہ شانی — با این ہمہ نشان ہا الآن بے نشانی
مخفی بشانِ تنزیہ پیدا تونی بہ تشبیہ — فِی الذّاتہ مُنزّہ ہم زیں وہم ازانی
باآں کہ در مظاہر کثرت ظہور کردی — بر وحدتے کہ بُودی الحال بر ہمانی
فی العلم عینِ اعیاں فی الکون عین اکواں — از ہر دو ہم ورائی آیا چہ دل ستانی
درصورت معانی کو فرق جز تعین — آئینہ یک دگر بیں ایں صورت معانی
از ہر تعیناتے کہ گفتمت کہ با کے! — چو بعین فکر دیدم دیدم کہ عین آنی

اے قادری بیاں را بعد از مرور مدت
آوردم ایں غزل را بطریق ار معانی

تو خود حضرت مسّمائی و از اسما چہ مے جوئی — چو کُل الکُل خود باشی و از اجزا چہ مے جوئی
ہوالاوّل ہوالآخر، ہوالظاہر ہوالباطن — بہر مظہر ہموں پیدا دگر پیدا چہ مے جوئی
وہو معکم بخواں از دِل نگاہے فکر در خود کُن — تو در پستی چہ گم بینی و در بالا چہ مے جوئی
طلب را دُور کُن از دل تو خود مطلوبی اے طالب! — عجب سرّی عیاں گفتم دگر افشا چہ مے جوئی

بیا اے قادری کُن فکر محو بے خودی بگزیں
از بن املا چہ مے خواہی وزیں انشا چہ مے جوئی

تمام شد

Marfat.com

سی حرفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الف آپ کو سمجھ پیارے ایسی اور عبادت ناہیں — اپنی آپ کتاب پڑھو تم ایسی اور تلاوت ناہیں
نفس اپنے پر حاکم ہونا ایسی اور شجاعت ناہیں — قادری حق کا راہ بتانا ایسی اور سخاوت ناہیں

ب بڈیائی ایہو تیری آپ کو آپ نہ جان میاں — آپ ہی پیارا ظاہر ہویا اندر ہر ہر نشان میاں
اول آخر ظاہر باطن حکم ہے وچہ قرآن میاں — قادری غور سے خوب سمجھ لے کون ہے تو درمیان میاں

ت توہیں آپے یار ہیں اپنا جنہوں طلب تو کرداہیں — ناحق وہم کی آتش اندر آپے پیا توں سڑداہیں
وہو معکم اینما کنتم قرآں اندر پڑھداہیں — قادری ہیں کی آکھاں تینوں نظر فکر نہ کرداہیں

ث ثابت ہو راہ عشق دے عاشق قدم جو دھردا ہے — آخر کار او وہ بیشک یار دم معشوقی بھردا ہے
اپنے آپ سے گزر کے عاشق وہن عشق دے تردا ہے — قادری ہے یہ کار فضل دا عقل فکر کی کردا ہے

Marfat.com

ج جدا نہیں یار تیرے تے تیتھوں تیرے نیڑے ہے — کافر وہم سدا ہر ویلے تینوں پیا نکھیڑے ہے

وفی انفسکم قرآن اندر حکم ایہہ حق وچ تیرے ہے — قادری وہم دے سارے جھیڑے حضرت عشق نبیڑے ہے

ح حیران نہ ہو تو پیارے دامن مرشد کامل پھڑ — جو فرماوے مرشد تینوں ہمت کر کے اوہو کر

دل وچ تیرے ذرا نہ گزرے کجھ اندیشہ خیر اور شر — قادری پھر کیا عذر ہے باقی جب دے دِتا اپنا سر

خ خودی کو چھوڑ پیارے تاہیں توں کجھ پاویں گا — نہیں تاں دام خودی وچ پھنس کے ایویں جرم گواویں گا

آدم صورت ہو کر ناحق پھر حیوان کہاویں گا — قادری سچے مرشد باجھوں راہ شیطانی جاویں گا

د دوئی کا وہم ہے باطل جھوٹیاں تینوں پایا ہے — ناایہہ حکم خدا کا پیارے ناایہہ نبی فرمایا ہے

ایہہ گل اوہو جانے جنہوں مرشد آپ سجھایا ہے — قادری اپنے مرشد دا ہیں پل پل شکر بجایا ہے

ذ ذکر ہر ویلے کرنا غافل مول نہ ہونا چے — جاگدیاں بیٹھیاں اٹھیاں کرنا وچ ذکر دے سونا چے

حاضر ناظر جان اللہ کو اپنے آپ کو کھونا چے — قادری ایہہ گل جنہیں سمجھی ہو یا مس توں سونا چے

ر راضی ہر حالے رہنا کرنا شکر مدام میاں — چنتا مول نہ کرنی پیارے ایہو اچھا کام میاں

خالی کر دل حرص ہوا سے اس دے وچ بڑا آرام میاں — قادری جو ہے حرصوں خالی اس دا نیک انجام میاں

ز زہد اور ریاضت پیارے ہر دم ہے تیرا مقصود — عابد اور معبود نہ جانے تینوں کیا حاصل ہو سود

نکتہ نادر سمجھ پیارے خود ہی عابد خود معبود — قادری مرشد سچے باجھوں ممکن ناہیں کجھ بہبود

س سنو اور سمجھو یارو دل اپنے کو کر کے حاضر — تنزیہ تشبیہ اندر پیدا معنی صورت دے وچ ظاہر

Marfat.com

آپ ہی صورت آپ آئینہ آپے مرئی آپے ناظر
قادری تو درمیاں نہیں کچھ آپے اندر آپے باہر

ش شرک کے چرک کو بالکل جب توں دل سے دھوویں گا
تب توں میرے جانی پیارے خاصہ مومن ہوویں گا!

مومن ہو کے دوہیں جہانیں سکھ دی نیند سوویں گا
قادری آخر تو اوہو وڈیں جو کجھ ہن توں بوویں گا

ص صاف کر غیر سے دل کو ہمت مرداں والی کر
دل ہے عرش خدا کا پیارے غیر سے اس کو خالی کر

دنیا دین سے گزر پیارے حوصلہ اپنا عالی کر
غوث الاعظم مرشد سچا قادری توں خوشحالی کر

ض ضرور ہے لازم تینوں آپ کو خوب پچھان میاں
آپ کو جانے حاصل ہووے اللہ کا عرفان میاں!

جس نے اپنا آپ جاتا رہیا اوہ حیوان میاں
قادری جس نے مرشد پایا ہویا اوہ انسان میاں

ط طلب کر حق کی تینوں نفی خودی دی شرط ضرور
حجاب تیرا ہے تیری ہستی پیارے اس کو کر توں دور

جس نے حق موجود پچھاتا اندر باطن بیچ ظہور
پھر کب دور ہو اس کے دل سے قادری حق کا قرب حضور

ظ ظاہر میں اوہو ظاہر جیہڑا مخفی اندر باطن
بیخود ہو ویں حق کو یادیں اس گل دا ہیں تیرا ضامن

ہیو پانے کا ہور نہ چارہ پیارے باجھوں جو گھماون
قادری کے اب ہاتھ ہیں دولو شاہ نور احمد کا ہے دامن

ع علیم بصیر سمیع ہے حی و کلیم و مرید توانا
خود موصوف ہر ایک صفت کا ہر ہر اسم کا آپ مسما

ایک حقیقت ظاہر باطن دیکھ کہاں ہے غیر سوا
نکتہ نادر واضح ہویا قادری فکر سے سمجھ بھلا

غ غیور ہے اللہ بے شک غیرت اس غیور توں ڈر
ذاتاً صفتاً فعلاً پیارے اس کا کوئی شریک نہ کر

شرک خدا نے بخشنا ناہیں شرک ہے سخت گناہ بدتر
قادری جو ہے موحد مومن اس کو کجھ نہیں خوف و خطر

Marfat.com

ف فارغ کر دل کو پیارے خواہشِ دنیا عقبیٰ سے | تب ہو صاف محبت پیارے تیری اپنے مولیٰ سے

ایہہ رتبہ اے میرے جانی اعلیٰ ہے ہر اعلیٰ سے | قادری مرشد سچا پایا فضلِ اللہ تعالیٰ سے

ق قرب گر حق کا چاہیں نفی خودی کی شرط ضرور | ایک حقیقت سمجھ پیارے اندر باطن بیچ ظہور

اصل اور منشا سب خلقت کا نورالنور محمدی نور | قادری اس میں شک نہیں کچھ صحیح حدیث ہے اور مشہور

ک کلمہ ہے نعمتِ عظمیٰ فکر سے اس کو ہر دم پڑھ | معنی اس کے پیر اپنے سے شرط ہے پیارے ثابت کر

نفی کر اپنی اور عالم کی پیارے ہو بے خوف و خطر | قادری ایک حقیقت جانو ظاہر اندر ہر مظہر

ل لبالب مئے وحدت کا پیالہ جس نے پیا ہے | وہم من و تو سے دل اپنا صاف و مصفّا کیا ہے

ایسا مست ہوا نہیں سوجھے کون پیا کون جیا ہے | قادری کیا کہوں مرشد سچے جو دیا سو دیا ہے

م منزہ اسم و صفت سے اندر باطن ہے وہ پیارا | ظاہر میں ہر نام سے لوے ایسا سندر پیو ہمارا

نرگن سرگن اور انکارا یارو یہ گت اپرا پارا | قادری یہ ہے نکتہ مشکل سمجھے کوئی سمجھن ہارا

ن نفی اثبات کے معنی دل وچہ خوب ٹکاؤ جی | اٹھیاں بیٹھیاں جاگدیاں ستیاں دھیان اسی ول لاؤ جی

ذات اللہ موجود پچھانو اپنا آپ گواؤ جی | قادری مرشد سچے باجھوں کب اس رمز کو پاؤ جی

و وحدت اور کثرت اندر ایک حقیقت جانو تم | وہو الذی فی السماء الٰہ و فی الارض پچھانو تم

یہ ہے حکم قرآنی یارو صدق و یقین سے مانو تم | قادری صاف کرو دل اپنا شرک اور شک گمانو تم

ہ ہادی کی چرنی یارو سر اپنے کو دھرنا جے | موت پیالہ پینا آپے مرن کھنوں پہلے مرنا جے

Marfat.com

معنی پاس انفاس سمجھ کے خالی دم نہیں بھرنا جے — قادری مُرشد دا ہر ویلے شکر لازم کرنا جے

ل لگاہوں آپکے دامن یا حضرت شاہ عبدالقادرؒ — نور نبیؐ تم علیؓ کے وارث واہ واہ بہتر خدا کا ظاہر

والی اندر باطن ظاہر نعم المولیٰ نعم الناصرؒ — قادری پایا پیر ہم ایسا واہ واہ طالع ہوے یاور

الف احد احدیت اندر پاک ہے اسم نشان ہے جی — وحدت اندر جامع جانو ہر ہر اسم ہر نشان ہے جی!

کون اندر مشہور وہی ہے یارو اسم اکوان ہے جی — قادری خاموشی ہے بہتر کشف اسرار نہاں ہے جی

می یارو اچھے بھاگ ہمارے پایا سُندر پیو پیارا — نائب حضرت غوث الاعظمؒ ہادی رہبر تارن ہارا

نور احمد شاہ نام مبارک مُرشد کامل پیر ہمارا — قادری گھول گھمایا یارو پل پل اندر لکھ وارا

تمام شُد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوش کر وقت ہوش کا بابا — ایسا خوش وقت پھر کجا بابا

خوابِ غفلت میں ہے تیرا یہ دل — فکر کر اس کو اب جگا بابا

مُرغِ دل کا ہے آشیاں عُلوی — دامِ پستی میں مت پھنسا بابا

Marfat.com

خلعتِ فاخرہ خلافت کا حق نے تجھ کو عطا کیا بابا
کیوں کریں پھر تو کارِ حیوانی نہیں تجھے شرم اور حیا بابا
بحرِ عرفاں کیا تجھے پیدا کُنتُ کنزاً سے یہ پتا بابا
باندھ کر اب تو کمر ہمت کی لہو بازی سے باز آ بابا
کر غلامی تو شیخ ھادی کی دل و جان سے تو ہو فدا بابا
چھوڑ کر اختیار اپنے کو امر اُس کا بجا لیا بابا
تا مگر ہووے مہرباں تجھ پر تب ہو حاصل یہ مُدّعا بابا
کرے تجھ کو سلوک کی تعلیم اور ہدایت رہِ خدا بابا
بعضے اشغال جو ہیں شرطِ طریق کرتی ہے اب قلم ادا بابا
سمجھ کر گر تو عمل میں لاویں ہو گا اس میں تیرا بھلا بابا
پاسِ انفاس کر تو بامعنے ہر دم ہو دم سے آشنا بابا
نفی اثبات گر کریں پیارے قلب کو حاصل ہو صفا بابا
غور سے شغل کر معیت کا بندِ ہستی سے ہو رہا بابا
گر کریں غور شغلِ اکبر میں کون ہے غیر پھر تیرا بابا
جس نے شغلِ اندراج کیا ہے سر سریاں اُسے کھلا بابا

Marfat.com

گر کریں خوب شغلِ انہد کو — صوتِ سرمد ہو ہر صدا بابا
شغلِ تنزیہ گر کما ویں توں — بے گماں ہوویں ذوالعلا بابا
یہ نصیحت ہے خوش اگر توں سنے — دِل کے کانوں کو کر کے وا بابا
آپ کو اوّلاً فنا کر توں — گر توں ہیں طالبِ بقا بابا
غور سے سمجھ آپ کو کیا ہیں — مت عبث آپ کو جلا بابا
ڈھونڈے کیا کوہ و بحر و بر اندر — دِل ہے آئینۂ حق نما بابا
دیکھا حق نے جمال اپنے کو — تجھ کو آئینہ سا بنا بابا
تجھ کو لازم ہے اُس کو آئینہ کر — حُسن کو اپنے دیکھنا بابا
اپنی کر کے نفی پھر غور سے دیکھ — پیچھے باقی پھر کیا رَہا بابا
نہ توں ہیں درمیاں نہ عالم ہے — ہستی واحد ہے جا بجا بابا
دیکھ اپنے میں دِل رُبا اپنا — بلکہ خود توہیں دِل رُبا بابا
گر تو سمجھیں وَ ہُوَ معکُم کو — حق سے پھر توں کہاں جُدا بابا
نحنُ اقرب ہے جبکہ امر اللہ — وہم دُوری کا پھر خطا بابا
کُلُّ شیٔ ہالکٌ قرآن میں ہے — غیر پھر کون ہے بتا بابا
لفظِ غیر اسم بے مسمّےٰ ہے — دیکھا ہو گر کہیں دِکھا بابا
جب مٹے وہم پھر تو کثرت میں — نورِ وحدت ہو رُونما بابا

Marfat.com

ذاتِ احمد میں ہے اَحَد پیدا　　مَن رَآنی نہیں سُنا بابا
غیر کو مطلقاً عدم سمجھو　　ہے یہ وَحدت کا اِقتضا بابا
جب وُہی اوّل وُہی آخر　　ظاہر و باطن ہے خدا بابا
پھر ہو موجود آپ کو سمجھو　　یہ ہے انصاف کونسا بابا
نفس کو پائمال کر ہر دم　　دَعْ نفسک نہیں پڑھا بابا
فائدہ کیا ہے اب طوالت سے　　اِتنے پر ہی کر اِکتفا بابا

قادری اب خموشی اولےٰ ہے
آگے کہنے کی نہیں ہے جا بابا

تمام شد

Marfat.com

باراں ماہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوہرہ

چیتر چڑھیا ری سکھی پھول رہے سب پھول
پیو وچھنیاں قادری لگے کلیجے سُول

چڑھیا چیت پھُولی پھلواڑی   بلبل ہر ہر ڈال پکاری
پیو پیارے کر کجھ کاری   آ وڑ وہڑے میں بلہاری
محرم پیا دیا!

Marfat.com

دِل وِچ سُول عشق دی رَڑ کے	تن من کو تپے ہویا سَڑکے
سینہ بھار پریم دی بھڑکے	کیوں کر رکھاں اندر جَر کے
میں ہُن ھاریا

●

دوہرہ

وساکھی دِن سب سیاں جو نیرتھ نہاون جات
اُٹھ رے بانورے قادری نہا پریم دی گھاٹ

یارو ماہ وساکھ ہُن آیا	حضرت عشق اساں وَل دھایا
ساقی ہو بھر جام پلایا	اُڈ گئی سُدھ بُدھ ہوش سدھارا
تن مَن لُٹیا!
لُٹیا تن مَن جیوُ بے چارا	عشق نہیں کوئی پیڑا دھارا
میں بے چارے دا کی چارا	رو واں کوکاں کراں پوکارا
برہوں کٹھیا

●

Marfat.com

دوہرہ

جیٹھ مہینے دی سکھی برہوندی بھڑکی آگ
تن من جلیا قادری واہ واہ ہمرے بھاگ

جیٹھ مہینے اگّ برسائی   تپت برہوں دی ہوئی سوائی
پھوکیا جیوڑا جان جلائی   برہوں ہتھوں میں گھول گھمائی
جھگڑا مکیا

واہ واہ جھگڑا خوب مکایا   "میں" میری نوں مار گوایا
میرا نام نشان اٹھایا   عشقے دا میں شکر بجایا
جنجالوں چھٹیا!

●

دوہرہ

تپت کراری ہاڑ سی، جو تپیا دھرت اکاس
جے جیو جالیں قادری پہنچیں پیو کے پاس

آیا ہاڑ دکھاں دی دھاڑ   دھویاں لوآں دتی ساڑ
ڈھونڈاں اوجڑ جنگل جھاڑ   دل وچہ وسدا محرم یار

Marfat.com

جس نے ساڑیاں

عُمراں پہرے بھَرم بھَرائی   رو رو ایویں جان جلائی
مینوں ایہہ مت ہُن سمجھائی   اپنے شوہ نوں گھول گھمائی
میں بلہاریاں

●

دوہڑہ

ساون بدل پریم کا گرج رہا جھڑلاء
بجلی چمکی قادری جی بِن پی ادریاؔ

ساون ماہ گھٹاں چڑھ آئیں   چمک بجلی لہراں لائیں
بیڑی اٹکی شہہ دریائیں   پیاریا سانوں پار لنگھائیں
کر کے یاریاں!

ہمّت مرداں والی کریئے   مرنے توں پہلے ہی مریئے
ناہیں بحر عشق دے تریئے   پل پل شوہ نوں سجدہ کریئے
جس نے تاریاں!

●

Marfat.com

دوہرہ

بھادوں بھاہ پریم نے تن لوہیا جیوں تاپ
ہیں ہُن مرساں قادری نہہ نہیں کوئی پاپ

بھادوں بھاء لگی تن میرے! ناں سُکھ رین نہ چین سویرے
پیاریا آ سُن میرے جھیڑے برہوں سُٹیاں گھُمن گھیرے
ہیں ہُن مر رہی
پیاریا گھونگھٹ مکھوں اُٹھا مہر و کرم سے درس دِکھا
دل میرے وچہ ایہو چاء جیوں جانے تیوں آس پُجا
آساں کر رہی

●

دوہرہ

استوج چنتا آس سے پیارے مَن کو دھو
ہونی ہوسی قادری چنتا سے کیا ہو

اسوج چڑھیا ہو بے آسا اپنی ہستی کا کر ناسا
تا پیو کرسی جیو وچہ باسا پھر توں بھر بھر پیویں کاسا
بے خود ہو رہیں

Marfat.com

بے خود ہو توں پیارے میرے — مٹ جاون سب جھگڑے جھیڑے
جیویں ہوندوں پھیر کون نکھیڑے — پیر پیار پیا کے وڑے
پیارے سو رہیں

دوہرہ

کاتک چڑھیا برہوں نے کاتی پکڑی ہاتھ!
کیا ہوسی ہن قادری جیو نمانے ہاتھ
کاتک برہوں نے کاتی لائی — پل پل ہوندی پیڑ سوائی
میری جان لباں پر آئی — کوکاں، روواں دیاں دہائی
پیارے یار دی
جیوں جیوں کوکاں دیاں دہائی — تیوں تیوں کوہے برہوں قصائی
پیاریا تینوں خبر نہ کائی — میں تاں دکھاں بہت ستائی
آہیں مار دی

Marfat.com

دوہڑہ

مگھر جب سے منیا پہلے عشق محال
ایہہ نہ جاتا قادری جو ہوسی ایڈ جنجال

چڑھیا مگھر، غل مچایا! برہوں مارو بنب بجایا
ہیں سُتڑی نوں آ جگایا دُکھاں دَرداں دے وِچ پایا
بے تقصیر نوں

عشقے دِے دُکھ درد اَوَلے دَھرت اکاس پہاڑ نہ جھلے
روزِ ازل پیے ساڈے پلے ہُن کی کریئے وَس نہ چلے
نت دِی پیڑ نوں

●

دوہڑہ

چڑھیا پوہ رُت سیت دی ٹھریا کُل جہان!
بھاہ برہوں سی قادری میرے جلن پران

چڑھیا پوہ تے پالا کڑکے میرے سینے بھانبڑ بھڑکے
برہوں اولڑی کر وَت دھڑکے جیو دے پُرزے پُرزے کر کے

Marfat.com

اگ وِچہ ساڑیا

بھلا ہویا جیو ڈِتا ساڑ جیوڑا سی کوئی دُکھاندی دھاڑ
میرے سر تقوں لتھے بھار برہوں نقوں ہیں لکھ وار
ہیں بلہاریا

●

دوہرہ

انبوا موے ماگھ ہیں جو آئی رُت بہار
ہم تب بولیں قادری جو ہیں گھر آوے یار

چڑھیا ماگھ تے ریت مناواں ماگھی گھاٹ پریم دے نہاواں
میل دُوئی کی دِلوں اُٹھاواں تاں ہیں درس پیا کا پاواں
ہر ہر شان ہیں

یار و پیت دی ریت اَوَلّی ہیں تاں ہویاں باوری جھلّی
کیہا صبر تے کہی تسلّی! نیا نیا جلوہ نئی تجلّی
ہر ہر آن ہیں!

●

Marfat.com

دوہڑہ

پھاگن ہوری مچ رہی میراں کے دربار
تن من رنگیا قادری رنگن ہے رنگ دار

آیا پھاگن کھیلیا پھاگ! واہ واہ میرے جاگے بھاگ
سب سیاں مل گاون راگ ٹوٹنے گاون چھوڑ بھاگ

اساں پنیاں:
میں ہُن پایا پیو پیارا غوث الاعظم نارن ہارا
نور احمد شاہ پیر ہمارا میں قربان اس نقوں لکھ وار
پل پل ہونیاں

●

تمام شد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ طیبہ

حضراتِ قادریہ عالیہ قدس اللہ اسرارہم

بنام اُس کے کہ پاک ہے اِسم و شان سے | مُنزّہ ہے اشارت اور بیان سے
نہ ہے بے صفت و نشاں ہر صفت و شاں ہے | نہ ہے بیرنگ ہر رنگ میں عیاں ہے
نہ ہے اوّل کہ ہے وُہ عین آخر | نہ ہے باطن کہ ہے وُہ عین ظاہر
نہ ہے ظاہر کہ ہے عین مظاہر | بصفتے خاص ہر مظہر میں ظاہر
ولے مظہر تمامی شانِ کامل | نہیں کوئی بجز انسانِ کامل
محمدؐ کا ہے نام انسانِ کامل | محمدؐ جامع ہر شانِ کامل
جنابِ ذوالعلا حضرت محمدؐ | حبیبِ کبریا حضرت محمدؐ
نبوّت اور رسالت میں ہے یکتا | ولایت میں نہیں کوئی اُس کا ہمتا

Marfat.com

محمد علتِ غائی ظہور ہے
محمد سر بسر اللہ کا نور ہے

تمامی انبیاء کو فیض اُن سے
تمامی اولیا کو فیض اُن سے

وصیٔ مصطفےٰؐ حق کا ولی ہے
علیؓ مولا علیؓ، مولا علیؓ ہے

علیؓ نائب، شفیع المذنبیںؐ ہے
علیؓ بے شک امیر المؤمنینؓ ہے

ہے اس کی شان میں من کنت مولیٰ
پھر اُس کی شان میں آگے کہوں کیا

دو گوہر بے بہا بحرِ رسالت
وُہ تازہ گل ہیں گلزارِ ولایت

وہ مقبولِ جنابِ کبریا ہیں
سرورِ سینہ حضرت مصطفےٰؐ ہیں

جگر پارہ ہیں حضرت مرتضےٰ کے
وُہ نور العین ہیں خیر النساء کے

یکے حضرت حسنؓ ہے نام جس کا
تمام عالم پہ ہے فیضِ عام جس کا

دوم شاہِ شہیداں شہ حسینؓ ہے
وُہ اپنی جدّ کے دیں کے زیب زیں ہے

سر و سر حلقۂ اہلِ یقیں ہے
امامِ دین زین العابدیںؓ ہے

محمدؒ باقرِ ہے میرِ ولایت
کہ ہے وُہ آفتابِ اوجِ ہدایت

محمدؒ جعفر عالم، علمِ نبویؐ
کہ تھا موصوف خُلق و حلمِ نبویؐ

امامت اور ولایت میں مکرم
امامِ ہفتمیں موسےٰ کاظم

شہِ مشہد علی موسےٰ رضا ہیں
وُہ نائبِ خاص حضرتؓ مرتضیٰ ہیں

Marfat.com

جنابِ خواجۂ معروف کرخیؒ ‏ ‏ جو تھے مخدومِ اہلِ غرب و شرقی
جنابِ خواجۂ سرّی سقطیؒ ‏ ‏ کئے ظاہر سبھی اسرارِ مخفی
شریعت اور طریقت کے نگہدار ‏ ‏ حقیقت اور معارف سے خبردار
معلیٰ شان حضرت خواجہ جنیدؒ ‏ ‏ کہ فارغ دل تھے وہ از خوف و امیّد
سرآمد زمرۂ تجرید و تفرید، ‏ ‏ پڑھا بالائے منبر خطبہ توحید
جنابِ شیخ شبلیؒ حامیٔ دیں ‏ ‏ وہ تاجِ عارفاں، اہلِ تمکیں
جنابِ بوالفضلؒ نورِ علی نور، ‏ ‏ ہے عبدالواحدؒ اس کا نام مشہور
محمد یوسفؒ ہے از شہرِ طرطوس ‏ ‏ ملائک عرش ہیں اُن کے قدمبوس
ابوالحسن قریشیؒ شمعِ دیں ہے ‏ ‏ وہ دینِ احمدی کے زیبِ زیں ہے
امیرِ شرع، سلطانِ طریقت ‏ ‏ مہِ تابندہ بر اوجِ حقیقت
وہ حامی خاص دینِ احمدی ہے ‏ ‏ کہ نامش بوسعیدِ مخزمیؒ ہے
زہے ذاتِ کہ محبوبِ خدا ہے ‏ ‏ کہوں کیا وصف بس وہ ذوالعلا ہے
وہ نائب ہے جنابِ مصطفیٰ کا ‏ ‏ وہ وارث ہے جنابِ مرتضیٰؓ کا
سراجِ خاندانِ آلِ سبطین، ‏ ‏ شگفتہ تر گلِ گلزارِ حسنینؓ
جنابِ شاہِ شاہاں غوثِ اعظمؒ ‏ ‏ مددگارِ مریداں در دو عالم

Marfat.com

سرورِ سینہ حضرت غوث اعظمؒ — وہ نور العین حضرت قطب عالم
شہِ عبدؒ الرزاق ہے نام نامی — جنابِ اُس کی، کی ہے سب کو غلامی
وہ شرف الدین سید شرفِ دیں ہے — کہ تاجِ عارفاں اہل یقیں ہے
وہ بیشک دو جہاں میں کامیاب ہے — کہ جس کا پیر شاہ عبدالوہابؒ ہے
بہاؤالدینؒ نے روشن کیا دیں — مریدوں کو کی توحید تلقیں
جناب شاہ عقیل ہے پیرِ کامل — جو فیض اُن کا ہے ہردم سب کے شامل
جنابِ شاہِ شمس الدین عارف — وہ از سرِ حقیقت خوب واقف
گدا رحمانؒ جو ہے فیض عام اُن کا — اور رحمت سب پہ کرنی کام اُن کا
بصورت گرچہ شمس الدینؒ گدا ہے — اگر دیکھو بمعنے بادشاہ ہے
جناب شاہ فضیلؒ ہیں بسکہ عالی — دو عالم میں مریداں کے ہیں والی
کمال الدین سید شاہِ عشاق — کیا ہے شرک و شک سے پاک آفاق
جناب سیدِ شاہِ سکندرؒ — ہدایت کے فلک پہ شمسِ انور
جناب پیر کامل شیخ طاہرؒ — مریداں پر کئے اسرار ظاہر
جناب بو محمد شیخ کامل — مریداں کو کیا ہے حق سے واصل
محمد افضلؒ ہے سرمست ہشیار — کہ ہیں وہ منبع الانوار و اسرار

Marfat.com

امامِ عاشقانِ غوثِ اعظمؒ — سرآمد واصلان غوثِ اعظمؒ!
شریعت اور طریقت کے ہیں حامی! — حقیقت اور معارف میں گرامی
طریقۂ قادری کے زیب و تزئیں — ابوالفرحؒ محمدؐ فاضل الدین!
سرآمد زمرۂ اصحابِ تحقیق — سرو سر دفتر ارباب تدقیق
دکھاتے تھے عیاں انوارِ تنزیہ — طلب گاراں کو در اطوارِ تشبیہ
غلام قادرؒ ان کا نام مشہور — زہے سرچشمۂ نورٌ علیٰ نور
فروزاں آفتابِ قادریہؒ — چراغِ خاندانِ فاضلیہؒ!
جناب شہِ غلام غوثِ اعظمؒ — معلّےٰ ہے معظم ہے مکرّم
شریعت اور طریقت کے ہیں ناظم — حقیقت کے فلک پر نیّرِ اعظمؒ
سرو سر حلقۂ اہلِ وصول ہے — قلندر لقب نام عبدالرسولؒ ہے
جنابِ ذاتِ پاک نورِ احمدؐ — قبولِ خاص حق منظورِ احمدؐ
یگانہ تھے وہ در تحقیق و توحید — وہ بے ہمتا تھے در تجرید و تفرید
دکھائے اس نے معنی بیچ صورت — اور کثرت میں عیاں انوارِ وحدت
دلؒ و جاں سے بایں درگاہِ سامی — غلام محی الدینؒ کو ہے غلامی
غلامِ احمدؐ، غلام شاہِ جیلاںؒ — فدائے احمدؐ و مقبولِ یزداں
وہ تھے بحرِ طریقت کے شناور — حقیقت میں وہ تھے تابندہ گوہر

Marfat.com

نیاز احمد شہِ مسند نشیں ہے | کہ جن کا مرتبہ حق الیقیں ہے
گُلِ خنداں گُلِ گلزارِ احمدؐ | سر و پائش ہمہ دیدارِ احمدؐ
نثار احمد نثارِ غوثِ اعظمؒ | ہمہ تن در کنارِ غوثِ اعظمؒ
الٰہی اپنی رحمت اور کرم سے | مجھے بے فکر کر ہر فکر و غم سے
شریعت سے مجھے ہو بہرہ مندی | طریقت میں عطا کر سربلندی
حقیقت سے بخوبی بہرہ ور کر | بنورِ معرفت روشن نظر کر
حجابِ غیر کو دل سے اٹھا دے | جمال اپنا بہر مظہر دکھا دے
یہی مطلب یہی میری دعا ہے | یہی ہے آرزو یہی التجا ہے

شجرۂ طیبہ

حضرتِ عالیہ قادریہ فارسی قدس اللہ اسرارہم

از پئے توحید حق شد احمدؐ مختار مست | بعد ازاں قائم مقامش حیدرؓ کرار مست
بعد ازاں حضرت حسنؓ شد بعد ازاں حضرت حسینؓ | بعد ایشاں بود زین العابدینؓ بیمار مست

... خلیفہ حسین شاہ قادری راجہ سانسوی کی طرف سے شامل کیے گئے۔

Marfat.com

حضرت باقرؒ ازاں جامِ صفا سرمست شد
بعد ایشاں جعفرِ صادقؒ شدہ سرشار مست

حضرتِ کاظمؒ شدہ سرمست و سرشاری نمود
حضرتِ موسیٰ رضاؒ آں کاشفِ اسرار مست

خواجہ معروف کرخیؒ نیز سرمست آمدہ
حضرتِ سرّیِ سقطیؒ منبعِ انوار مست

حضرتِ جنیدؒ بغدادی ازاں مئے مست شد
شیخ شبلیؒ آں امامِ عاشقاں سرشار مست

آں شہِ بوالفضلؒ نامش نیز عبدالواحد است
شیخ یوسفؒ صاحبِ طرطوس دل بیدار مست

باز بوالحسن قرشیؒ چہ مستی ہا نمود
بوسعیدِ مخزمیؒ آں صاحبِ انوار مست

غوثِ اعظم قطبِ عالم قبلہ شاہ و گدا
نائبِ خاص جنابِ احمدِ مختار مست

نور و پورِ غوثِ اعظم آں شہِ عبدالرزاقؒ
شاہِ شرف الدین سیّد محرمِ اسرار مست

مست شد عبدالوہابؒ ہم بہاؤالدین مستؒ
شاہ عقیلؒ ہم مست شمس الدینؒ شہ و سردار مست

مست شد حضرت گدا رحمانؒ و شمس الدینؒ گدا
شاہ فضیلؒ آں حامیِ ہر بیکس و ہر زار مست

شاہ کمال الدین سیّد کینتھلی سرمست بود
حضرت شاہ سکندرؒ زاں مئے گلنار مست

شیخ طاہرؒ بندگی سرمست زاں مے صاف شد
ہم جنابِ بومحمدؒ حامیِ ہر کار مست

ساقیِ مستانِ وحدت شاہ محمد افضلؒ است
شاہ محمد فاضل الدینؒ قافلہ سالار مست

آفتابِ اوجِ حقیقت کاشفِ اسرارِ غیب
حضرتِ شاہِ غلام قادرؒ است ہشیار مست

حضرت شاہِ غلام غوثؒ ہم سرمست بود
حضرتِ عبدالرسولؒ آں صوفیِ طیار مست

Marfat.com

نورِ احمدؐ ساقیِ مے خانۂ توحید بود
از طفیلش اندریں عالم شدند بسیار مست

صاحبِ تجرید و تفرید آں جنیدِؒ عصرِ خود[۱]
شاہِ غلام محی الدینؒ آں معدنِ اسرار مست

شہ غلام احمدؐ کہ بودہ ساقیِ بزمِ سلوک
از غلامیِ درش گشتہ جہاں بسیار مست

حضرتؒ شاہِ نیاز احمدؐ ضیائے عصرِ خود
ماہ تابِ اوجِ ولایت در زماں ہشیار مست[۲]

از شمیمِ گلزارِ احمدؐ مست شد بادِ صبا
آمدہ در خلقِ عالم شد گلِ گلزار مست

شد نثارِ احمدؐ نثارِ پیرِ خود والد و ولد
رتبۂ مشغولِ فارغ در جہاں بیدار مست[۳]

تمت بالخیر

۱۔ یہ شعر قبلہ پیر و مرشد حضرت میاں غلام احمد خان صاحب قادری کی جانب سے درج کیا گیا ہے۔

۲۔ یہ شعر قاضی شاہ ولی کنوی کی جانب سے درج کیا گیا ہے۔

۳۔ یہ تین اشعار خلیفہ حسین شاہ صاحب قادری راجہ سانسوی کی طرف سے شامل کئے گئے۔

Marfat.com

حاشیہ

از جناب میاں غلام احمد صاحب کی

صفحہ ۱۲ سطر ۴ : اشارت است آیت کریمہ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
مراد از رحمۃ و فیض افاضہ وجود است یعنی افاضہ وجود و توابعہ او بہر کائنے از کائنات وجوداً و علماً و از وجود با وجود آں حضرت است صلعم پس او مبعوث است در ہمہ عوالم و بعثت او در حقیقت ازلی و ابدی است در ہمہ اطوار وجود زیراکہ او اصل و اجمال جمیع مراتب ظہور ست۔ چہ در اعیان و چہ در ارواح و امثال و اجسام و ہمہ تفصیل و فروع او یند أَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِيْ مبین۔ ایں معنی است ۱۲۔

صفحہ ۲۸ سطر ۸ : حضرت مولوی عبد الرحمٰن جامی قدس اللہ سرہٗ در لوائح میفرمایند:

Marfat.com

حقیقت آسمی بجمیع شیون وصفات ونسب واعتبارات کہ حقائق ہمہ موجودات اند۔ در حقیقت ہر موجودے ساریست وللہذا قیل کل شئ فیہ کل شئ صاحب گلشن راز گوید ے

دل یک قطرہ را گر بر شگافی　　برون آید ازو صد بحر صافی

صفحہ ۱۴۱ سطر ۹۔ کہتے ہیں الآخر۔ حضرت صوفیہ صافیہ قدس اللہ اسرارہم بموجب حدیث صحیح قلب المومن حرم اللہ و حرام آں یلج فیہ غیرہ متفق اند۔ بر ایں کہ قلب انسان عرش اللہ تعالیٰ است۔ اگر کسے سوال کند کہ چوں در احادیث صحیحہ آمدہ کہ گرد عرش اللہ شیطان دخل نمے یابد۔ و قلب ہمیشہ از خطرات شیطانی مملو مے ماند بریں تقدیر اطلاق عرش بر قلب چگونہ صحیح متصور شود۔ می گوئیم کہ اطلاق عرش اللہ بر قلب نزد صوفیہ عالیہ آں وقت می باشد کہ از تمامہ خطرات غیریت موہومہ معرا و پاک شدہ باشد نہ بحالت تلوث او بخطرات۔ چناں چہ مصرع ثانی مصرع ایں معنی است و نیز در حدیث مذکور لفظ قلب بقید مومن است نہ مطلق قلب و طریق ارتفاع خطرات آنست کہ در آنہا مشاہدہ وجود واحد حقیقی کردہ شود۔ ازیں جا است کہ آنچہ حضرت شیخ اکبر قدس اللہ اسرارہم فرمودہ اند ے

قل بلا ریبۃ ولا تحزن کلمۃ الحق لیس فیہا زور لیس بالعین غیرہ منظور لیس فی القلب غیرہ مخطور۔ و قول حضرت موید الدین الجندی لا تنکر الباطل فانہ من بعض ظہوراتہا۔

نیز موید ایں معنی است فافہم و تامل۔

صفحہ ۴۶ سطر ۱ ؛ دریں بیت از لفظِ کُل و جُز معنے متعارف مُراد نیست تا لازم آید خلافِ ایں فرقہ کہ ایشاں وجُود را از کلیتہ و جُزئیہ مُبرّا قرار دادہ اند بلکہ اطلاق ایں لفظ بر وجُود بمعنے اصل و فرع است یا بر سبیل مشابہت و استعارہ چناں چہ جُز از رُوئے جز ئیتہ بے کُل متصوّر نیست و کُل از حیثیت کلیت بدوں اجزا ممتنع ہمچنیں وجُود مقیّد بے تجلّیٔ مطلق بصورتِ او ممتنع و ظہورِ مطلق بغیر از مراتب تقیدات نیز غیر ممکن چناں چہ بزرگے مے فرمائد ؎

ظہورِ تو بہ من است و وجُودِ من از تست — تظہر لولائے لم اکن لولاک

صفحہ ۴۸ سطر ۶ ؛ در حدیث شریف آمدہ۔ کان اللہ ولم یکن شیئاً غیرہ۔ رواہ بخاری او بود اللہ و نہ بود با او ہیچ شئے غیر او مرد لیست کہ چوں ایں خبر بسانی رحیق وحدت و ازادی حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ رسید فرمودند، وہو الآن کما کان یعنی حالا ہم چنانست کہ بود پس اگر وجود اشیا غیر وجود او تعالےٰ تصوّر کردہ شود صریح کذب در قول حضرت جنیدؒ صاحب لازم خواہد آمد زیرا آں کہ بموجودگی چندیں ہزار موجودات کہ غیر او سُبحانہٗ ہستند چگونہ الآن کما کان صحیح خواہد شد۔ نعوذ باللہ منہا پس محقق شد کہ غیر ذاتِ حق سبحانہٗ چیزے موجُود مشہود نیست ہماں وجُود بذاتِ خود، درہمہ اشیا ساری و متجلی است ہمچوں سرّیان آب در حباب نہ چوں سریان آب در زمین۔ و باعتبار ایں متجلّی او را معروض و

Marfat.com

مقوم اشیاء و اشیاء را عارض و قائم بوے میگویند و نیز صاحبان تحقیق معنی لفظ کان استمراری قرار داده اند۔ زیرا آں که صیغه افعال که بالوضع دال بر زمان اند در حین استعمال در صفات الٰہیه وجوبیه منسلخ از زمان اند۔ چناں چه ارباب تفسیر در تفسیر قولِ حق وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وکان اللّٰہ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ و نحو ذالک گفته اند اگر دریں آیات کَانَ معنی بود تفسیر کرده شود لازم خواہد آمد که اکحال ذاتِ باری تعالےٰ سمیع و بصیر و غفور و رحیم و علیم نیست و از قولِ حضرت جنید که مذکور شده بتامل و غور نیز ایں معنی معلوم مے شوند۔ چراکه اگر معنی حدیث که مذکور شد نزد آنحضرت صحیح بنودے اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ اصلًا نفرمودے۔ ازیں حدیث صریحاً ثابت است، که غیرِ او سبحانهٗ موجود نیست و اشیاء نیستند موجود بوجود خود بلکه موجود اند۔ بوجودِ حق کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ۔ پس ہر کسے را که وہمِ غیریت مرتفع شده باشد و شہودِ حقیقت واحده او را در ہمه تعینات مشاہده باشد بحکمِ آیتِ کریمه اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ہر طرف که ببیند او را ببیند او را در ہمه حال در انجمن خلوت حاصل است۔ خلوت آنست که سالک طالب معرفتِ الٰہی در جائیکه از غیر خالی بود تنہا شده مشغول بخدا بنشیند۔ لیکن آں شخص که از قلب او غیر وجودِ حق سبحانهٗ نفی شده باشد و اثباتِ وجودِ حقیقی باں حد روئے نماید که

Marfat.com

اگر بنشیند باو بنشیند و اگر برخیزد باو برخیزد و اگر شنود یا بیند یا کلام کند باو کرده باشد۔ وجود خود وغیرِ خود را درذاتِ حق فانی ومحو یابد۔ حتیٰ کہ شغل و شاغل ومشغول همان وجود را بیند ؎

رفت او زمیاں عین خدا ماند خدا　　الفقر اذاتم فہو اللہ ایمنیت

آنرا حاجت این چنیں خلوت کہ مذکور شدہ باقی نماندے

چناں چہ حضرت مصنفؒ نزد جائے دیگر درہمیں کتاب مے فرمایند ؎

جب غیر رفع ہوا تو انجمن ہی خلوت ہے
عبث ہے پھر جو کرو یارو قصد خلوت کا

ومؤید اینست وآں چہ حضرت مولانا رومؒ قدس اللہ سرہ مے فرمایند ؎

خلوت از اغیار باید نہ زیار
پوستیں بہر دے آمد نہ بہار

صفحہ ۱۴۸ سطر ۸: یعنے انسان جامع همه مراتب است قبل از ظهور همه باعتبار حقیقت خود کہ حضرت وحدت است وبعد از ظهور همه جامع همه است۔ باعتبار صورت عنصری خود زیرا کہ وے آخر همه است ناچار مشتمل خواهد شد آں چہ مقدم اوست چہ مقرر است کہ مؤخر مشتمل مے باشد بر مقدم۔ چناں چہ

Marfat.com

حیوان مشتمل مے باشد۔ بر نبات و جسم مطلق دون عکس۔ پس محقق گردید کہ انسان جامع ہمہ است حقیقتاً و صورتاً ۔

صفحہ ۵۰ سطر ۱۱: ظہورِ حقیقت واحد است یعنی اگرچہ در ہمہ مراتب ظہور تام مرتبہ جسم اما او را در ہر مرتبہ طور و نشان و نام مخصوص است کہ دیگرے نیست۔ چناں چہ در مرتبہ اولے سلب ہمہ صفات است۔ و در ثانی ظہور جمیع صفات بالاجمال والابہام و در ثالث ظہورِ تمام صفات بہ طریق تفصیل و امتیاز یکے از دیگرے۔ و در رابعہ ظہورِ اشیاء کونیہ مجردہ بسیط غیر مرکبہ و غیر قابل مرخرق والتیام را و در خامس ظہور اشیاء کونیہ مرکبہ بصور لطیفہ کہ قابل خرق والتیام نیستند و در سادس ظہور اشیاء کونیہ بصور کثیفہ مرکبہ قابل مرخرق والتیام را پس سالک را باید کہ حفظِ مراتب را ملحوظ دارد و حکم و اسامی یکے را بر دیگرے اطلاق نکند۔ زیرا کہ غیریت در مراتب حقیقی است و حکم بعینیۃ آں با الحاد و زندقہ است۔ حضرت مولانا جامی صاحب قدس اللہ سرہٗ مے فرمایند ؎

اے بردہ گماں کہ صاحب تحقیقی وانذر صفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد گر حفظِ مراتب نکنی زندیقی

صفحہ ۵۴ سطر ۹: تشبیہ عبارت است۔ از ظہور او در مرایائی اکوان

Marfat.com

و نمود او در ملابس اشکال و اکوان و تنزیہ از حیثیت حقیقت و ذات و تجرد
از مظاہرِ کائنات است۔ قائل تنزیہ بلا تشبیہ ازاں جہت کہ مقیدِ حق
مطلق است۔ ناقص المعرفت است۔ زیراکہ محدود و غیر محدود است۔
پس بمقدارِ آں امور کہ حق را ازاں تنزیہ کردہ است از معرفت تعینات لوز و
و تنوعات ظہور او سُبحانہٗ محروم و مجبور است، ہمچنیں قائل تشبیہ بلا تنزیہ ناقص است
ہمچوں مجسمہ کہ در تشبیہ حدے پیدا کردہ اند و مطلق را مقید دانست اما کسے کہ میان تنزیہ و تشبیہ
جمع کرد و ہر یک را در مقامِ او ثابت داشت و حق را سُبحانہٗ و تعالےٰ بوصفی التنزیہ و
التشبیہ نعت کرد۔ پس آں عارف و محقق و کامل مدقق است۔ قال الشیخ الاکبرؒ فان
قُلتَ بِالتنزیہ کُنتَ مقیداً۔ وان قلتَ بالتشبیہ کنتَ محدّداً + وان
قُلتَ بالامرین کُنتَ مسدّداً۔ وکُنتَ اماماً فی المعارف سیداً یعنی چوں دانستی کہ ہیچ
تنزیہہ بے شائبہ تقید نیست و ہیچ تشبیہ بے غائلہ تحدیدی فی پس اگر قائل
بہ تنزیہ شوی مقیدی و اگر قائل بہ تشبیہ گردی محددی و اگر بین الامرین جمع کنی
بر طریق استقامت و سدادی و درمیانِ اربابِ معارف و امام و استادے
زیراکہ روئے بمتابعت انبیاء علیہم السلام نہادہ و داد ایں دو مقام کما ینبغی
دادہ۔ فائدہ حضرت مصنف در رسالۂ خود کہ ناتمام است مے فرمایند۔ اگر انسان

Marfat.com

ذاتِ حق را از جمیع تعینات و اعتبارات و صفات علمی و خارجی منـزہ و دراں تصوّر کند بصفت تنزیہ موصوف کردہ باشد و اگر درہمہ صفات و تعینات مشاہدہ ہستی واحد نماید۔ مائل بہ تشبیہ گردد و اگر بحسب روش محققانِ کاملِ تنزیہ و تشبیہ را صفاتِ حق سُبحانہٗ شناسد۔ از زمرۂ عارفان محقق و کاملانِ مدقق باشد و بطریق سُنّتہ نبویہ صلعم موافق گردد۔ چناں در خبر است خیرالامور اوسطہا۔

صفحہ ۵۸ سطر ۱۲: یعنی عبادتِ اللہ تعالےٰ کہ فرض است بر ہر انسان خالصاً للہ آں وقت ادا خواہد شد کہ عابد وجُود خود را در ذاتِ حق سُبحانہٗ محو و متلاشی سازد و در شہود او جز ذات و صفات حق چیزے موجود و مشہود نماند و عابد و معبود ہماں وجود را تصوّر کند یعنی فہو العابد و المعبود حضرت شیخ المحققین شیخ محمود شبستری قدس اللہ سرّہٗ در کتاب "گلشن راز" میفرماید ؎

تو تا خود را بکلی در نبازی
نمازت کے شود ہرگز نمازی

صفحہ ۵۸ سطر ۵: دریں بیت اشارت است بحصول موت ارادے کہ اختیاری است و آں فانی شدن سالک است در ذات حق و ایں است

Marfat.com

فقر کمالِ انسانی و آں چہ سوائے ایں از کشف و کراماتِ اُمّت عام فریبے و خود نمائی است بداں کہ اوّل موت طبعی است و آں عبادت از مفارقت رُوح است از بدن و تجرّد وِ اُو از تعلق ببدن و ایں مَوت شاملِ جمیع حیوانات است، دوم موت اختیاری کہ حاصل مے شوَد برائے سالکان کہ متوجہ بحق اند قبل وقوع موت طبعی۔ چناں چہ در حدیث شریف آمدہ من اراد ان ینظر الیٰ میت یمشی علی وجہ الارض فلینظر الیٰ ابی بکر و فرمُود، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مُوْتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا شارحِ کتاب "گلشنِ راز"۔ قدس اللہ سِرّہٗ در تحت شرحِ ایں شعر می فرمائید ؎

رہا کن ترہات و شطح و طامات
خیالِ نور و اسبابِ کرامات

یعنی چوں کمالِ مرتبہ انسانی در فنا و نیستی است۔ ترہات و سخنانِ مالا یعنی شطح و طامات و خیال نو۔ و اسباب کرامات کہ در مبادے سلوک رو مے نمائد رہا کن و بگزار و خود نمائی و خود فروشی و عام فریبی اشیوہٗ خود مساز تا ایں مبادی احوال موجب اَنَانیت و ہستی نہ شوَد و بجہت ظہور ایں موانع از کمالاتِ حقیقی کہ وصُول بمقصد اقصاد تحقق بمقام وَحدت اطلاقی ست۔ باز نمانی مَتن ؎

کراماتِ تو اندر حق پرستی است ؛ جُز ایں کبر و ریا و عجُب و مستی است

Marfat.com

یعنی کرامات و کمالاتِ تو،

درآنست کہ حق پرست باشی بحکمِ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَّ لَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَداً ۝ طاعت و عبادت خالصًا لوجہ اللہ کنی کہ غیر ایں حق پرستی، کبر و ریاء و عُجب و ہستی است و ہمہ موانع راہِ حق اند و سالک را نمے گزارند کہ بمقام معرفت کہ وصول بحق مست برسد چوں غرض از طاعت و عبادت و سلوک و ریاضت فی الحقیقت آنست کہ سالک بر عدمیت اُو نیستی ذاتی خود و عالم بینا و دانا گردد و بداند کہ ہستی غیر حق نیست و ہرگاہ کہ خواہد کہ اظہار کرامت و خرق عادت نماند و عوام را معتقد خود گرداند و خود را بدیں سبب از سائر خلائق ممتاز سازد ہر آئینہ موجب کبر و ریا و عجب و ہستی خواہد بود از فائدہ عبادت و سلوک و ریاضت بے بہرہ و محروم باشد نعوذ باللہ من ذالک از ایں جہت است کہ اولیاء اللہ وصیت باخفاء و ستر احوال کردہ اند و تجویز اظہار کرامات باختیار نہ فرمودہ اند، متن دریں ہر چیز کان نہ از باب فقر است۔ ہمہ اسباب استدراج و مکر است ؎

ز ابلیس لعین بے شہادت

Marfat.com

شود پیدا ہزاراں خرق عادت
گہ از دیوارت آید گاہ از بام
گہے در دل نشیند گہ در اندام
ھمے داند زتو احوالِ پنہاں!
در آرد در تو کفر و فسق عصیاں
شد ابلیست امام در پیشی تو
بد ولیکن باین ہا کے رسی تو
کرامات تو گر در خود نمائی است
تو فرعونی و ایں دعویٰ خدائی است

حضرت محقق مولانا محمد شیریں تخلص مغربی در دیوان مے فرمائد قدس اللہ سرہٗ ؎

با ما سخن کشف و کرامات ملافید
چوں باز سر کشف و کرامات گزشتیم
دیدیم کہ آں ہا ہمہ خواب است و خیالے
مردانہ ازیں خواب خیالات گزشتیم

Marfat.com

در خلوت تاریک ریاضات کشیدیم
در واقعہ از سبع سموٰت گزشتیم
اے شیخ اگر جملہ کمالات تو ایں است
خوش باش کزیں جملہ خیالات گزشتیم

صفحہ ۶۵ سطر ۲: حضرت مولانا رومؒ در دفتر اوّل مثنوی شریف فرمودہ قدس اللہ سرّہٗ، نقل از شرح مثنوی از حضرت بحر العلوم وصیّت کردن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مرا امیر المؤمنین علیؓ را قال النبیّ علیہ السّلام :

اِذَا تَقَرَّبَ النَّاسُ اِلٰی خَالِقِھِمْ بِاَنْوَاعِ الْبِرِّ اِلَی اللّٰہِ بِاَنْوَاعِ الْعَقْلِ وَالسِّرِّ تَسْبِقُھُمْ بِالدَّرَجَاتِ وَاَقْرَبِھِمْ عِنْدَ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا وَعِنْدَ اللّٰہِ فِی الْآخِرَۃِ

وقتیکہ متقرب شوند آدمیاں بسوئے خالق خود باقسام نیک ہا، پس تقرب پیدا کن یا علیؓ بسوئے رب خود بانواع عقل و بانواع قلب یعنی بانواع معارف عقلیہ سبقت خواہی کرد۔ ازیں تقرب بر آنکساں کہ متقرب شدند بہ نیک ہا بدرجات نزد ناس کہ آنہا منقاد شدہ ہدایت یابند و نزد اللہ در آخرت و ایں اشارت است۔ باں کہ علم افضل است از عمل و از علم تقرب کامل پیدا مے شود و آں معرفت اللہ است ــــ

Marfat.com

متن گفت پیغمبر علیؓ را کای علیؓ
شیرِ حقی پہلوانی پر دلی!
لیک بر شیرے مکن ہم اعتمید،
اندر آور سایۂ نخلِ امید!
ہر کسے گر طاعتے پیش آورند
بہرِ قربِ حضرتِ بے چوں وچند
تو تقرب جو بعقل و سرِّ خویش،
نے چو ایشاں بر کمالِ برِّ خویش!
یا علیؓ از جملہ طاعات راہ
بر گزیں تو سایۂ خاصِ اِلٰہ!
ہر کسے در طاعتے بگریختند،
خویشتن را مخلصی انگیختند
تو برو در سایۂ عاقل گریز
تا رہی زاں دشمنِ پنہاں ستیز
از ہمہ طاعات اینت لائق است

Marfat.com

سبق یابی بر ہر آں کو سابقت
چوں گرفتی پیرہن تسلیم شو!
ہم چو موسیٰ زیرِ حکمِ خضر رو!

و نیز در مثنوی معنوی است ؎

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء!
بہتر از صد سالہ بودن در تقا

صفحہ ۷۹ سطر ۵: مراد از لفظِ زلف کثرتِ تعینات است۔ وجہِ مناسبت میانِ زلف و تعینات آنست۔ کہ چناں چہ زلف پردہ روئے محبوب است۔ ہر تعینے از تعینات حجاب و نقاب وجہ واحدِ حقیقی است۔ و در نقاب تعینات و تشخصات کثرات اشیاء آں حقیقتِ واحدہ مختفی و مستتر است و مراد از غمزۂ چشم انکشاف حقیقتِ واحد است در ہر تعین۔ لہٰذا حضرت مصنف فرمودہ اند کہ اگر مرا زلف بر پیچ حاجب نقاب دیدن روئے یار شدہ بود۔ لیکن غمزۂ چشم فوراً مرا ازیں قیدِ تعینات رہانید مشرف بمشاہرہ شہودِ واحدِ حقیقی گردانیدہ آرے تعین مظہر است و حقیقتِ واحدہ ظاہر و منفر است کہ ظاہرِ ظاہر باشد و مظہرِ باطن چناں چہ در حینِ ظہورِ صورت در آئینہ

Marfat.com

آئینہ باطن مے باشد و صورت ظاہر بلکہ ھماں یک حقیقت است کہ باعتبارے ظاہر است و باعتبارے مظہر نیست فرقے بجز اطلاق و تقید ہماں مطلق است کہ بصورت تقید برآمدہ مولانا فخر الدین عراقیؒ در لمعات مے فرمائید

غیرتش غیر درجہاں نگذاشت
لاجرم عین جملہ اشیا شد

صفحہ ۹۳ سطر ۱۴ اشارت است بسوئے حدیث قدسی لایسعنی ارضی ولا سماوی ولکن یسعنی قلب عبد المومن جناب شیخ المحققین زبدۃ اہل اللہ حضرت میاں غلام قادر شاہ صاحب قدس اللہ سرہٗ درکتاب صفاء المرات در تفسیر حدیث شریف مذکور چنیں مے فرمائید۔ لایسعنی ای من حیث مرتبہ جمعی و تفصیلی ارضی ای الاجسام السفلیۃ و لاسمائے اے الارواح العالیۃ ولکن یسعنی بالحیثیۃ المذکورۃ قلب عبد المومن چہ قلب انسان واسع است۔ حضرت حق را ازروئے جمع و تفصیل بخلاف ارض و سماوات کہ ازیں جمیعۃ بہرہ نمے دارند ؛

تمت بالخیر

Marfat.com

Marfat.com

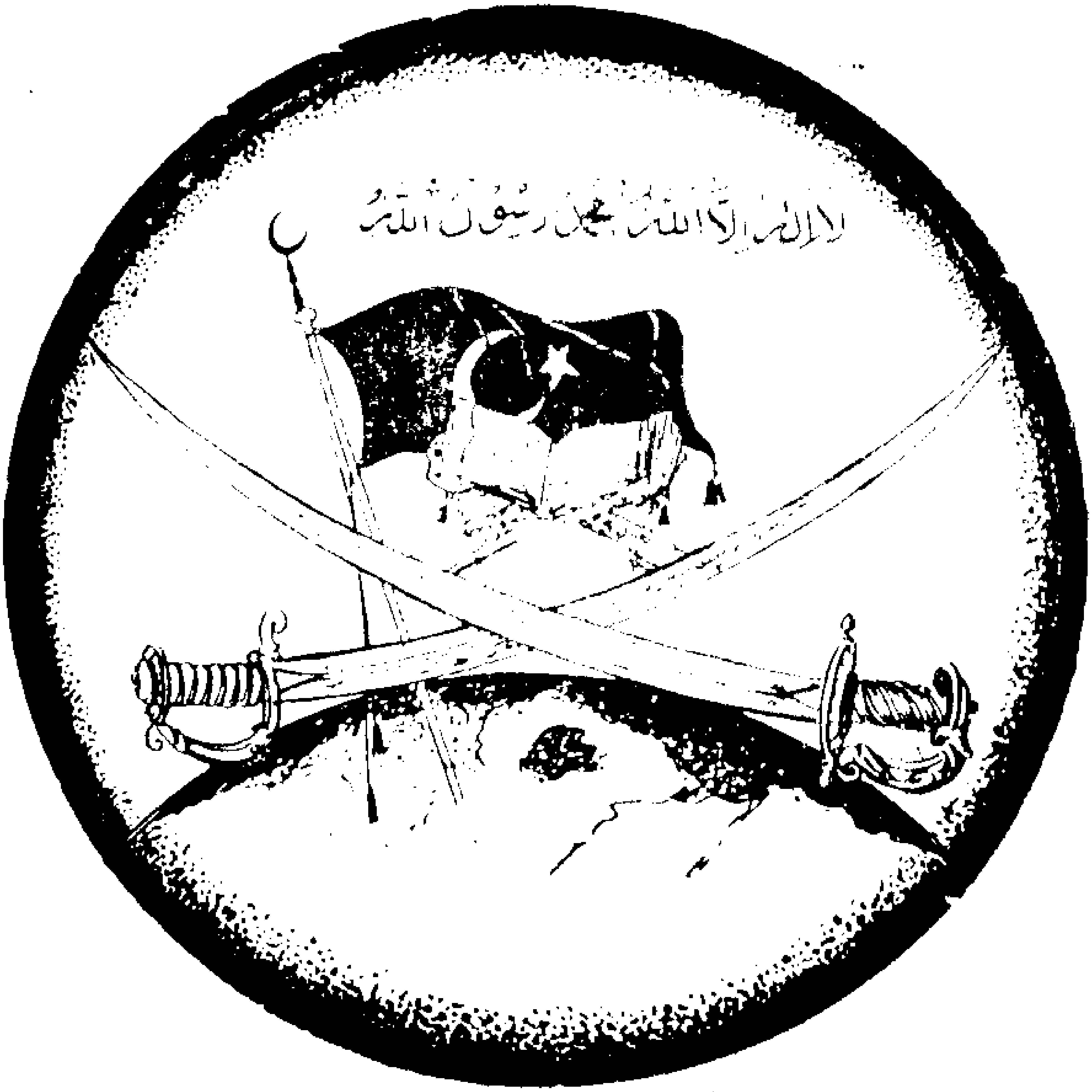

Marfat.com

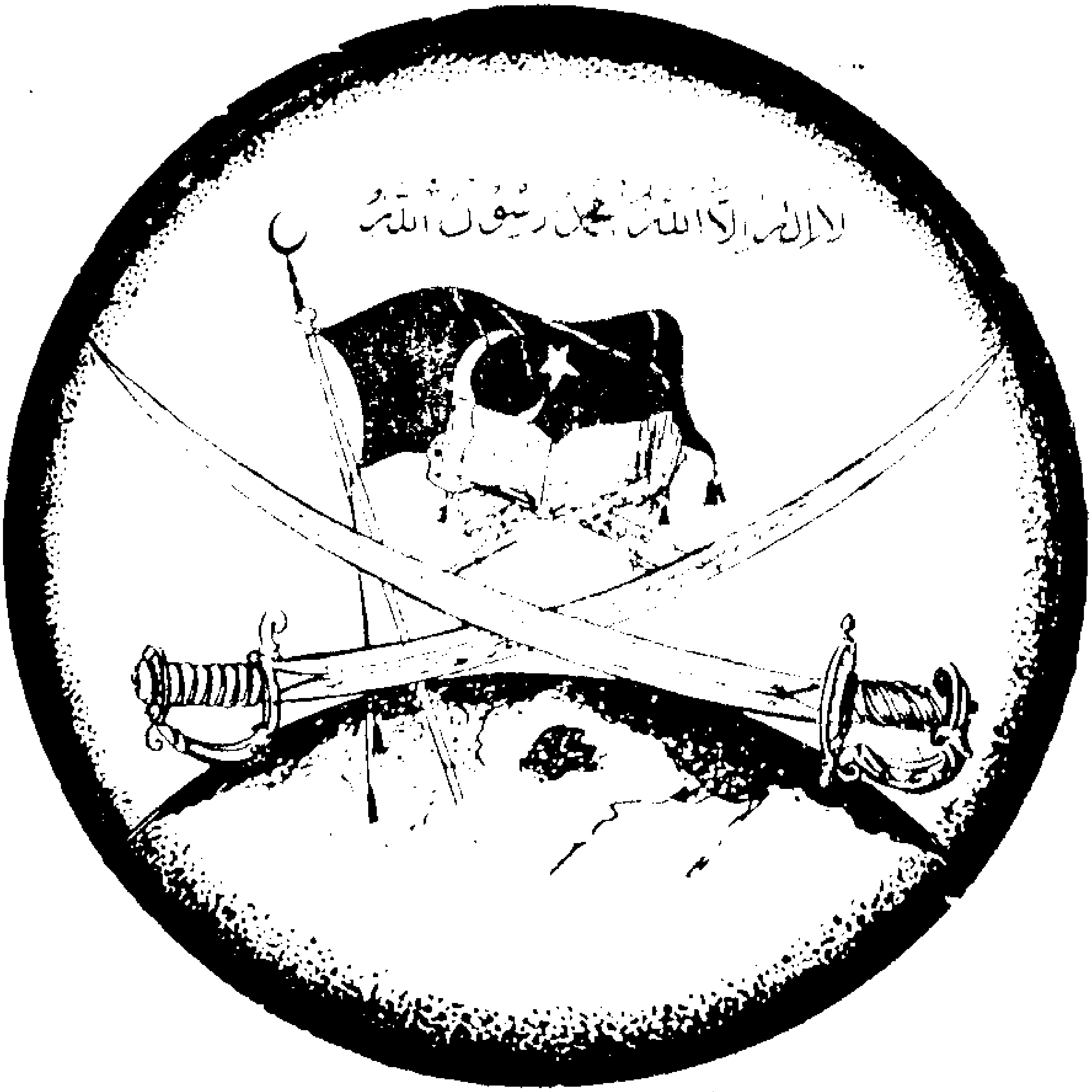

Marfat.com

تا معتکفانِ حرمِ کعبۂ وحدت
خود را نشناسند خدا را نشناسند

نو ۱۵۵

دیوانِ قادری

مصنفہ
شیخ الوقت عارف کامل
حضرت خواجہ غلام محی الدین خان قادری قدس سرہ

خادم الفقراء نثار احمد خان قادری

Marfat.com